

$$\frac{11.5}{100} \times 50$$

مقیم و اخمد

تاریخ واحد

پاکستان

فہرست

منبر کتائب فن مذکور۔

1756
/5

کتابیات برائے ایتھنز
1987

کلیات احمد

نیز فخر و السالکین بنوع العالین حضرت شاہ مظاہر حسین خاں صاحب
قادیانی شیخ شاعر جمالیہودی انجمن بہ احمد نواز اللہ مرقدہ
مرتبہ عالیہ جناب حاجی علی حسین خاں صاحب اور زادہ مصنف میں شاہ بہان پور
محمد باقی خاں

۱۹۱۲ء
در مطبع نظامی الیون شہ

نعم الدین



۷۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہرگز نیرود آنکہ دلش زندہ شمعشون * ثبت است جبریدہ عالم دوام ما
اللہ تعالیٰ غراسمہ نے انسان کا نام دنیا میں باقی رہنے کے جو ذرائع پیدا کیے اُن
میں اولاد روحانی و اولاد معنوی کا مرتبہ سب سے فائق ہے اور جیسا ان دونوں
ذریعوں سے انسان کا نام عزت کے ساتھ یادگار عالم رہتا ہے کسی اور ذریعہ سے
نہیں رہتا وہ ہزار ہزار صاحب کمال جو اپنے زمانہ میں آسمان شہرت پر پہنچا
و آفتاب بن کر چمکے ہونگے آج پر وہ خاک میں پنہاں ہیں اور اس وجہ سے کہ
انہوں نے اولاد روحانی و معنوی میں سے کوئی یادگار نہیں چھوڑا اُن کے
ناموں سے بھی کوئی واقف نہیں بر خلاف ان کے جن حضرات نے کوئی یادگار
چھوڑا ہو اُن کے نام نامی و اسم گرامی آج بھی ویسے ہی روشن و درخشاں ہیں جیسے کہ

اُن کے زمانوں میں تھے بلکہ اُس سے بھی زیادہ - الحمد للہ کہ میرے پیرو مشہد حضرت
 حافظ احمد حسین خاں علیہ الرحمۃ والنفراں بھی اُنھیں مقدس بزرگوں میں سے ہیں اور
 آپ کے کثیر النعد اولاد روحانی (مریدین) کے ساتھ اولاد معنوی بھی اس رتبہ
 کی چھوٹی ہے کہ باید و شاید - یعنی کلام بلاغت نظام - حضرت قبلہ و کعبہ علیہ السلام
 مقامہ کے حیات میں متقین و مریدین بلکہ دیگر شائقین کا بھی بڑا اصرار رہا کہ حضور
 ممدوح کا پاکیزہ و دلپذیر شاہد کلام زیر طبع سے آراستہ ہو کر نظر افروز شائقین ہو
 لیکن حضرت ممدوح علیہ الرحمۃ نے بوجہ غمے انکسار و فروتنی اپنی حیات جہانی
 میں اس طرف توجہ مبذول نہ فرمائی حضور ممدوح کی وفات کے بعد اس وجہ سے
 کہ مجھے نسبت برادر زادگی کے علاوہ شرف بیعت بھی حاصل ہے سب سے بڑھ کر
 میرا فرض تھا کہ میں یہ ضروری کام انجام دوں اور شائقین کی تمنا پوری کرنے کی
 کوشش کروں لیکن کچھ ایسے اسباب پیش آتے رہے کہ مجھے کسی طرح موقع نہ ملا
 اور تویہ حالت تھی اور اُدھر شائقین کے اصرار و تقاضہ ہائے بسیار کی کیفیت آ
 حد تک پہنچی کہ بجوری قلمی نسخے پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی لیکن آخر کب تک
 ظاہر ہے کہ یہ کام ایسا نہیں ہے جس پر ہمیشہ عملدرآمد کیا جاسکے پس یہی مناسب معلوم
 ہوا کہ جہاں تک جلد ممکن ہو یہ گوہر آبدار سفینہ فرطاس میں لگا کر شائقین بامکین کے

سامنے پیش کر دیئے جائیں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہا بلکہ بیحد و بیشمار شکر ہے کہ اُس نے
 مجھے اس خدمت سے سبکدوش ہونے کا موقعہ دیا اور وہ دُور عُمر جن کی ہزاروں نظریں
 مشتاق تھیں اس سلک میں منسلک کر کے پیش کرنے کا فخر مجھے حاصل ہوا اس موقع پر
 جناب حضرت حافظ میاں علیہ الرحمۃ والنفراں کے مفصل حالات و کمالات جن کے
 لیے ایک دفتر چاہیے) کا اظہار تو میرا مقصود نہیں ہاں اتنا عرض کر دینا ہے موقعہ
 بھی نہ ہو گا کہ حضرت مدوح اپنے والد ماجد جناب غلام قادر خاں مرحوم کے منجھلے بیٹے تھے
 تباہ ۲۷ شعبان ۱۲۶۶ ہجری بروز جمعہ آپ کی ولادت ہوئی قرآن شریف حفظ کرنے
 کے بعد آپ نے دینیات کی تکمیل کی چونکہ ذاتِ بابرکات آنجناب کو تصوف و فقر
 فطری ذوق تھا اس لیے بعد فراغِ علوم مشائخِ عظام کی زانویشینی اختیار کی اور
 اُس دُور کے عظیم الشان صوفی باصفا حضرت مولانا غلام امام خاں علیہ الرحمۃ والنفراں
 سے (جو حضرت مولانا سر فراز علی گورکھ پوری قدس سرہ کے خلیفہ تھے) مشرفِ بیعت حاصل
 کیا اور غیر معمولی مدت تک ریاضات و مجاہدات میں مشغول رہنے کے بعد خرقہ
 خلافت سے مشرف ہوئے اور چاروں سلسلہ میں بیعت لینے کی اجازت عطا
 کی گئی ابتداً اے عمر میں آنجناب نے سیاحت بھی کی تھی کشمیر، نیپال وغیرہ تک
 پیادہ پا تشریف لے گئے اور حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے

اور شاہیر اولیا کی زیارت سے فیضیاب ہو کر آخر زمانہ میں جب آپؑ گوشہ نشینی اختیار کی تو پھر باستغاثے شرکت عرس حضرات خواجگان رحمۃ اللہ علیہ بھی خانقاہ سے قدم شریف باہر نہ نکالا حتیٰ کہ تھینا چوراسی سال کی عمر میں خرقہ خلافت پرے منجھلے بھائی محب طاہر حسین خاں صاحب مدظلہ کو عطا فرما کر بجا رنہ فالج بتایا ۹ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ ہجری بشب جمعہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی اور جس وز آپ دنیا میں تشریف لائے تھے اُسی روز یعنی جمعہ کو قبل نماز اپنی خانقاہ واقع شاہجہا پور محلہ ہاتھی تھان میں مدفون ہوئے علی العموم تو آپ عبادت اور تعلیم و تلقین مریدین ہی میں مصروف رہتے تھے لیکن بحالت ذوق و شوق کبھی کبھی نظم بھی فرمایا کرتے تھے جس کے متعلق اندازہ تو اضع و انکسار اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں شاعر نہیں ہوں اور فن شعر سے مجھے آگاہی نہیں ہے صرف دلی جذبات کا اظہار کر لیا کرتا ہوں اور بات بھی یہی ہے کہ اہل حال کو رسمی قبیل و قال سے زیادہ تلقین نہیں ہو کر تا ان کے محل مقصود کا کنگرہ اس سے نہایت بلند ممکن ہے کہ اس لحاظ سے حضرت مدوح کا کلام ایک محقق فن کا کلام نہ سمجھا جائے لیکن اس میں کلام نہیں کہ جو صاحب دل اس پر نظر کرے گا اُسے یہ توحید و تصوف کا ایک بحر و غار اور دلی جذبات کا ایک آئینہ مصفا نظر آئے گا اور متعدد طبیعتوں کے ساتھ وہی

سلوک کریگا جو نیم سحر کا جھوٹا غنچہ ہے بستہ و ناشگفتہ کے ساتھ کیا کرتا ہے اب
میں آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دیتا بسم اللہ کیجئے اور رتن لوٹ کر دیوان
ملاحظہ فرمائیے۔
شخص

لشاد احمد بہرائی چیز کہ خاطر میں خواست : آخر آمد رپس پر وہ تقدیر پر پدید
طالب و مافلاح دایرین خاکسار حاجی علی حسین خاں خلف محمد مظفر حسین خاں خرم
ساکن شاہجامہ پنور محلہ ہاتھی تھان

قصاید فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حضورِ حضرت جانانِ ما
کایِ جمالت دردمند الِ راودا
تیرِ غمِ کردہ مُشکِ سینہ را
بچو محبِ نولِ کردہ شیدا مرا
اے سچائے دلِ بیمارِ ما
مذرُخِ تو حسنِ خوابِ را ضیا
می کند حسن و جمالت را ثنا
سجدہ آرد پیش تو ہر مہ لقا
دزدہ و شہرِ حسنِ گویاں رہنا

چوں سی اے قاصدِ بادِ صبا
آستانِ بوس و بزاری عرض کن
نلے رخِ جاں بخش تو زابیم و زار
سوخت جاں از آتشِ سوداے تو
راحتِ جانِ مرہینِ خویش باش
اے جمالت نورِ جانِ عاشقاں
عشقِ خود اندہر ز بانِ درہر لغت
اے جمالت ربِّ اربابِ آمدہ
پیشِ تابِ آفتابِ روئے تو

ہمچو انجم مہ رخاں محو تو اند
 کے تو اندیدن تر اماند حور
 گر نظر پڑد بسویش ز اضطراب
 انفس دآفاق ظل روعے اوست
 شد محبت شرح صدر عاشقاں
 بیدلی گم گشتہ ام در راہ عشق
 آتش شوقم دل من سوختہ
 اے جمال روح پرور یک زماں
 عشق تو آمد خلیل جان من
 گریہ دارم بعشقت چوں شعیب
 سوخت جانم ہمچو طور از عشق تو
 ہمچو مجنوں صد گریہاں چاک شد
 تیشہ زن بر جان خود فرہاد و ش
 جامہ در گل از تو بلبل در فناں
 چاک شد جاں را گریہاں چوں سحر

آمدہ نور رخت شمس الضحا
 از جہالت گشتہ غیمہ دیدہ
 چوں چربس میل سوزد بالہا
 لیلة الاسرے ست آں زلف دوتا
 بود عشق انا فحشا بابہا
 باش بہر جان من نور ہدایے
 آب چشم ریخت چشم را بنا
 شو چو روح اللہ طبیب جان ما
 سوئے این یعقوب اے یوسف بیا
 داشت چوں داؤد جانم نالہا
 مست و حیرانم چو موسیٰ از لقا
 در غم و سوداے آں لیلایے ما
 بید لاں از عشق آں شیریں لقا
 شمع سوزاں جاں فناں پروا نہا
 عشق پیوں شد از وہمچوں ضیا

صد چو ماد عشق او گم گشته اند
 آن جالبش همچو خورشید آمده
 ذات واحد او صفت با بشمار
 ظاہر و باطن جمال حسن دوست
 از پس و از پیش و بیرون و درون
 آمد و بگرفت جسم و جانِ شان
 عاشقان خود غرق بحر حیرت اند
 همچو انجم آفتاب روی دوست
 می کند خوزه نور خورشیدِ قدم
 چشم خیره می کند شوخیِ حسن
 از شعاع و شوخیِ حسن ازل
 بے نشان کردست عشق بے نشان
 برفانی ہر راں شد لامکاں
 جاں شدہ در پیش ازستی و شوق
 گل نشانے مید بر اندازے یار

پیش خور لاشے بود ماہ و سہا
 و ان صفاتش مہذاتش را ضیا
 تاندا نکس مراد و انتہا
 شد محیط عاشقان با صفا
 ق و زیسار و ازیمین تحت و علا
 آن محیط بیکراں بحر صفا
 محو جاناں گشتہ جاں سرتا ہیا
 کرد فانی ہستی عشاق را
 محو حادثہ ہنچو انجم در صفحہ
 آن چناں کہ برق سلا و از سنا
 جان عاشق شد و روفانی ولا
 آن لے را کاندرو بگرفت جا
 گشت باقی روح او اندر بقا
 روح چوں آئینہ شد محو لقا
 بادہ ازستی چشم فتنہ را

غنایب از لحن خوش اندر سماع
 گشته پنهان بچوستی در شراب
 نونه گرد ناله عشاق بود
 عقل اندر کوئے او گمراه شد
 دستگیرم باش ای عشق از جنوں
 من عقل بخیه گرفتنگ آدم
 دست در بازار او حیل گری
 کار مرد است جان دادن بعشق
 نیست عاشق آنکه او رسد ز جاں
 ساقیا از جرعه مستم بکن
 قطره زان باده در کاهم بریز
 آتش در هوش و عقل من بزن
 باده افزون ده تا بچود شوم
 آنچنان در بحر مستی غرق کن
 تا ز دایم عقل جاں گردد خلاص

گل ز فرط شوق بدریده قبا
 شد عیاں مانند حسن و لبا
 خنده زن اندر بتان میلقا
 نغم را یو و هم را بشکسته پا
 جان ما از قید دانش کن رها
 دست من گیر ای جنوں بهر خدا
 اولین سودا اش جاں کردن خدا
 پند گیر از شمشوار که بلا
 جاں دهی شد کار مردان خدا
 تا پریم از مستیش سرعلا
 کاب چو ایت جا ترا در بقا
 زان شراب آتشیم ساقیا
 جاں رها از قید این چین و چرا
 تا نشناسم ز می را از ساقیا
 تا به دول از غم ننگ و حیا

اندریں رہ گزبیسرم یا زیم
 از جنونِ عشق و از سوزِ دروں
 بچو من شد صد ہزاراں بیقرار
 خوب رویاں پر تو حسن تواند
 حسن را خود کار یافتنہ گریست
 ہائے و ہوائے مار سودا ہی بولست
 در عیان عشق آہ و وایلا کند
 عشق دلال است از بہر وصال
 عشق جاں را سبے جانان می ہد
 سبے ہر او جان پند سوسے قدس
 بہر جاں پیدا شدہ میل قدم
 جاں زلائے آب و گل پیروں حمید
 یہ تعلق ہائے پستی را شکست
 لماز عتق است قدر سی آشتیاں
 چہ نگہ بسا از صفات ذات حق

نیست غیر عشق او کارے مرا
 شکل مجنوں گشتہ ام سہ سہ ناہیا
 از پئے نظارہ اتا اے دلربا
 ہست ہر جانے بعشتت بستلا
 عشق رسوا بر سر بازار ہما
 از پھی داں شور شش دیوانہ را
 در نہاں پایاں دار و قہر بہا
 عشق گشتہ سوئے دلبر بہنا
 پر بساط دوست اورا ہست جا
 عشق باد و کیت مرغ روح را
 کردہ زیر حادث ہروں نشو و نما
 سوئے بالا بر کشودہ ہالما
 تاشدہ پیدا بجاں میل علا
 نیست اورا غیر جان پاک جا
 ہماست از عرش و کرسی و نما

کے ہمارا لامکاں آید بدام
 جز کہ خود را اندرونانی کنی
 غیرتش مرغیرد لبر را بسوخت
 دوست را از غیر خود غیرت بود
 ہستی وہی حجاب دوست بود
 از ہمہ پرید ز اں رویافتہ است
 تا تو می حق از تو باشد در حجاب
 اینکه ہستت نماید نیست
 زین عدم گردید اصل ہر وجود
 خوش نہ یکبارہ بحسب یکہاں
 جملہ عالم رخت آں بحسبہاں
 و حقیقت عشق آمد جوش بحر
 تا شقاں چون غرق بحدت اند
 عشق اہل فانی مطلق کند
 مردہ از خود بجاناں زندہ است

آنکہ پرواوشش بود نے منتہا
 پس بذات پاک او یا بی بقا
 زین سبب عاشق شد از بستی فنا
 رو بفتش جان خود را کن فرما
 گشت تیغوش شد بہ لبر آشتنا
 در حضور حضرت مشوق جا
 چوں خود می بنکست پیدا شد خدا
 نیستی بستی ست کرد ارد بقا
 زو مدد ہائست جاں را از ابتدا
 زو بر آمد ہند ہزاراں موہا
 ایں جہان و آنہاں ماوشا
 رو بجاں ثبوت کماؤ مخفیاً
 یافتہ ز اں غرقہ در سببہا
 ہمہ آستہ ملاک می تخت بقا
 رہینہ آئینہ از منور شد ملا

عشق باشت حسن دلبر را بہا

عاشقاں آئینہ ذاتِ وتے اند

غزل

شدن نشانِ حسن تو بدرالہ ہے
ہمچو اہم پیش خورِ فانی دلا
ہست خورشیدِ نہاں زیرِ روا
رفتم از خود او چو آمد پیش ما
مست و آزادست از قیدِ ملی
رقص جاں بنگہ بروں از دور و جا
نیت ممکن تن زجاں گرد و جدا
در عیاں گلگونہ ہر مسہ لقا
پر تو می میداں نہ حسن دلبر با
ہمچو عکسے داں دلِ آئینہ را
خانہ خالی یافت زان بگرفت جا
وز زبانِ نئے دلاں کردہ نوا

آیتی از روی تو شمس لطفے
عاشقاں خود محو حسن دلبرند
انہیں آئینہ جانِ عکس اوست
نہ نشانِ حتم شدم من بے نشان
مگر بخوردہ عشق در روزِ الست
چند تازی اے فلک بر رقص خود
حسن او جانست عشق من تن بہت
در نہاں چل سوز جانِ عاشقاں
احمد ایں ہائی وہوے عاشقاں
جانِ عاشق پر زجاں بودہ است
چوں پیم آمد و رونِ دل نشست
در لباسِ عاشقاں نہاں شدہ

یار پی خود بود و آدم پرده بود
 بهچو خور در تابشِ خودش نهان
 بهچو جال در بهر دلی پنهان شده
 عقل در ادراک دانش گشته گم
 رهرواں خود غرق بحر حیرت اند
 محسن دوست چوں آئینه اند
 عاشقان مرآت حسن دلبران
 دلبران را طالب عشاق دال
 خوشکار عاشقان ننمایں بتاں
 عشق پیدا کن که تابارت دهند
 درندار می عشق با عاشق نشیں
 عشق جواز عاشق گم گشته دل
 عشق خود نورست نورانی کند
 ظلمتِ هستی ز پا کال در ربود
 کار مرداں است اندر راه عشق

خویش داند اصل کار خویش را
 دال شجاع نور او اورا روا
 چوں نظر دروید پا اورا است جا
 فتم را اگر ویداعی دید پا
 کیست آنکس تا که داند آشنا
 پیش خور مرآت بود پر از ضیا
 دوست دارد و خود بر آئینه را
 سوئے عاشق هست میل شاں بسا
 در نهان با بیدلانش و زقما
 در حریم بارگاه دلربا
 تابیا بی عشق زان یار صفا
 هست ذلتش معدن مهر و وفا
 آں دلی را کاندرو بگرفت جا
 یافتند ایثاں لقب فرید
 سرباز اول بن الحکا : یا

گر خلیل عشق هستی احمد
 پھو اسمیل کن جاں راند

غزل

| | |
|---|---|
| <p>در صبحی ساقیا جام می چوں آفتاب بادہ گلرنگ زہ بویش بود چوں مشک ناب کہ خمار او بمانم تا ابد مست و خراب ساقیا از آبِ حمت بہر من آورشتاب بودہ ام نہ عقل پر افسون خود در پیچ و تاب شاد کام کن دی زناں بادہ گلرنگ ناب وندرخ گلرنگ خود آتش بزن و شمع و شتاب تا ز عمرے بردی پیر حلا با تم خراب مژدہ اند وصل جانان سکون آورشتاب</p> | <p>چوں سحر از پردہاے شب بر انداز و نقاب ناسعد و جانیاں را خوش معطر زان تمام یک شتم جامی نہ زناں بادہ چوں ارغواں سوخت جانم ز آتش عشق از رہ لطف و کرم مست کن چنداں کہ تا از خود شوم من بچہ خبر بخش آزادی ز غم جان غار آلودہ را چشم محمود بکفت جام شراب آتشیں قطرہ زناں بادہ چوں ساقی بکام بخیتہ لے رسول عاشقان می قاصد بایداں</p> |
|---|---|

غزل

از فراق دوست و غمناش بگر دید آب
 حیف جانم سالما در این تمنا سوخته
 وائی بر جلے کہ باشد مبتلای عشق تو
 سینہ بریاں دیدہ گریاں دارم اند عشق او
 هست از عمری عیش و عشق دوست جانم بقرار
 آہ چوں این عشق خوباں بروں ز دم زدل
 در ہوائی سرو قد آں خم شدم مانند چنگ
 ہچو بلبل ناہما دارم بعشق گل خاں
 برق حسن لالہ رویاں خرم جانم بیخوش
 دلبر این بستان عوامی خوبی می کند
 جام می در دست قتی و حریفان دہ نوش
 لالہ گوں شکم کو احرار بود از بہر من
 باش دایم احمدا خاک در پیر من

ہچو باری میچکد از چشمہ ایم خون ناب
 کے بود آں ماہ رو آید بہر شیم بے نقاب
 رفت عمر بے بر مراد خود گشتہ کامیاب
 آہ زین جان آتش آہ زین چشم پُر آب
 ز آتش سودائی او دارم دل پر اضطراب
 گرچہ میگوئی ز رحمت ناہما قول ثواب
 گشتہ ام پیری زغم کو شاید ہی عمر شباب
 چوں نذر و آتش عزم بہر رخ چوں ملتہاب
 اشک خوبی میچکد از چشم من ہچوں سحاب
 شوخرا مان چین تا از مہیا کرد و مہلاب
 مطرباں در بزم مستان تا سحر میرن باب
 نقل دارم ای حریفان نیں لہچوں کباب
 تا ز نوئے رحمت خود بر تو ساز و قمع باب

غزل

صبحی مچوں مہتاباں افکند از رخ نقاب
 شاہدِ معنی اگر آید بہ پیشیت نے حجاب
 جوشِ زودِ بحرِ حقیقت چون دہونِ خوشیتن
 جز کہ نقشِ آبِ دیگر صورتی ظاہر شد
 غیرتِ ذاتی او خود نامِ غیرتِ ربود
 نورِ مہاندِ حقیقت نورِ خورشیدِ ست و بس
 ہستی تو نقشِ دہمِ ست در لوحِ خیال
 در شود و نویشتنِ نہاں شدہ مانند خور
 تابشِ نورِ رخسارِ احبابِ دیدہ شد
 او چو جالست و جہاں ظاہر از دماند جسم
 از کمالِ خویش ظاہر در جہاںِ خود نہاں
 رُخِ خود پوشیدہ دارد و در ظہورِ خویشستن
 کن تجلی بر دلم اے شمشعہ نورِ یقین
 بر جہاں اند بجاں آئینہ حسنِ الویت
 و ہر تابانست ذاتش ہستی عالمِ صدف

روشنیِ رویِ انجم زو شود بے آبِ تاب
 از وجودِ تو اثر باقی نماید ہیچ باب
 گشت ظاہر آبِ معنی صورتِ موج و حیات
 ہر چہ غیز بحرِ بینی آں ہمہ باشند سراب
 سوختِ نورِ نجم و مہ از روزِ نورِ آفتاب
 مہتاباں جلوہ گزشتہ در لباسِ مہتاب
 آنچنانکہ ناماں بیند عالمہا بخواب
 شمشعہ نورِ رخسارِ خود خویش را نقاب
 در ردائے نورِ خود نہاں شدہ خود آفتاب
 جسم را باشد ز جہاں جملہ سکونِ اضطراب
 ہچو جہاں پیدا نہاں ہچو بو اندر گلاب
 در لباسِ صدف و ز الہ گشت نہاں شکلِ آب
 اے ہمیں معرفت از مشرقِ جانِ غرضِ تاب
 ہست عشقی ز آتشہای او در التہاب
 فکر کن نہاں شدہ اندر صدفِ درِ خوش آب

و حقیقت گر چه بی رنگی است اصل رنگها
 این جانِ صورتش شکلِ خیالِ خویشِ دال
 و حقیقت نیستی هستی است و هستی نیستی
 اصلِ جلوه صورتها میدان که صورت سرست
 منکرِ عشقِ ابرچہ طعنہ میزند بر عاشقاں
 زہد خشک ز اہداں خود و فقر بمعنی
 عشقِ هست آتشِ خیالِ غیرِ دلبرِ انبخت
 هستی و ہی حجابِ کج جانانِ بودہ است
 قطرہ هستی خود را محو کن در بحرِ دوست
 بستہ ام چند آن خیالِ گلشنِ و زبانِ خویش
 چونکہ جانانِ بجانِ عاشقاں قربِ تویت
 بواجبِ کاری کہ جسمِ دور و آوازِ نزدیک بود
 بیشک از چاہِ گمانِ دلِ جہدِ جانِ عزیز
 آن یرو چوں تجلی کرد بر شانِ یقین
 محو حسنِ یار را تعقیب کے تلوین دہد

هست بی رنگی چو خمر و رنگها، بچوں غلاب
 ہر چہ می بینی ازین عالم بود مانند خواب
 زین عدم اصل وجود است وجود آمیز
 زین دلِ عاشق را جنبش دہد بانگِ ربا
 کے گذار دیر خود را ماہ از بانگِ گلاب
 عاشقاں را درین عشق وسیئہ ایشان کتب
 آ پنجانکہ میشود رجمِ شیطانیں از شہاب
 چون نالِ دجائِ عاشق اندر ہیں بعدِ ننداب
 تا شود این قطرہ نے مایہات در توشاب
 کہ دلِ شوریدہ ام آید ہمیں بکے گلاب
 پس چرا دارند ایشان می دہوی تسبیح و تہاب
 چونکہ آمد پیش من آناہ زورِ فتمِ نجواب
 کہ دولت را از یقینِ جلالتِ شد دستِ باب
 کردہ بحرِ عاشقاں از قریبِ ضد فتح باب
 صاحبِ تکلیف ہمیشہ برتر است از القاب

| | |
|---|--|
| <p>بیدلی بر حسن جانان کرد جان خوونثار احمد دل را تو عاشقی بر پایی جانان جان نه کی بر دل زیر کبک لای می تو بے ادا عشق رجب طبع از شاد مسحتی تر از دور انگند نیست عاشق آنکه او مشغول شد با غیر دوست میکند عاشق تمامی وقت خود را صرف یار</p> | <p>بس بود این برای عاشقان حسن المآب بر سر شمشیر گر را اندر کشتن رومتاب کین طبیعت بهر پے بهر و آل مدخلاب احمد دل اول باید از حکم طبیعت اجتناب گر تو مرد طالبی از محبتش کن اجتناب آنکه شد مشغول غیز دوست با شرد و باب</p> |
|---|--|

باش دائم احمد مستغرق بحر شود
 غول ره دال آنکه جان را بود او حق حجاب

غزل

| | |
|--|--|
| <p>دیدن کس یار جانم آرزوست شوخی ناز بتام آرزوست جان ای آن نگاه مست یار خرده بهن بادیه مست و خراب سوختم لذت بهر گلخان</p> | <p>جلوه زان لستام آرزوست آفت ایمان جانم آرزوست غمزه زان لستام آرزوست در خرابات مخام آرزوست سایه سرور دامن آرزوست</p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| <p>تا یکے اینا لہائے درد من احوالش آبِ حیاتِ جان من ز اہدایں زہد و تقویٰ مرزا عقلم از عیشش شود زیر و زبر</p> | <p>یکدمے آرام جانم آرزوست یک تبسم زلال دہانم آرزوست جلوہ حسن بتاتم آرزوست شوخی فتنہ نشاتم آرزوست</p> |
| <p>احمد اخاک رہ میخانہ ایم ہمت پیر مغانم آرزوست</p> | |
| <p>غزل</p> | |
| <p>شور انگندن بجام چونکہ خود منظور بود آل پری از دیدہ خود خوشتن مستور بود عشق را آئینہ کرد و خویش را درونی پدید چوں نظر کردہ در وزن آئینہ خود را بیدید دید خود را در نماوش شورشی پیدا شدہ عاشقان بید لال را از تجلی جمال آہ از تیر نگاہش لبکہ دہماخول شدہ</p> | <p>جلوہ کرد آں حسن را کہ چشمہا مستور بود لیکہ میل دیدن حسن خودش منظور بود شد عیاں ہر آنچہ اندر پردہا مستور بود ز آنکہ آواز عکس حسن آں پری مہمور بود کہ فغان و آہ او جملہ جہاں پر شور بود عقل و روح و جان دہماخوئے چو طلوع بود غمہ اش از بہر زخم جان ماسا طور بود</p> |

هر که دیده چشم مستش در زماں بچو شده
 پیر عقل از بزم او خرقه سلامت که برد
 در مرضها محبت زیر کی کارے نکرد
 آه زماں بایری که یوسف پر تو حسن و سبت
 از تماشا می جمالش بر طرب عالم شده
 دوش اندر بزم آل سلطان خیال هر حریف
 آسمان در قص آمدین میں بچو شده
 خم جان عاشقان از بادیه اسرار حق
 هر دل مرده زیانگ او حیات تازه یافت
 تابش خورشید رویش ظلمت دلما برد
 آتش عشق رخ او پر دما عین خست
 اضطراب دل تقابل رخ جانان بر کشود
 سینۀ غشاق او از عکس خورشید جمال
 محو شش از نظر بر خویش و بر غیر می ماند
 از نگاه مست ساقی و سرود مطربان

خم عشقش تند تر از بادۀ انگور بود
 که ز فرط بچودی از هر طرف محصور بود
 ز آنکه افلاطون انش خود در اں رنجور بود
 نه جمالش دیده یعقوب جان نل نور بود
 جان روح عاشقانیش پر نشاط و شور بود
 از نگاه مست ساقی بچود و محصور بود
 عقل و روح و جان و دل جمله از سرور بود
 دوش اندر جوش همچو سینۀ منصور بود
 تالاب مطربان ارواح را چو صبور بود
 از دفر جوش حمت هر گنه مغفور بود
 ظلمت دوری ز جان عاشقانیش دور بود
 گشت پیلانچ اندر پردها مستور بود
 همچو آینه ز فرط بچودی معصور بود
 بچودی عشق گو یا یک شب دیگر بود
 هر یک در بزم جانان بچود و مخمور بود

گر خراباتی شدم زاهد بمن طعنه مزن
 بیدلی و ننگ و سوغاتی و بدنامی تمام
 آفتاب محفت بر عقل و برد لما بتافت
 چاشنی در دشت جان زاهد چو نداشت
 و اعطی مجلس که جانش حرف بیمعنی بود
 مدعی از طلیسان و شمله تن آراسته
 از جمالش کج حیات جانست منعمی کند
 هر که در آمد بکوی عشق ز و بیرون رفت
 بیدلان عشق را خاک درش خلد برست
 هر که در راه محبت جان خود را باخته
 هر که را آن راه و درگاه عشق خویش داشت
 یاد بار مهر با نهم راحت جان من است
 گرفتار که دم بپایش جان عیب از وی مدار
 با مرصیان غمش حسنش سیجائی نکرد
 چونکه صبح میل جانال سکو جان من نشات

که ز ازل روحم بکار عاشقی مامور بود
 عاشقان را از قضا و از قدر هشتور بود
 آنکه نادیده جانش چشم جانش کور بود
 که ز ند طعنه بجای عاشقان معذور بود
 بے خبر بر جبه و دستار خون مغرور بود
 لیکه جانش بے قیامی بر سر نردال غرور بود
 پند ناصح در و دماغم ناله نا قور بود
 جان عشاقش کینج بخودی محصور بود
 کوی جانان عاشقان را کوشک فغفور بود
 غیرت عشاق و رشک شعلی منصور بود
 بالیقین از سوختن جانان با جور بود
 با خیال غیر او دل خانه ز نور بود
 ز آنکه از احسان باقی جان مامشکور بود
 عقل در روح و جان عشقه هر یک بخور بود
 بے جمالش روز به روز چو شب دیخور بود

| | |
|--|---|
| یاد آید ای حریفان من حسرت زده | وای بر جانی که او از بزم جانان دور بود |
| احمد اگر عاشقی از تیغ جانان سرتاب کشتن عشاق اند کوئی او دستور بود | |
| ایضاً | |
| <p>دل دیوانه ناله گیسوئے تو بود پای بند دل من سلسله موتی تو بود وانکه شد دلم حلقه گیسوئے تو بود مستی و شوخ جو نم بهم اند بوئے تو بود زخم چو شانه بجانم ز غم موتی تو بود بند مجنون دلم سلسله موتی تو بود غارت دین دلم ز گیس جادوئے تو بود دل دیوانه فتاده بسر کوئے تو بود جان خود ساده شده آئینه روئے تو بود از همه سو دل عشاق کشاں سوئے تو بود مستکف جان خرم نیم بسر کوئے تو بود</p> | <p>جان شوریده سران شیفته روی تو بود جاں گرفتار کند خیم گیسوئے تو بود آنکه زو زخم بدل تیغ دوا بروئے تو بود صد دلم ناله چو بلبل ز گل روی تو بود چوں کتاں چاکم از قهر روی تو بود مستی جان من از انگشت گیسوئے تو بود قتل عشاق تو از تیغ دوا بروی تو بود چو کمر زنجیر دلم حلقه گیسوئے تو بود دیدم را از سر حسرت نظری سوئے تو بود ابروت کعبه ایماں جهانست از اناں مجرم شیخ نقیم ست و برهن درویر</p> |

گردن هر دو جهان بسته تار زلفت
 نگهت کامل مشکین تو آورد صبا
 روی تو قبله من کعبه جانم کویت
 خرمین جان من از برق جمال تو بسوخت
 دل مدیس برده ز من بخود دیوانه شدم
 چون پری در دل ماخانه خود ساخته
 سالما رفت که تا این دل شتاق مرا
 تفرقه از دل عشاق تو مهر تو بود
 نیست گشتم چو تو در سینه من گنجیدی
 ساقیا جام میم دادی و مستم کردی
 هر کس که آمده از چاه طبیعت بیرون
 هر چه آید بدم موج نه بحر تو بود
 خاک گشتم بامیدیکه بیایت برسم
 جنبش شاخ زخود نیست مگر از بادست
 بهوای تو دل از نقش دگر ساده شد

دل عشاق تو آویخته موی تو بود
 دل من مست ز خود رفته ازال بوی تو بود
 سجده گاه من بیدل خم ابروی تو بود
 نظرم خیره زخورشید دلش روی تو بود
 کترین شونجی آتش غمزه بادوی تو بود
 باغی دهوی لب غلغله و هوای تو بود
 آرزوی نظری بر رخ نیکوی تو بود
 بهج کعبه همکس رابخ جان سوی تو بود
 هرزه گردی دلم جمله تنگاپوی تو بود
 که رهای زخودی باعث نیروی تو بود
 دامن ای عشق که آفت بازوی تو بود
 راه پنهان نجم جان من ازجوی تو بود
 در دل من هوس بوسه زانوی تو بود
 رقص عشاق تو هم از طرب و طوی تو بود
 این همه خود تو بود و همه جلدوی تو بود

| | |
|--|---|
| عشق سودای تو بے ننگِ دلم را کرده ای بخت تو دو چیز آفت جانم گشته که چه پوشیده شوی لیکه تو فاشی و خلوت | عاشق روی تو رسوائی سر کوئی تو بود آں یکے روی تو بود و دو گسختی تو بود بہجہ خورشیدِ عیانِ روشنی روی تو |
|--|---|

ایضا

| | |
|--|--|
| عشق تو در دل من پر توہ روی تو بود ساکنانِ حرم و دیرو کلیسا و کنشت بر عیان و بہ نہان و حقیقت بہ مجاز بندہ زلف و دست کافر و مومن ہر دو بحر و خارِ جالتِ دلِ عاشقِ حجاب ظاہر و باطن مارا شدہ چوئلہ نیمط چونکہ در انفس آفاق ز تو آیات است از عدم تا وجود و ز قدم تا بہ حدود گشتہ جان و دلش از کفر و ایمان فارغ دیدہ احمد بیدل ز تماشائے جمال جان من با عدم صرف توئی محض وجود | طلبِ روح من و تیم از بوی تو بود ہمہ راسخہ جان در خم ابروی تو بود روی خلوت و دو عالم طرف روی تو بود بزر از دیرو کلیسا و حرم کوئی تو بود عشق موج تو بود اشک غنیمت تو بود رو بہر سو کہ نہادیم ہمال سوی تو بود پس بہر سو کہ بدیم رخ نیکوی تو بود عکس حسن تو بود پر توہ روی تو بود ہر کہ وارفتہ و شوریدہ سر از بوی تو بود بہجہ آئینہ پُر از پر توہ روی تو بود ہستیم بہجہ جلالی بسہجہ روی تو بود |
|--|--|

نه نشان گشت هر آنکس که نشان جنت ز تو
 ناله عاشق فانی که پیر از هستی نشت
 ساقیا سشتیم چونکه بدیدم در جام
 گر چنین حمله کند از سر کویت نه روم
 ناله نیست مرا هر سحری از غم تو
 تا ابد زنده نه گردد ز دم روح الله
 عاشق سوخته جان را چه کلیسای حرم
 این دل شیفته از تنگ ز ناموس رسید
 وحشی عشق تو با غیر نگیرد آرام
 خوش سیدی ببرد تو ای طائر عشق
 کشتن عاشق و غارت گری دین و دل

بهر گشت عشاق عدم کوئی تو بود
 دامن ای ماه که چو فاخته کو کوی تو بود
 کاندرو عکس جمال رخ نیکویی تو بود
 از پئے بند دلم سلسله سوئی تو بود
 شیفته ببل جانم به گل روی تو بود
 هر که او گشته زان تیغ دو ابروی تو بود
 هر کار و نه نهد شیفته روی تو بود
 مست از عشق تو رسوای سر کوی تو بود
 لا امکاں جا خرام ورم آهوی تو بود
 مهر آن ماه لقابال تو بازوی تو بود
 خصلت طبع دل آزار و جابوی تو بود

طمع دارد دل احمد نظر لطف ز تو
 ز آنکه مباح تو ای شاه و ثنا گوئی تو بود

قصید در بیان نمانه عشق و مراتب جوشن باده او

دل برده زمن بنیستمگار
 ز احسن و جمال رفتم از غولیش
 در سینه ز عشق آتش افروخت
 یک بار مرا از من ر بوده
 صد تیر زده ز غمزه در جاں
 و چشم هزار فتنه دارد
 از حسن شده محیط جانها
 جاں کرده بسان روح در دل
 چوں سوزنهاست زیر آهم
 چوں مهر که دیده اش نه بیند
 در تابش خردنهاں چو خورشید
 خود شدت قرب بعد گشته
 و جسم چو جاں ز چشم پنهاں
 در عشق نهاں چو سوز عاشق
 در ناله بلبلاں فتاں زد

شیریں سخن کو شوخ و عیار
 نئے ہوش بہ سرنہ ماند دستار
 دل بہم جو غلیس گشت در نار
 جسز آہ نہ ماند در دل زار
 ز اا خنیم سناں شدہ دل افکار
 ز اا بر لب خلق ہست ز نہار
 وز زلف بکرده دل گرفتار
 گر دیدہ بچشم نور البصار
 پید است ز رنگ زرد رخسار
 پوشیدہ شدہ در عین انظار
 گر دید رواے رویش انوار
 در دیدن جانت دیدہ را عار
 در دیدہ بسان نور البصار
 در حسن نہاں چو رنگ گلنار
 گشتہ بہ چمن بہار گلزار

در شمع ز حسن چهره افروخت
 پنهان شده زیر آه عشاق
 در صحن چمن بر نگ گل بود
 گلگون حسن یوسف آمد
 شد رونق حسن روی لیل
 چون روح حیات جسم و جان است
 بنگر به عیاں شود شاهد

پروانه از دوست در دم نار
 از بهر بتان ست رنگ رخسار
 افعال بدرون بلبل زار
 یعقوب پدیده دیدش انوار
 گردید یقیس ناله زار
 آتش رنگ رومی و رخسار
 پدید است هرا پنجه بود اسرار

غزل

بود آن بت مست ناز و طرار
 گوز گس او بخواب ناز است
 آن بایه حسن و ناز و خوبی
 در حلقه ناز خویش خفت
 آمیخته حسن و عشق با هم
 چوں غنچه درون خویش پنهان

از نازده حسن خویش شرار
 مدافعت بخلع از دست بیدار
 وای راحت عاشقان بیمار
 جبریل نداشت اندراں بار
 وای ناز و نیاز غرق اسرار
 فارغ ز نوا بلبل زار

| | |
|---|--|
| خود ناظر خویش و خویش منظور خبر هستی مطلقش و گر نه آبجا عدم و وجود یکساں آں اصل وجود و هستی محض دلما ز خدنگ غمزه مجروح از ناز خراب کرده جانها | آئینه خویش و خویش دیدار برتر ز تجلیات استار آمیخته بود نور بانار وال معدن علم و عقل و انوار جانها بکمند او گرفتار دلما شده پائمال رفتار |
|---|--|

احمد به بیان و شرح حسنش
لال است زبانِ قال و گفتار

در بیان نماند عشق که مجهول النعت است و می بجفرت
احدیت اجمع

| | |
|--|--|
| زال بادۀ تند داد ساقی آبجانه اشارتے نہ رمنے از خویش خبر نہ از دگر کس | تاہوش برفت و نیز دستار جز حیرت و محوئے دگر کار نے مست بخود نہ بود ہوشیار |
|--|--|

برتر ز عدم وجود محض ست
 برتر ز خیال و وہم فکر ست
 زناں بحر عدم چو موج بر خاست
 آں جوش عشق بود دروے
 ایں عشق کہ بود گنج مخفی
 چوں بحر ہزار موج بر خاست
 بر شکلِ حباب و موج و قطرہ
 در ذاتِ حباب گر بہ بینی
 از روئے تشخص ست فانی
 بی صورتیش گرفت صورت
 از حسنِ خراب کردہ جانہا
 از آتشِ عشق سوخت جانہا
 تنہا بہ غمش نہ من خرابم
 انبوقِ جمالِ آں پری رو
 زناں ز گسستِ جان ست مخمور

فارغ ز مقال و بحث و تکرار
 کے درکِ عقول را در اں بار
 بیرون شدہ عشقِ زو بہ یکبار
 چوں بادہ درونِ ختمِ خمار
 ز جوشِ بخود چو بحر یکبار
 زناں قلم بے کنا و ذخار
 اشکال از و نجاست بسیار
 آبے ست گرفتِ شکلِ یکبار
 باقیست بذاتِ بحرِ ذخار
 بیرنگ برنگ کردہ اظہار
 دل بردہ ز رنگِ رو و رخسار
 دل کردہ بزلفِ خود گرفتار
 صد ہمو منی بہ عشقِ او خوار
 آبے ست مرا بہ لبِ شہرہار
 دل جوشِ زندہ چو خمِ خمار

غزل

حیران جمال روئے دلدار
چوں آئینہ محوشہ بدیدار
پر شد ز جمال مہر و لدار
گم گشتہ چو بنجم عاشق زار
دل گشتہ فدائے روئے دلدار
چیزے بخیال عاشق زار
از روئے چو مہر پرده بردار
تا جاں بکنیم بر تو ایشار
کن از می عشق مست و شکار
جا نہا ہمہ شد رہین خمار
افتادہ مرا بآں پری کار

محیم بہ حسن آئینہ وار
دل دیدہ تجلی جالش
آئینہ جان عاشقانش
از شدت تاب مہر و لیش
جاں محوشہ بہ حسن جاناں
جز نمرخش و گر نہ ماندہ
اے مایہ حسن و ناز و خوبی
یک جلوہ بکن و گر بچشم
بنامیخ خویش و ہوش من بر
اول نقشے کہ عشق بنوشت
احمد کہ اسیر زلف یاریم

جوش اول نجم عشق مسے بکفرت جمیع وحدت

چوں بادۀ ناب داد ساقی
 زو بادۀ عشق چو شش اول
 و آن معدن علم و عقل اول
 علم است درو بعین اجمال
 خود عین تجلی و یقین است
 هم اصل جمال و هر جلال است
 برتر ز گمان یقین حرف است
 آن معدن علم و عقل محض است
 ای ساقی جان بیار باده
 دل رقص کند ز عشق و مستی
 ماست و خراب جام عشقیم
 از خرقه و زهد تو به کردیم
 رسوا شده ایم ما به عشقش
 یا هم شبکی چو یار و ساقی
 خاک و پر میربکده را

افزود مشاهده و دیدار
 تا کرد بخویش جنبش اسرار
 و آن اصل و اصول روح و انوار
 تفصیل نداشت اندر آن باد
 هم عین مشاهده نه استار
 هم مبدأ هر صفات و آثار
 آنجا بنود حجاب را بار
 آن عین حیات و عین البصار
 تا باز شویم مست و سرشار
 تا چرخ زند چو چرخ دوار
 در میکده ام گردست و ستار
 تسبیح گناشتیم و زنا را
 در کوچه و بر زن و بیابان
 دامن که مراست بخت بیدار
 چترم بکند بخر دادار

| | |
|---|--|
| <p> تاحش و دلش گشت ہشیار اندوے حبیب پرودہ بردار جلوہ گہ روئے خوب دلدار ہر اسم ترا ہزار اسرار ہم منظر و منظرے و اظہار دلما بہ کند تو گرفتار وے اصل وجود نور و ہم نار کج رائے و فضول کرد انکار یک آدم و اسم اوست بسیار شد سبدار و اصل جملہ انوار زوژالہ و برف دارد آثار زیں والد دل ست سوئے دلدار </p> | <p> از باوہ عشق ہر کہ شد مست اے عشق دلیل وصل من باش آئینہ حسن یا رمانی اے عشق ہزار نام داری وصفی کہ کم ازاں برونی اے مبدأ و اے معاد جاننا اے مخزن ہر سرور و ہر غم یک ذات و صفات ملے نہایت یک عم بخواندش یکے خال نوریست بذات خویش سازج آبی ست در اصل صاف و سادہ ہر جزو بہ کل شدہ است راجع </p> |
|---|--|

غزل

| | |
|------------------------------|--------------------------|
| <p>شاید بے جال روی دلدار</p> | <p>ما سوختہ محبت یار</p> |
|------------------------------|--------------------------|

| | |
|---|--|
| <p>از ہستی خود خبر نداریم دیوانہ شدیم در ہواش جانم بر بود حسن جاناں در گلشن جن مثل بلب ز برق جمال آتش عشق پامال ز نار کرد جانہا از عشق تو بپودہ ام در آتش عشق آمد و رفت عقل و ہوشم از عشق تو گل قبا دریدہ پہل زندہ احمد اتوبے روح</p> | <p>مجویم بحسن و بے آں یار افتاد مرا بآں پری کار دل بردہ ز من جمال دلدار داریم ز عشق نالہ زار تاخر من جاں بسخت کیبا وانگاہ ز خون ماست انکار چوں گبر کہ دامن است و نیار در کوئی بتاں قنادہ ام خوار بلبل یہ فغان و نالہ زار برودہ دل تو بتان طرار</p> |
|---|--|

جوش ثانی بادیہ عشق مسمیٰ بحضرت واحدیت

| | |
|--|---|
| <p>ساقی ز شراب ناب افزود ز بادیہ عشق جوش ثانی اعیان بدرون علم مایافت</p> | <p>خودستی و ذوق شوق و ہر در ملک تجلیات و انوار ہر سہر نہاں گرفت اظہار</p> |
|--|---|

تفصیل گرفت جمله اجمال
 خود جمله صفات کرده بخش
 ظَهَرَ بِهٖ اَمَّهَاتُ سَبَّحُ
 اسماء و صفات در تجلی
 اینجا است مقام انس و جن
 ساقی قدحی بده دگر بار
 یک جرعه بکام جان من بریز
 در جام بذر خون شیشه
 جان مست بکن ز جام تو حید
 تا محو شویم با به عشقش
 تا باز ز هم من از من و تو
 خبر تو دگر به چشم ناید
 تو یاشی و غیر تو نباشد
 نال برق جمال سوخت جانم
 سیلاب خولج است از چشم

ظاهر شده آنچه بود استار
 از سمع ارادت و هم البصار
 زو جمله صفات کرده اظهار
 جبار و دود و نیز قمار
 هم معدن مهر و قمر و الوار
 تا افکنم از سرور و دستار
 وز با ده شکن خمار پندار
 ساقی بپس عاشقان خونخوار
 و ز شرک خفی دلم برون آر
 از سینه خیال غیر بردار
 زین هستی و همیم برون آر
 از دیده خیال غیر بردار
 دلدار شود و مشو دل آزار
 داریم چو ابر چشم خونبار
 دل موج زند چو بحر و خار

| | |
|---|---|
| <p>شدگیسوی او کند جانها از آتش عشق جان من خست قرباں کنیم جان بدعت او آں هست و آن اویم مرآت جمال حسن یاریم</p> | <p>دایست دست و دل گرفتار کو آب لال جیل آن یار مہمان دل است عشق دلدار ما کا کہ عشق او خیر یار ما آئینہ او مرآہ خیر یار</p> |
|---|---|

غزل

| | |
|--|---|
| <p>اے یار بیا سوئے من زار شد آب جگر ز درد عشقت در عشق تو گشتنہ ایم رسوا افسوس فدا دہ جان مسکین زخمی ست بدل ز تیر غمزہ محکم بحسن روئے جاناں ہستیم بہ عشق یار بخود گشتیم شکار ترک خواں</p> | <p>بے روئے تو جان ہاست بیمار دل خون شدہ آویدہ خونبار وز عمر تو خستہ ایم وہم خوار درد دست ستمگر جفا کار جان در خم زلف او گرفتار رستیم ز قیل و قال و گفتار رستیم ز کتب و ادب ہمہ کار ہستیم اسیر زلف خمدار</p> |
|--|---|

| | |
|--|--|
| ماست و خراب جام عشقم از آتش عشق جانست سوزال احمد اثری ست عشقِ اورا | چشم ساقی مراست خمار وزور و دلست دیدہ خونبار تاگم شدہ ایم بابا سرار |
|--|--|

جوشِ ثالثِ بادۂ عشقِ مسمیٰ بہ حضرت ارسام

| | |
|--|--|
| ساقی قدحے در گرد کن ز بادۂ عشق جوشِ ثالث ظاہر شدہ این قلوبِ واح افعال بذاتِ اوست پیدا ناظر بمسال لوحِ محفوظ بہ صاحب کشفِ وحی والہام افعال تمام از و بنخیزد عکسِ خطاست نقطہ جاں جز جانِ خراب در نگہی گفتا کہ بغیر دل نہ گنجم | افروختہ ارسام رخسار گشتہ چو حباب چرخ دوار پوشیدہ بخود لباس انوار آمد بطہو از وہمہ کار شایستہ ذوق و شوق و انوار آگاہ ز لفتِ روح و اسرار ہر فعل بذاتِ او در اظہار گردیم بگرد خود چو پرکار دیارِ قوی و دلِ ترادار بگرد کہ دل ست جاکے دلدار |
|--|--|

صد حرف کنی و کم نگرود
 از مینه هزار شکل خیزد
 صد موج ز مینه سر بر آرد
 از سعدن دل هزار الفاظ
 آمد به بروں ز بحر بیزنگ
 در خویش نگشته پیش منی کم
 ناید بخيال وسعت دل
 تو جانی و جان ما است جایت
 آں بادۀ ناب ساقیا ریز
 تا مست شویم و فارغ از غم
 ای عشق بیا و دست من گیر
 جال مست بکن بادۀ خویش
 ز اندیشه تنگ دل شود پاک
 ای عشق اگر به هستی من
 از هر چه جزاوست نیست گروا

دانم که دل است بحر و خار
 که رنگ گل آید و گیسو خار
 هر موج و لیت و در شهوار
 بیرون بنهاده سر در اظهار
 اشکال هزار و رنگ بسیار
 دل قلم هست بحر و خار
 تا چیست دل و چه دارد اسرار
 جانِ دل ما ترا بود و دار
 در جام دلم برنگ گلنار
 در میکده رهن ساز دستا
 بازم بریاں بکوی دلدار
 بازم برهان تنگ و از غار
 در خرقة و زهد آیدم عار
 آتش بزنی منم سزاوار
 خیر آن بت ماه رونه بگذار

بے عشق تو غایب ہے چراغ مست
 بے مهر تو طالع و انگون مست
 نے مهر دلست سنگ خارا
 از عشق ہر آنکہ بونبرہ
 خود طالب چاہ و ننگ ناموس
 ایں بندہ دوزخ و ہشتند
 و بخرقہ تو نہانست زاہد
 دانی دل خویش گرتو وصل
 از ہستی تو چو درہ باقیست
 اگر علم دوگون جمع آری
 چوں سر تو شد بحق نہ ساکن
 ای دل مدد طلب ز ساقی
 اے بیک ہیا مژدہ وصل
 ایں مردہ تم ہم ہر و بجاہاں
 مردیم در آرزوئے رویت

نے مہر دیدہ نیست انوار
 بے عشق تو بخت نیست بیدار
 یا ہیزم خشک قابل نار
 خود مردہ دلست یا کہ بیمار
 چوں مرغ نشتہ گرد مردار
 عاشق نہ طلب کند بجز یار
 خود بینی تو بجائے زنار
 صوفی بدماغ تست پندار
 میداں بے فقیر کہ بہت زنار
 غالب آئی بہ بحث و تکرار
 باشد ہر قیل و قال و گفتار
 کز ہمت او بر آیدت کار
 تا جان بکنیم ہر تو ایشار
 کو مرد خداست نیک کردار
 یکبار ز رخ نقاب بردار

باز آو مرا بدست خود کُش
چشمے کہ ز عشق خون بگرید
چوں خاک بہ ناز عشق گشتم
خونِ بخت ہزار مثل علاج

تا سر بہ نیم زیر تلوار
از بخت دوست ہست انہار
رو بہ بجائ ہزار گلزار
عشقِ ابدات خویش خو بخوار

غزل

بایم زور و عشق بسیار
آلودہ بخونِ دو چشمِ داریم
افتادہ بکونے یار بسمل
سودازدہ جنونِ عشقیم
داریم زور و چشمِ پر خون
دیوانہ حسنِ آل پر پرو
جاں گشتہ اسیر دامِ جانال
آہے بہت بلب و چشمِ پر آشک
نئے روی تو نیست چشمِ روشن

وز سونگہاں مہر دلدار
زخمی ہست بدل ز غمزدہ یار
از دردِ محبتیم بسیار
رسوا شدہ بکونے دلدار
کاریت مرا بعشقِ خو بخوار
شوریدہ ستر خمِ خستہ و خوار
ز بخیر دل ہست زلفِ دلدار
از عشق شدیم بیدل و زار
نئے عشق تو نیست بخت بیدار

1987

احمد ز جمالِ آں پریر و
دیوانہ شریم بیخود و زار

جوشِ رابعِ بادِ عشقِ مسمنے بھرتِ مثال

ساقیِ قدحِ شرابِ درودہ
ز بادِ عشقِ جوشِ رابع
رو کردہ ز غیبِ شہادت
صورتِ بگرفتِ نورِ پرنگ
تجزیہ نہاں شدہ بہ تشبیہ
تقیدِ برودہ رنگِ اطلاق
ظاہر شدہ خلقِ حقِ نہاں
آں نورِ لطیف شد مثل
تا دیدہ باطنش بہ بیند
اسرارِ قلوبِ کردہ ظاہر
اسرارِ نہاں از دستِ افشا

دیدیم بجامِ عکسِ رخسار
تا شکلِ خیالِ بست و ستار
پوشیدہ ہر انچہ بود اسرار
ارواحِ در آمدہ در انظار
جسمِ آمدہ بہر روحِ ستار
آئینہ برفت زیرِ زنجار
پہناں شدہ گنجِ زیرِ دیوار
ہر شکلِ خیالِ ووحیِ جبار
آمد بہ بصیرت و در انظار
آورہ جسمِ وحیِ و اسرار
ز غیبِ نہنہ گرفتہ انظار

آرنده غیب در شہادت
 اک جسم لطیف بے تجری
 از عالم روح سوئے اجساد
 از سر نہاں و غیب ملکوت
 از ہر چہ بہ قلب آید اورا
 یک رخ سو قلب یک بخت
 رازے کہ نہاں بنیب بودہ
 از بادہ سرور بخش ساقی
 اے مہر پہ عشق بازی
 ما غیر ترا عدم شماریم
 ما دیدہ بروئے تو کشادیم
 خیر ہستی او دگر عدم دل
 ز اہد تو وعدہ است فردا
 از بہر تو عشق و دشت پر خار
 این عشق کہ درس بیزبانی

اظہار کنندہ ہر اسرار
 پوشیدہ بخود لباس انوار
 آمد و خبر بے حسن اطوار
 وز وحی خدا و دیگر اسرار
 آمد سوئے جسم و سوئے گفتار
 بر رخ بمیان خاک و انوار
 از ذات حق آمدہ در اظہار
 وز سر کسل غماز بردار
 ہستی مرا چو سایہ بردار
 ما ابو جو دست اقرار
 از غیر تو جان ماست نیاز
 ہستی تو بیگانہ ست پندار
 امر و زمر است نقد دیدار
 بہر دل ماست پہچو گلزار
 در مدراش نہ بحث و تکرار

| |
|--|
| ای دل تو اگر مین عشقه سلطانی هر دو کون دارد جانے که بیا هست مشغول ایک لحظه ز یاد نیست غافل خفتد به چشم و دل خند روح القدس آیت به تیمار عاشق که با دست یار هموار باشد ز خیال غیر بیزار دیوانه بکار خویش هشیار وایم دل عاشق است بیدار |
|--|

غزل

| |
|--|
| وایم بچشم عشق آں دل آزار مجرع خنک چشم شوخیم دیدیم به جام عکس ساقی دیدیم رخ تو شدیم مسلمان آں رویه پیر صحرای است در حضرت یار جانست حاضر رفتیم برون ز ننگ ناموس رندیم و خراب و زخایات صد آه و دو چشم تر دل زار هستیم اسیر زلفِ حنمدار مستیم از آن شراب ویدار عشق دل من شکست ز تار دیدیم جنت شدیم دیندار دل سجده کند حضور دلدار گشتیم بعشق دلبران خوار از بهر بتاں شدیم زوار |
|--|

| | |
|-------------------------|-------------------------|
| ابروئی بتانست سجده گاهم | خود کجاست کوسه دلدار |
| عشق بُتِ ماهرست خرم | چشم ساقی مراست خسار |
| مستیم ز چشم مست ساقی | هستیم خراب عشقِ دلدار |
| گردید کند جاں خم زلف | بستند هزار دل به یک تار |

| | |
|----------------------|-------------------------|
| احمد ترسم ز راز دلبر | اگر فاش کنم کشند بر دار |
|----------------------|-------------------------|

جوش خامس باوہ عشق سے بھرت شہادت

| | |
|--------------------------|-------------------------|
| ساقی قدحے زیادہ بردار | مست آمدہ سے بزم دلدار |
| ز باوہ عشق جوش خامس | نامتور غیب یافت انظار |
| جانے کہ ز چشمہا نہال بود | چون جسم بدیدہ شد بدیدار |
| از غیب چو اسپادواں کرد | در ملک شہادت آمد آں یار |
| گردید نشان و شکل اجساد | پیشیدہ لباس جسم اسرار |
| آمد بطور مست موالیہ | حیوان نبات و نیز اجار |
| شد جوہر قلب جسم محسوس | صورت گرفت سرو الوار |

| | |
|--|--|
| <p> آں ب لطیف مثل اجاز بروحد ذات او بقتار روکرده رغیب سوسے اظهار ظاہر شدہ اُچھ بود اسرار آں حسن جمال سوسے دلدار بینک ننگ گشتہ انصار اسرار گرفته شکل اظهار عکس نمود آئینہ وار مضمونست نہاں بزیر استعار مہوہم و وجود ماست پندار ہر شان ویت نادر اسرار </p> | <p> چون ف و چوڑا شکل گرفت ہر شے کمال خویش نادر آں چیز کہ از نظر نہاں بود پوشیدہ لباس جسم اعیان تکمیل گرفت در شہادت بے مثل پیشل بستہ مثال اطلاق بقیر میل کردہ ارواح گرفت شکل اجساد مایم چو لفظ اوست معنی حق ہستی تطلق ست عالم دلبرہ ز عاشقاں بہر حال </p> |
| <h2 style="text-align: center;">غزل</h2> | |
| <p> زاہد بکند بسوسے دیوار دلدادہ حسن سوسے دلدار </p> | <p> ماسجدہ کینم دیدہ دیدار مایم خراب عشق آں یار </p> |

| | |
|---|---|
| <p>اے عشقِ بیا دُمونسم شو بدست مرا بکن چو منصور مطرب بنواز نغمہ امروز جانما ہمہ یک بکن زستی بر آتش زہدم آب مے ریز از بادہ غرور توبہ بشکن عشقم چو قصار آسمانست قسام ازل نصیب ما کرد دائیم شعار ورع ما نیز باجت سیفتاد کارم ہر چند دلم بگردن فریاد دل جذب کند جمال محبوب</p> | <p>ہستیم ز عقل خویش بیزار تا سر پہ نیم برس دوار تا رقص کم چو چرخ دوار تا چرخ ز نیم مثل پرکار تا خاک شوم بکوئے خمار بدست مرا بر بہا زار پس بے بتاں رویم ناچار رسوا شدیم بکوئے خمار اما نشدست بخت ہموار بحسب ورع کلیم چوں کار ایں عشق مرا انداد ز نہار از خود نزویم سوئے دلدار</p> |
| | <p>از ہستی خویش احمد را خیز وے گفت مرا بگوشش آں یار</p> |
| <p>جوش سادس بادہ عشق مسمیٰ بحضرت انسان کامل</p> | |

ساقی ز شراب ناب گلرنگ
 ز باده عشق جوش ساوین
 دلبر کمال حسن آر است
 دل برده ز خلق جمله عالم
 مجموعه جمله عالم آمد
 از روح بود محیط عالم
 کونین درون او بگنجد
 گردید ازین خلیفه الله
 خود بجهه برائے او ملک کرد
 خورشید بشکل قره آمد
 در ارض و سما که حق نه گنجد
 کونین بذات اوست قائم
 هم عاشق خویش خویش معشوق
 عالم همه جسم او چو جانست
 چون تن که بر پر حکم جانست

درده که بیزم آمد آن یار
 بگرفت کمال حسن دلدار
 باناز واد او رنگ رخسار
 آن حسن جمال روئے دلدار
 شد مندر جش تمام اسرار
 شد مرکز دایره چو پرکار
 در صورت قطره بحر ذخار
 بر بخت جهان شسته شهوار
 از سر خداست دوش اسرار
 تابنده ز حق در دست انوار
 گفتا دل او مرا بود دار
 گردید خلیفه و سپهدار
 مطلوب خوب دوست و خود طلبگار
 ذاتش پیکر شهاب است البصا
 کونین بدام او گرفتار

| | |
|---|---|
| <p> جزو دل تنگ مانگنی ایں کوہ و فلک زمیں بکروہ خواندی چو مرا ظلم جاہل زہمار نہ عقل امر سازو از تست عطار ہر غریمیت از من عدم و وجود من نسبت بر ہستی ما بکن تجلی تو باشی و غیر تو نباشد یک جلوہ کن و مرا من بر تو بامنی و منت بجویم مایم و یا توئی نہ ایم آماجرت مرا من برد </p> | <p> دل نیست مگر ترا دار از حمل امانت تو انکار دشنام خوش سب از لب یار کے پیشہ تو بار کوہ بردار گوہر توئی و توئی خریدار از تست تجلیات و استار تا محو شویم ما با سدا رہ ایں علم بجان خستہ بگار نہ پردہ در آجباب بردار عشق من و تو بود عجب کار عقل آمدہ شیش سر تو خواہ ہستی مرثکت پندار </p> |
| <p>احمد حنیف کن ازرقیباں</p> | |
| <p>تا ایں نہ مرمت کشند بردار</p> | |
| <p>عزل</p> | |

ای زورِ عشق تو بیمار جان دارم هنوز
 خاک گردیدم زغم لیکن دیوانِ خویش
 سالها بگذشت بر من تا که بسیار ویم
 سبیل از ترکِ چشمی خورده ام تیرنگاه
 هر سحر از درِ عشقت ای گل خندان من
 عمر من پیری شده تا گشته ام خاک درش
 گرچه خوردم ز خمادِ عشق یارِ نازنین
 اینک می بینی ز چشم اشکِ غمی ای حریف
 عشقِ خواباں در دلم آخر قضا آسمانست
 خورده ام روزی ز خیمِ بادِ اشکِ کیم
 پیشِ خورشیدِ رخسارِ مانندِ اجسم گم شوم
 تن فدا ده بر زمین و رو جان سگِ فلک
 روزِ اول چون نظر کردم بخودشید رخسار
 پیشِ ترکِ چشم او پنجه ویش بجای شدم
 آنکه بود آرام دل آرام جان من ربود

داشتم مهر تو در دل بهچنان دارم هنوز
 آرزوی دیدنت ای دستان دارم هنوز
 بهچو بے از درِ عشقِ او فغان دارم هنوز
 کز جزا احتماش چشمِ غول فشان دارم هنوز
 ناام از سوزِ جان چو بلبلان دارم هنوز
 دای جان من دلش نامهربان دارم هنوز
 لیکه میل دیدن آن جانِ جان دارم هنوز
 در جگر از زخمِ تیغِ او نشان دارم هنوز
 خاک گشتم لیکه مهرِ لبران دارم هنوز
 زان بجای من نیست پیرِ مغال دارم هنوز
 عمرم کیس آرزو پنهان بجای دارم هنوز
 در کلام قید و شوقِ لامکان دارم هنوز
 آتش از عشقِ او در دل نهان دارم هنوز
 دل و ف زان تیر غمزه بهچنان دارم هنوز
 در غم آن جانِ جانِ جانِ جان دارم هنوز

باش یک شب یوسف جانِ حیرانِ لے نازین
 تافتہ بر جان من چوں عکسِ خورشیدِ رخس
 در پوائے نیشاں گردیده ام سرچے نیشاں
 در غم تو با بچو فانی ز آرزو ہا مردہ ام
 من عیشِ لالہ رویاں فوں بی بگریستم
 گشتہ عمری تاکہ خود را من شکانش کردہ ام
 در غمِ عشق تو جانم روز و شب گریہ کن
 پیشِ خورشیدِ رخس مانند سایہ گم شدم
 در ازل از دوست ساقی خوردہ ام بکھر عہ
 خرقہ و سجادہ افکندہ بکوکے فروش
 کعبہ من کوئی یار و قبلہ من ہے دوست
 ترک کردہ زہد و تقویٰ از مہرستی و شوق
 بادہ دہ ساقی زینہ و اعطایم دل گرفت
 عشقِ خواباں از من بکیں قرار دل ربود
 دل بہ طاری ربودہ از من سادہ سلیم

بیقرار از عشق تو روحِ رواں دارم ہنوز
 از شعا عشق پر توی آئینہ ساں دارم ہنوز
 گشتہ ام گم لیکہ عشق نے لٹاں دارم ہنوز
 آرزوی دیدن تو ہچناں دارم ہنوز
 رخ برنگِ عفرال اشکِ اغواں دارم ہنوز
 پیشِ تخیلِ جہاں بزیر امتحاں دارم ہنوز
 سیلِ فوں از چشمِ خود ہر دم رواں دارم ہنوز
 چوں قمرانہ فود ذاتِ او نشاں دارم ہنوز
 در دلِ خود او حریفانِ سکر آں دارم ہنوز
 اعتکافِ توحش در دیرنجاں دارم ہنوز
 سچہ سوطاقِ ابروی بتاں دارم ہنوز
 وقتِ خوش با ساقیاں و میکشاں دارم ہنوز
 تنگ جہاں از صحبتِ اینا کساں دارم ہنوز
 خار و در دل در پوائے گلرخاں دارم ہنوز
 تاملے الاماں از جورِ شاں دارم ہنوز

| | |
|--|--|
| <p>سخت جان مبرج من از برق حسن دلبران مے جہاں گلخان شد گلشن دل پائمال دوش من از ترک چشمتی غورده ام تیر تگاہ آہ ای دل کی بویل آن گل رعنا رسم کم گشتہ بیچکہ خود بحرِ غارست دل</p> | <p>مدتی شد ز آتش اول طپاں دارم ہنوز از قطاوول ہائے غم در جان ان دارم ہنوز در جگر از غمرہ اش زخم سناں دارم ہنوز ز آنکہ حایلِ خلاہستی در میان دارم ہنوز تازہ چشم از موج او سیلی بر واں دارم ہنوز</p> |
|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>در دلم احمد کہ میل شاہدِ وفاقی نہانت پر گشتم تکیہ عشق خود جواں دارم ہنوز</p> | |
|--|--|

| | |
|--------------|--|
| <p>ایضاً</p> | |
|--------------|--|

| | |
|--|--|
| <p>درد دلم بہ بین غم دلربا پیرس عشقِ پریِ خان دلم شرم ریختہ جو رہجائی یاز بھمنش گذاشتیم از حسن آن گلار و جمالش چکویت آرام جان چون بول آرام من بود از تیر مری دگر آن غم نمی خورم</p> | <p>رنک خم نگر دگر از حال ما پیرس نے ننگ گشتہ ایم زما ازیا پیرس مابندہ ویم زما جز وفا پیرس دلما زار ہیں تو از دل ما پیرس از کتہ سیخ ہلا از دوا پیرس بیگانگی کہ کرد خود آں نشا پیرس</p> |
|--|--|

آلوده بخونش ام که زرد پس
 می برم باز دور دور عشق منم شویم
 چشمم چو ابرو برق جالش مرا بست
 ما عاشقان که دلا را میده ایم
 ما و اله جمال دل را می دلبریم
 این عشق با حق عشقه گرفت شایخ و
 جان سخته ز تابش نورش دردی او
 عاشق به پیش پا چرخ به پیش خور
 گم گشته ایم مایه تجلی آس جمال
 دور از چگون چو کس چون میرویم
 از رنگمانده شنبه به پیرنگ گم شدیم
 از چشم اعتبار نگار این که می رود
 بکاش می چشم دل بند جلوه جمال
 انی لایا هستی و هستی خویش را
 شد آصف از اندر ز مهر و رفت

بنگر بحال از روز آه و بکا پرس
 روز خوابه کار خویش کن حال ما پرس
 از گریه بار ابرو برق و سما پرس
 از خجسته تهنه چور و وفا پرس
 دلداد کال به پیش از دل با پرس
 نعل به نیمه هست نشو و نما پرس
 این خیرگی چشم نکرده ضیا پرس
 در ابتداء عدم شده از انتها پرس
 از جلوه های حسن آس لقا پرس
 محویم مایه عشق و چون چو پرس
 از جلوه کار نگار هم از لونا پرس
 آنچه گذشته در ازل از ناجرا پرس
 انشای فیه بین تو ز سر خدا پرس
 کس غیب بحر وحدت از ناسوا پرس
 ما بر تیر خال از این ترا ما پرس

| | |
|---|--|
| <p> اینم زدور آدم و دوری ناله است هر دم بصورت زدم سر بر آورد در خون پیروز نظر بن عجب بود یا آمده چو عشق نشسته در وصال حال گلی که گلشن لباس کجا او ای دل غیر عشق سعاد طلب کن تقوی و پند خرد عقل است زاهد با مشاوی برین خاندان غنیم شود حیران حسن یا چو آئینه گشته ایم ساقی دیار و بزم حریفان ده نوش اسرار عشق و لذت ساقی و جام می مرگ حیات پلچوب سحر وصال است نه جام و بادیه چو و غریز و منت در نیت و در نیت </p> | <p> اسرار شاه بین تو ز حال گد امیر آید بصد لباس جیشم نامیر شری بکن ز روح و دگر از خدا میر یکبار برودستی ما را ز ما میر از بیدلان میر و زیاده صبا میر در پیش ظل عشق زبال بهامیر از بیدلان عشق روانار و امیر از ماندند و وسع و ز نور و صفای میر صوفی ز عاشقان فنا و بقا میر از حلت و حرمت مروا عطا میر روان حریف پرنشاستا میر خورباده وصال آب بقا میر زود آفتاب کن دگر از ماضی میر بیدار و بیدار </p> |
|---|--|

در نیت و در نیت
 در نیت و در نیت

در نیت و در نیت
 در نیت و در نیت

| | |
|--|--|
| <p>ای دل اگر طلب کنی اسرار عشق دوست عشق است کار مدی و مردان حق دل آنانکه گمشدند به عشق و دیوانی دوست عاشق بنابر بار بکوه همان و جبال زنجیر گردن لهما بسته است خالی نه خویش باش و پند بر آں نگار آئینه ساد گشت پراز عکس شهر موی است روح عشق بتدش بود از بهمت شریف ظلویم و هم چو دل احرام به نزل دلدار بسته ایم بیرون از دودن پس پیشش محیط ما چشم است یاقی مخمور دیده ایم چشمی که تر عشق بود جان فد او</p> | <p>از سخته پیرش ز اهل تقا پیرس اکا ز زار و جنگ خوابه سر پیرس زیشان غیر یار و دیگر بوی پیرس از اهل نخل هیچ ز وجود بوی پیرس انجان قبلای بحر از ابتلا پیرس از عرش و لامکان و دگر از خلا پیرس انجان بخیاں روحی خدا پیرس اسرار روح اینم دال از عضا پیرس دودن حتی چرخ نکر و ز ابا پیرس از مار کعبه و ز صفا و زینا پیرس سریت بواجب همه زن لکشا پیرس بی باوه سرخوشم ز مستی ما پیرس زین خنک حج بهار محبت ز لامیرس</p> |
| <p>از ما بهر یار بحسب از رضا پیرس</p> | |

ایضاً

دوش دیدم بہے بچہ بادہ فروش
 رزم از خوش چو دیدم رخ خورشیدش
 گفتم ای جانِ جہاں گردِ سرتِ برگردم
 سینہ خویش کن پاک تو از ما و منی
 اگر بادہ عشقِ بدلت ذوقی هست
 من ازین یک سخنش بچو و بدست شدم
 عاشقانِ گردہ چارہ اش حلقہ زدہ
 پُر خمار از می عشقش بہاں رندانند
 رندانِ بادہ عشقش بہتند و خراب
 عاشقانے کہ چو از بادہ عشقش مستند
 دلِ جامِ زنی مہرِ ترش مست شدہ
 چوں مرادِ ز خود رفتہ و مدہوش شدہ
 گفت خوش نیست چنیں پردہ در پی اسرار

روئی بچوں قمر و لطف چو ز ناریدوش
 ز دم تا ب توالت ز غفل و ہوش
 گفت خاموش شای ہالوس باد فروش
 وانگی پیش من آور نہ تو خندان فروش
 بیکے جرعت می خرقتہ ہستی بفروش
 کہ دروینِ سر من نے خروم ماند نہ ہوش
 بود و رہ طر فی نالہ و فریاد و خروش
 کز ازل مست شدہ تا بقیامت مدہوش
 نہ کہ زاہد کہ بود بہت اوز ہد فروش
 ہمہ در جوش و خروش و ہمہ در نوشاوش
 خوں کچاں از قرۃ ہاسینہ چو دیگ اندوش
 نزد من آمد و گرفت مراد را آغوش
 رو چو منصوبہ نہ لے پرو گئی راز کوش

| | |
|---|--|
| ضبط کن آنچه ترا پیرمغال گفت نهال پریب باش ز صباک محبت هر دم در ازل قسمت تو بار محبت کردند بعد کن از دل جهان که قدم صدق تراست این چه راز نیست که جانشته از دست چرخ با کسانیکه همه بسته نازند و نسیم | راند پنهانی جانانه تو از امان فروش باد مهر و وفا با سرخ جانانه بنوش حالش باش چند گفت مرادش سر و ش تابویش بری ای دل من نیک بکوش این چه سریت که گردید دلم زود بهوش کم عشقش سخن گوی و هلا باش خموش |
| احمد کن خدر از گوش رقیبان راند بر خود فاش کن فتنه شال دارد گوش | |
| ایضاً | |
| به تماشای خوش عشاق شیدا هر طرف دلها به توقش انطباق شده مانند طور زاه و فغان عاشقان عالم شده پر شور و ش پیشین حال رو او هر حال شده چهرت زده وی از شجاع حسن او در تاب غور شیدا خوش | جانها ز حسن شوخ او دارند غوغا هر طرف دیدار خویا آمده صدش میسوی هر طرف هر دم ز چشم شوخ او فتنه است پر پا هر طرف دیده بمثل آینه محو تماشا هر طرف روشن شده کون و مکان نیز وارد در پا هر طرف |

بوده بچم عاشقان گرد سراسی آں پری
 دیده زور عشق و عشاق را ندخوشان
 بوده جمال آں صنم غارت گرایان و دیس
 در کربلای عشق او هر عاشق دیوانه
 از خانه چو آمد برون در خلق عو غائی قتاد
 گرد سراسی آں پری عشاق او از فرط شوق
 جان برب و دیده بره قومی زنجوران عشق
 شیریدگان عشق او افتاده اندر کوی او
 از بهر محزونان او کرمو لیستن بگذاشته اند
 پروانه و ش از بیدی برگرد شمع رومی او
 بهر مریضیان غمش غمش چو روح الله بود
 از قامت رعنائی او قایم قیامت گشته بود
 بهر خدای ماهر کیم نقاب از رخ کشا
 در عشق او نهان من آشفته و شیدا شدم
 جان های عشاق خوش روشن سده مانظر

دیوانگان عشق او هر پسر و زودا هر طرف
 در اشک چشم عاشقان سلب دریا هر طرف
 از عشق حسن بکاو آشفته و لیا هر طرف
 میداد جهان خویش را خود نه محال هر طرف
 در عالم از حسن رخس سورت بر پا هر طرف
 کرده تبار مشغول جان بی تحاشا هر طرف
 شد مجتمع با صد چنین هر سیجا هر طرف
 از بهر یک نظاره آں روستی با هر طرف
 در هر نظر جلوه کنان حد حسن لبلی هر طرف
 هر عاشق از بوش جنون میداد جازا هر طرف
 چم غصیر عاشقان بهر دوا و او هر طرف
 مضطر گروه عاشقان جان ناشکیبا هر طرف
 استاد قوم عاشقان با صد تمنای هر طرف
 دیوانه حسن رخس نادان و نا هر طرف
 زان پر توروی نگو نور تجلی او هر طرف

جانها مسخر کرده سحرست اندر چشم تو
 با چشم مست پر غم آید موئے بزم آن نگار
 از برق حسن آن پری و ز شعله نور رخس
 در عشق روی آن نگار از عاشقان شب هزار
 دیده جمال آن پری و آن شوخی و آن لبری
 در عشق آن موئی نکوافت ده اندر کوئی او
 زان ز گیس پر از غم از چشم میگون نگار
 از عشق حسن آن پری زان سودا جان و دگری
 هر دم بر آید بخود آن تابان تحسلی بهمال
 آینه حسن رخ چون انفس و آفاق بود
 یکبار از کتم عدم چوں بحر عشقش جوش زد
 دل قلم آمدنی کنار امواج خیزد و هزار
 اندر عشق و سوز دل جانها بفریاد آمده
 شوریدگان عشق او پیش جمال آن پری
 راز نهانی ازل چون بود پنهان در عدم

مفتون حسن بگو تو شد پیر و برنا هر طرف
 عشاق بخود آمده چوں مست صبا هر طرف
 جان بر خفته عشاق در چون طور سینا هر طرف
 آشفته و حیرت زده بودند چوں ما هر طرف
 هر عاقل و فز زان گردید شیدا هر طرف
 هم زاهد و هم عابد و هم کسب و ترسا هر طرف
 بدست جانها آمده همه بوشن لبا هر طرف
 افتاده شوراند بهماں به خواست غوغا هر طرف
 از بهر عشاق رخس صدها سیمای هر طرف
 عکس جمال روی او گشته نبویا هر طرف
 آن گنج مخفی ازل گردید پیدای هر طرف
 این چشم و گوش و عقل و بوشن انهار و یا هر طرف
 و حسن بر آشوب و تشویشیت هر جا هر طرف
 دیوانه و حیرت زده مثل مریا هر طرف
 از بوشن عشق و جنون گردید افشا هر طرف

| | |
|---|--|
| دیوانہ و بخود شدہ و ابا بشوق آن پری | از غایت شوریدگی عشاق رسوا هر طرف |
| آنگاه بر آئے جرحہ در بزم آن ساقی جان | هر عاشق شوریدہ مسرت تقاضا هر طرف |
| ایضاً | |
| <p>دل بود از من بت شیرین لعل تو خصال گاه بهوشم سیر دماند موسی از جمال گاه میسازد تیغ هجر جان من بلاق گاه میگوید برو از پیش من غوغا کن گاه میگوید که این بهمانی تو خوش آیدم میزند زخمی بدل گاهی که تا اے کنم سخت میرانم ز جذبۀ آن جان جهان میبرد هر جا که میخواهد خود آن یاعنبریز چون پاره کاهی بدست مهرے دل بکلاست هر زمان باوی فردا غیب هر جان مالم</p> | <p>عالم آشنوی بدنا زو غمی حسن و جمال گاه میسوزد و لم چون طویر از نار جمال گاه زنده میکند روح من از بونیصال گاه میگوید که ای شوریدہ سر این تعال گاه میگوید که ای بے صبر و چندین مال گاه مرهم منده تا زخم گیر و اندمال گاه خواند گاه را ندیست این امر و حال سخت افتاد است اندر گردن جانم خصال میکند هر لحظه از رنگی برنگی اتقال که نسیم و گاه مهر مرگه دیور و که شمال</p> |

کیست آن تاپیش جیاریش گوید کہ نم
فہم گرد آست از اسرار قرب و بعداً و
این نم یا فو توئی بخریت اینجا ہی نیست
برزست آن عالم از نور و ظلام روز و شب
نیست آنجا ہی شی جز ہستی مطلق و گر
میوزد بادے از و بر جان و بر دل ہر زمان
عالم بی مثل و بیچوں گرچہ از دیدن بہت
فہم از ادراک ذات روح گو عاجز بود
ساقیا از مستی می و ہم ہستم شکن
ما ز عمری اندرین غم روز و شب افتادہ ہم
سوخم از تفت ہجرت ای مرا و عاشقاں
ما جان ای جان جان محتاج دیدار تویم
روح ما را از ازل آخاند از مہر تو بود
اے فلک بر رفعت غی و اینقدر نازی کن
ہچا نجم پیش نورشید رخس گم شدم

عقل مہوت ست آنجا مطلقہ گنگ مثل
ای بی اقیل و قال و اتصال و انفصال
کے بکویت راہ یا بدو ہم عقل و خیال
نیست آنجا وقت و ساعت نیست آنجا ہی
عالم بی رنگ باشت بر تر از وہم و خیال
عالم ایسا دازوی می پذیرد انفصال
لیکہ دار جلوہ با و نشان شب و مہ مثل
لیکہ ظاہر میشود بہ صورت و شکل خیال
تو کریمی بر کریمان کی گران باشند حال
باز جہان مرا اے جان عالم زین بلال
تشنگان وصل را باشد لب تاب لال
بہر سکنان شہمان را صد یو وجود و فانی
گردم آخرد و آئی نوشن بود و اما مال
با عیش و رانگر گردین غیفی احتیال
از وجود و نشان بقیست گوش بلال

من نیم در هست تاب آفتاب روایت
 تا توانی خویش تن را محسن یار کن
 در حضور حضرتش گریه از خویش آوری
 چو شمعین ساختی در تنگ نای این حسوت
 همچو دزدان اندرین شبیه محبوس آمی
 هر زمان بر قصر شاه جان جلائی میزنند
 شمع ای دل ز حکم حضرت پیر مغال
 بیدلان سوخته را سکر غیر یار نیست
 عاشقان بنگر بدین نقد وقت خود مشرند
 عاشق دل داده را دل سوئے آن دلدار رفت
 باوه عشقش که جان مرده را بختد سرور
 مادل مدین را فدائے محسن جانان کرده ایم
 غارت ایمان مدین عاشقان از ناز کرد
 من چه گویم از جمال آن نگارنازنین
 ای پرواز نگاهی کار عالم کن تمام

هستی زده تو بر شمس واسطه انفصال
 فکر کم کن از سر و زخمن و از هر دوصال
 بهر جان خسته تو تکلیت ست و هم کمال
 بر کشا سوئی قدمی مرغ عشق پر و بال
 چو فراموش شده شایمی ملک بیروال
 کای غریب بیتوا آتش لب انیسو تعال
 تا دم آخر کن فرمان او را امتثال
 عاشقان بجز خیال نیست نبود اشتغال
 ماضی و مستقبل آنجا نیست عاشق بجز خیال
 میکند هر لحظه جانش سوئے جانان ارتحال
 نزو مانند حرام و نزد عاشق شد حلال
 زو میسر از بیدلان تو از کمال و از زوال
 صد نذران دل بود آن شوق از غم و ولال
 صد نذران جان ز ناز خویش کرده پائمال
 زانکه خون عاشقانست گشت بهر تو حلال

| | |
|--|--|
| ای جالت برتر از منج و ثنائی عالم است سو ختم از آتش سودا کے عشق سا لہا آنکہ من از بہر او صحرانوردی مے کنم نالما کرویم از در ماندگی خویش ما چند دامن عاشق دیوانہ را سودی نہشت گاہ باشد کان پر پرو تو چشم من شود | لیکہ ہر کس حسب فہم خود کند قال و مقال از نگارم دہ خبری قاصد فرخندہ قال کے ہدام من در افتد یا رب آن عشق مال گوش کند نالہ ام کس آہ شد قضا الرحال حضرت ناصح کہ مست اندر دماغش اختلال ای دل محزول ز درد ہجر او چنداں مثال |
|--|--|

| | |
|---|--|
| ہوشدار احمد دریں عالم ہر ہستی حق ہستی دہمی برای جان تو آمد و بال | |
|---|--|

| | |
|-------|--|
| ایضاً | |
|-------|--|

| | |
|---|---|
| بوی یاری از صبا بشیدہ ام مست گشتم چوں پیغمبر از ادیش بوی از پیرا ہن یوسف رسید یا کہ بوئے کا کل لیلی است این پردہ ہائے غیب را بدید عشق | بیخود و بدست زو گردیدہ ام رفت از بستم دل شوریدہ ام گشت چوں یعقوب روشن دیدہ ام تا چو مجنوں زان قبا بدیدہ ام راز را بے پردگی زو دیدہ ام |
|---|---|

| | |
|---|--|
| <p> عشق گوید تا بد و بر سیدہ ام من بہ نام عشق آغازیدہ ام شوخی این عشق را فہمیدہ ام بوی در و دل از و بوییدہ ام در ازل این در و را بخزیدہ ام حامل او من بجاں گزیدہ ام من و را در خویش گناییدہ ام بندہ روئے بتاں گردیدہ ام بس تعبہا کان بجاں بکشیدہ ام از ملوئی دلش ترسیدہ ام صد گریبان حیا بدریدہ ام سالما در کوئی او گردیدہ ام </p> | <p> چونکہ عفت را نشان پیدا نمود پس بہ شوق دل سر این نامہ را من ز سر کنت گنڈا محفیا عشق آورد از عدم سوئے وجود قدسیاں از دور و عشقش مغفل اند چرخ زناں با را مانت کردا با می نخبہ آنکہ در ارض و سما منکہ مسجود ملک بودم کنوں از برائے آل نگار نازنین زین تالم تا ز نخبہ یار من ہچو مجنوں از جنوں عشق خویش از ہما کے یک نظر بر روئے او </p> |
|---|--|

ایضا

| | |
|--------------------------------------|---------------------------------|
| <p>تانبہ بیند روئے جاناں دیدہ ام</p> | <p>صبر کند این دل شوریدہ ام</p> |
|--------------------------------------|---------------------------------|

| | |
|---|---|
| یکدم ای یوسف بسوئے من بیا باز آپنشیں میانِ جانِ من گر بہا دارم بعثتِ چوں شعیب در غمِ آں لالہ رو مانند ابر کے گزدارم عشقِ آں جانِ جہاں | ریخت چوں یعقوب نور دیدہ ام خانہ تست ایں دلِ شوریدہ ام وز غمت داؤد ساں نالیدہ ام اشک چوں از چشمِ خود بایدہ ام بہر جانانِ بادلِ ورزیدہ ام |
|---|---|

احمد! ایں ہائے و ہوا رزانِ دامن
عشق اور امنِ بجاں بخزیدہ ام

| | |
|--|--|
| یارِ من با جانِ من ہزار بود انگہ صبر از جانِ من بر بودہ است گشتہ ام رسوا سہ بازار با کے اثر ایں آہ سوزانِ مرا دلِ زدستم رفت ای صاحبِ دلاں کے ز کامِ لذتش بیرونِ رود عشقِ من از کفر و ایماں فارغ نہت کفر و ایماں در برویِ من بہت | چوں ننا لم دور از و گردیدہ ام من ز بی صبریٰ خود کالیدہ ام از جنوں بے پاؤں سر گردیدہ ام نالہ ام گوید بدو زرسیدہ ام مچھے بہر دلِ شوریدہ ام چاشنی درد او یہ چشیدہ ام چوں بری از غیر او گردیدہ ام دیدہ ہر دو کہ جنوں ز ولیدہ ام |
|--|--|

چلیند بیتی
پیشانی شکر

| | | |
|---|------------|--|
| <p>ساقیا از جرعه مستم بکن مست کن چند آنکه تا از خرد را هم</p> | | <p>فرش راحت باد جان دیده ام راسته یاید دل شوریده ام</p> |
| | <p>غزل</p> | |
| <p>حسن روئے آل پری را دیده ام دور ہوئے آل غزال قوت خرام بابتانِ ماه و شش خوش غاوتے در پئے آل رشک سیلی روز شب حالی بار محبت چوں شدم عشق او جان مرا بے ننگ کرد احمد در عشق آل شیریں لقا جاں فدائے آنکه دل شیدای دوست جان و دل یک پر تو خورشید دوست وہ مستم او چو جان نزدیک بود چشم و نور چشم با ہم اقرب اند</p> | | <p>زار و دیوانہ از و گردیده ام در کئے و صحرایے بزم دیده ام در خراباتِ مغان بزم دیده ام ہچ محنوں کو بکو بد ویدہ ام بس ملا متنا بخود کشیدہ ام خرقہ ناموس را بدریدہ ام سہا من کوہ غم کا دیدہ ام عشق او از جان و دل بزمیدہ ام مستم انبوی ہست از و گردیدہ ام نرخ نہ بیند چشم و نور دیدہ ام گفت چشم از نور خود پوشیدہ ام</p> |

او با از جان من نزدیک هست
 با شما من از شما گفت اقرم
 مبدۀ تو هم معاد و تو منم
 گشته ام در ظاهر و باطن محیط
 کل شیء **هالک** **لا یبقی**
 اوز باطن سوئے ظاهر آمده
 آمد و رفت از کجاست من از کجا
 بوده ام در ذات اول بی نشان
 گشته ام من بعد اسما و صفات
 صورت افعال گشتم بعد از آن
 بعده اندر شهادت آمدم
 مرغ عرشم آشیانم قدس بود
 روح قدسم لا مکاتم جائے بود
 جسم عالم را منم مانند روح
 بخش عشق است اینکه کرد افتخار از

گزیده بینم مهر تیرہ دیدہ ام
 بہر روز میار را انہیدہ ام
 تو مرائی من ترا گردیدہ ام
 من شمارا نور جان و دیدہ ام
 کم درویش تیش گردیدہ ام
 نیست ستر دلبر بگزیدہ ام
 چوں ارادت من بخود جنبیدہ ام
 در مقام حیرت آرامیدہ ام
 در تجلیہائے خود جنبیدہ ام
 چو سبزہ در درویش روییدہ ام
 صورت لون و جسد گردیدہ ام
 از نشین ناگہاں پریدہ ام
 ہئی مقید در مکان گردیدہ ام
 مثل جہاں نور دل و ہم دیدہ ام
 ورنہ اندر ذات خود پوشیدہ ام

| | |
|---|--|
| شور عشق است اینک در عالم قناد عشق آمد را ز جانرا فاش کرد طرفه آل سزای که از گفتن برست ساقیا از باد بهیچو دکن مرا مست کن چند آنکه از گفتن بهم همچو دیگ از کُفتِ خود پوشیده ام از جنوں این خرقه را بدریده ام دوش از پیرمغان بشنیده ام مهر تو در جان و دل بگزیده ام از تو ساقی علّ مشکل دیده ام | |
|---|--|

غزل

| | |
|---|--|
| سالماء عشق بستان در زبیده ام باد و چشم خویش در باغ شود عشق من از پرتو حسن نیست زدم مطرب که جانم مست شد از شعلۀ و تابش نورشید حسن چون تو خنّے در نظر نام مرا دل مجبّم گفت از عشق احمل عشق آمد شور در عالم فکند زانکه ستر حق در ایشال دیده ام از جمال گلر خاں گل چیده ام من درین آینه رویش دیده ام نالۀ جان سوزنی بشنیده ام سوخت نور چشم من در دیده ام گر در عالم من بست گردیده ام من ز چشمت خویش شده بچکیده ام آه من بے پرده تو گردیده ام | |
|---|--|

عشق آمد از پنهان فاش کرد
 کز مخفی بودم اندر غیب من
 روح حتم از عدم بر میدهم
 چون نَفَحْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي كَفَيْتُ
 پر تویی بودم ز نور شبید جمال
 بوده ام باشندده ملک قدّم
 در مقام ذات بودم بے نشان
 آدم آول بحسب رتبه صفات
 پس سفر کردم بملک ارتسام
 آدم آنکه باقلیم متان
 بعده در ملک ناسوت آدم
 دور هرا انسان کامل ختم شد
 شخص کامل آن رسول اکرم است
 ثاقب است نائیش قسایم بود
 منکه در الوان اقسام آدم

ورنه از چشم جهان پوشیده ام
 شبره عالم کنوں گردیده ام
 در وجود خلق آرامیده ام
 در تن آدم از ال بخنیده ام
 در سحاب تن کنوں پوشیده ام
 مسکن حادث کنوں بگزیده ام
 چوں ارادت در نهان جنبیده ام
 صورت سمع و بصر گردیده ام
 ثوب ملکوتی ببر بکشیده ام
 جامه سائے نور را پوشیده ام
 در لباس خلق آرامیده ام
 نادر آثر صورتش گردیده ام
 جمله استعداد در وکے دیدہ ام
 در تالیس برزماں پوشیده ام
 نقشهها بر لوح خود بکشیده ام

ہر زماں تجہ دید امثالِ منست
 آمدہ بیریگ اندر قید رنگ
 حُب حق خود باعثِ اظہار بود
 اضطرابِ عشق شور افکنده است
 متحد در اصل بودم من بدو
 او مرا بر حسن خود عاشق نمود
 خود منم مشاطہ حسن و جمال
 حسن و عشق این عاشق یکدیگر اند
 جان و تن را هست با ہم اتحاد
 او چو جان بے تن نمی گیرد قرار
 او نہان مانند جان در تن پندہ
 اینہم تزیینہ و تشبیہ وی است
 نورِ نور از ذاتِ نور کی غدا جدا
 جملہ عالم پر تو نور و یست
 در حقیقت ماہ را خود نور نیست

ہر زماں شانِ دگر گردیدہ ام
 زین اسیر می چرخم و رنجیدہ ام
 ورنہ گنجِ سخت تر پوشیدہ ام
 منکبے پرودہ ازو گردیدہ ام
 لیکہ در صورت جدا گردیدہ ام
 در دلِ دلدار خود بگزیدہ ام
 بر رخسارِ گلگونہ گردیدہ ام
 ما لکم او من بدو گردیدہ ام
 او چو جان و من چو تن گردیدہ ام
 من چو تن بے روح او تو لیدہ ام
 من چو تن از تخمِ جاں روئیدہ ام
 او چو نور من نورِ نور گردیدہ ام
 از وجودِ جاں چو نور دیدہ ام
 گر ندیدیستی نگر از دیدہ ام
 گوید او از نور خود زائیدہ ام

| | |
|---|--|
| نہیں ہوں مست ازوگر دیدہ ام من زبہ دش ازگاہ بریدہ ام اندریں آئینہ رویش دیدہ ام | نہیں ہستی مر کے را غیر او ہا دی عشاق شد نور یقین شد یقین آئینہ روئے حبیب |
|---|--|

| | |
|--|--|
| سربنہ احمد بہ پائے پیرہ خاک راہش با دکل دیدہ ام | |
|--|--|

| | |
|-----|--|
| غزل | |
|-----|--|

| | |
|---|---|
| نور شید بکف دارم سلطان خراباتم از بہر خریداران دوکان خراباتم با چند خراباتے دربان خراباتم آئینہ نمط پیو حیران خراباتم من زندہ کن و لما من جان خراباتم گفتم تو کئی گفتا لمعان خراباتم گلزار محبت ام بستان خراباتم مشتاق حریفان وزندان خراباتم | با ماہ رخے مشبہ مان خراباتم سودائے محی و ساقی دارم بدرون خد در خلوت می نوشتاں تا غیر کسے ناید از غایت بدستی گم گشتہ ام از ہستی ایں عشق بہن گفتہ روحم تنہا عشق برق رخ مہرو می زو شعلہ جان بہن مدد داغ ز عشق او پووں لا بد دل دارم از صحبت برزا ہد حقا کہ دلم گرفت |
|---|---|

در عاشقی و رندی می نوشی مددشوی
 از صدق و نیاز دل خاک ره عشاقم
 ای زاهد ظاهر بین بر فویش می نازی
 صد زخم زنده عشقتش بر جان من استی
 در دیر مغال روزی دیدم صنم دلکش
 پیما نه بگذارم زان عهد که بر لبستم
 من مست نیم لیکن خاک و رخسارم
 چوں چرخ همیگردم برگرد بتان زاهد
 بباد و بگفتم من جان مست بویست
 ای پیر مغال سویم نظر ز کرم دیا
 تا حشر ز جان من عشقت زود ماتی
 در مدرسه عشقتش از بهر کتاب دل
 این بخت سیاه من برگشته ز این
 در عین پریشانی جمعیت نل دیم
 چوں روز ازل بار آوردند خرابای

من صدر ملامت ام دیوان خراباتم
 در مشرب و در ملت پیمان خراباتم
 تو بنده خود بینی من آن خراباتم
 چوں گویی ز چو گالش گردان خراباتم
 گفتم تو کی گفتا جان خراباتم
 اشکسته نگر و دنا پیمان خراباتم
 من زنده نیم اما حسیران خراباتم
 تا حشر نگر و کم دوران خراباتم
 خندید و بگفتا من ریحان خراباتم
 بگذاشته تنها یم یاران خراباتم
 وز دل نه برود میلان خراباتم
 دیباچه الفت ام عنوان خراباتم
 گز رندی و قلاشی جو یان خراباتم
 تا بسند خم زلفت سانبان خراباتم
 دار و دل پر دشت جوان خراباتم

ای زاهد خوش سیرت شائسته کردی
چون اهرمن این عشقم یارب بدینم زد
دستی چشم بمن گفته خون بختتم بنگر
از مستی می احمد زین سستی خود رستم

من رند خراباتی شایان خراباتم
تا والد و شیدا می قبان خراباتم
من چشمه الفت ام سیلان خراباتم
هم کاسه می نوش و رندان خراباتم

غزل

گر بخت من یارے کند خاک به جانان شوم
بنمای درخ پیش او چون آینه حیران شوم
وی نفت آن زبان جهان با من کی لے شیلدی
در شتر و رشید رخس گر جلوه آورد پیش
بکیم اگر لبهای او دمساز گردد با لیم
خوش آن دمی باشد که من بر تو مهر رخس
ای باده وحدت دمی در خم جانم خوش زن
چون مرغ عرشی اشیا اند رفرائی لاله
شو جلوه گرد چشم من کیبا رای نور جمال

در پایشتم من نهد منون آں احسان شوم
خالی ز نقش و یشتن پر جلوه جانان شوم
جان کن بعشق من فدایا من تیرا خود جان شوم
مانند انجم من زبان ز نور او پنهان شوم
تا از دم او بچونی بخیشتن نالان شوم
مانند ذره سر سهر تابنده و خوشان شوم
تا زرقه هستی خود بر افکنم عریان شوم
از پرده بال عشق او بچون بر پی پیران شوم
تا پیش رویی خوب تو چو آن کنیز جلال شوم

خود مطرب مجلس اگر در نغمه آرد نام یار
 از ناز گفت آن بت بن در کفر عشقم جان بد
 ای کعبه دلدادگان در کوی خود را هم بد
 گفتم که اے دلشیری شو شمع بزم من بگفت
 یکبار ای نورشید جان از مستی من بهر آرد
 در عشق آن جانِ جهاں بگذارم این کوئی بکار
 گفت آن مسیح جان ما می سوخته سویم بیا
 سویم بیا تا با شمت هر جا دلیل راه تو
 حسنت مسیح جان من مهت بود آب بقا
 دی گفت عشق او بن خوش خلوتی بابا کن
 در خلوتی عشاق او کی بار یا بد جبریل
 غم دیده ام من سالها از عشقت کثیر لقا
 گراے گل خندان من رخ پوشی انوشیروان من
 که باشد ای جانِ جن بابا یا شمع منیش
 از هر چه عالم کجا میرد چراغ عشق من

مانند صوفی از طرب در تیش قصاں شوم
 خود می مسلمان تا من قوت ایماں شوم
 تا چون طواف حایبان گرد و گردان شوم
 گر جاں کنی قربان من در خانه ات مہاں شوم
 چوں ذره تاباں شوم چوں صبح تاختل شوم
 در جان بیازم در رهش سر حلقه نذر شوم
 خرن ترا شادی کنم دید و ترا دریاں شوم
 گر فانی عشقم شوی من بهر تو بریاں شوم
 میم اگر در عشق تو من حی جاویدل شوم
 خوش فحش نشین در خلوتش من تود باں شوم
 گفتا اگر بالا پریم باباں و پر سوزاں شوم
 یکبار در چشم بیا کز دیدن تباں شوم
 مانند بلبل هر سحر از در و تونا لال شوم
 با آن نگار نازنین یکبار بهر تال شوم
 لیکن چشم ناقصاں شمع می تهر دماں شوم

| | |
|--|---|
| <p>از قید تعین گر هم در ملک ل سلطان شوم تا ز بوستانِ نیت من نیز از مستان شوم بنیم رخ ایشان از بخت صاحبِ عرفان شوم عشق بتان دردم اگر من نیز از انسان شوم صد بار گردم گرد او و ز جان دل قریب شوم</p> | <p>ناگاه پای جان من شد بسته دام شیون ساقی ز چشم مست تو د جان مرا بدست کن زاد بختان ما هر آینه حسن حق اند بار امانت را نگر زاهد که انسان حاصل است احمد اگر در خانه ام آن ما هر و حال شود</p> |
|--|---|

۷۸۶

در نعت

| | |
|---|---|
| <p>خبر تو بر ملک ارواح است و تن ربِّ سلم ربِّ سلم بانگ زن تو چو شمع در میان انجمن رشته زان در دوان من فکن بر جمال روئے تو ای پادشاهِ حسن مردود از مستی بد مانند کفن پیروید بر دوازده رخ می جانان من از طرب خن و خمار من شکن</p> | <p>ای سریر آراکے ربِّ ذوالمنن قدسیاں گرد و سرایت از ادب اتبیا پروانه و شش بر گرد تو چونکہ ابر رحمتی بحر کرم از طرب روحانیان قص آیدند گر بر د بویت بگورستان صبا عاشقان مشتاق دیدار تواند باشش ساقی بهر جان پر غم</p> |
|---|---|

غزل

| | |
|--|--|
| <p> ظل تو ترست از روح و بدن تو چو روحی جمله عالم چون بدن چوں او یس و بوی جاننش زمین نعت تو بیرون لب هست و بدن بلبل سرده ز شوق ناله زدن گشت زلال یوانه قیس و کو کبر سایه رحمت بجان آتش گس چوں نباشم ز ابدان تو به شکن همچو پروانه بیاید و خفتن گشته چوں گلها شکفته در چمن گل بهشوق تو دریده پیرهن مژدم دارد از زخمت برگ سمن با شد از بهر تو هر کس و لیکن </p> | <p> ای ظهور ذات رب ذوالمنن هستی کون و مکان قائم به تست مستی عشاق تو بر بوی تست جان سراپد رحمت تو بی زبان ای گل خندان یاضخ و الجلال پر تو حسن تو هر خوبان یافت از کمینه امت تو احمد است سوزش عشقش ربوده عقل من عاشقان را پیش شمع روی یار دغا می سینه عشاق تو بلبلان نالان به شوق روی تو هست حیران کس از چشم نوشت هست جانم را تمنای کس کریم </p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| <p>ساغرے از لطف در کاظم پریز از کہ ترسم چوں پناہ من توئی یک نظر فرما ز رحمت سوئی من از کرم باب یقیں بر من کشا جز بتوفیق تو اے بحر عطا احمد عاصی شفاعت خواہنت</p> | <p>کز طرب جان بقصر آرد در بدن غم چه دارم چوں توئی اقبال من تارہ جان من از رنج و محن تا رہائی یا بجم از او مام وطن نیست آساں از خودی ہر خوشن لرزد از خوف گناہ خویشتن</p> |
|---|--|

غزل

| | |
|--|--|
| <p>رنگ لہ چارہ شد روئے تو چرخ سرگرداں مجبت جوئی تو مہر و مہ گشتہ غلام روئے تو ای حیاتِ جاںِ جمال روئے تو موجتِ جاںِ ز برقِ تجس روئے تو بستِ مقناطیسِ تجس روئے تو اشکماریزم بعشقِ روئے تو</p> | <p>میفریبد مشک را کیسویئے تو غیرتِ توس قنچ ایروئے تو ہست ترکِ آسماں ہندوئے تو راحتِ روحِ ست بومی ہوئی تو خاک گردیدیم اندر کوئے تو میکشد جاننامی عاشق سوئے تو نشہ لب ہستم میانِ جوئے تو</p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| <p> دل ربودہ نرگس جاوے تو گل گریاں در پہ عشق روئے تو از غم تو لاله را در سینہ داغ آمدی گلگونہ حسن بتاں سوختی از نا زجان عاشقاں از من بیچارہ وسادہ سلیم آمد من از برائے جستجو چوں جمال تو لاله عاشقاںست زان چو انجم پیش تو گم گشتہ ایم مارغیت از بیت شد گواہ ماہمہ یک قطرہ بحر تو ایم ای ز عشقت جاں طربناک مدہ گشتہ ام خاک درت از قوطیوں از دل و جاں گشتہ ای جان جہاں جہاں پاکے گذاری در طلال </p> | <p> کر و شیراں را شکار آہوئے تو مست طبل و چمن از بوسے تو شد پریشاں نبل از کیسوئے تو شد نہاں در عشق نامی دہوئے تو چوں نالہ جان من از خوئے تو دل ربودہ چشم پر جاوے تو وی دل من گم شدہ و رکوئے تو زین سبب بہر جاںست الہ سوئے تو ماتشند چوں توئی پہلوئے تو جنبش فانیت از نیروئے تو راہ دار خمسم جان جوئے تو مست و بنوہ در طبع دہوئے تو تا زخم من بوسہ ہزا نوئے تو عاشقاں مجور بخ نیکوئے تو چونکہ احمد بہت مست گوئے تو </p> |
|---|--|

غیرت شمس الضحیٰ شد روی تو
 از شعل آفتابِ روی تو
 بر سحر آیم میانِ کوئے تو
 کعبہ جانماست جہانِ کوئے تو
 زندہ ایم ای جانِ بیاد روی تو
 بی نیازی از برائے عاشقان
 اشک چوں سیلابِ آتشکده
 دیدہ احمد و جمالِ دلبران
 عاشقانِ شیدا چسب روی تو
 ای صبا با آں نگار من بگو
 ای ہمای قدسِ شمعِ باز پر
 قدسیاں دیوانہ خن تو اند
 بہر دیدارتِ نازی می کنم
 شد نگاہِ مست تو بحرِ حلال
 نامہ دا چو بلس جانِ من

لیلۃ القدر آمدہ کیسوئے تو
 رشکِ خا و گشتِ جہانِ کوئے تو
 تادرا آید در پیشامِ پوسئے تو
 سجدہ اکیم سوئے روی تو
 روح تازہ شد ز بویِ پوسئے تو
 ایس بتاں آموختہ از نوئے تو
 بہر عاشقِ بہت ایر جلدوئے تو
 جلوہ نورِ شیدا چسب روی تو
 دلیراں پابستہ کیسوئے تو
 سو ختم در آرزوئے روی تو
 جاں خدا بر بالِ ویر بازوئے تو
 جلد سرگرداںِ محبت جوئے تو
 سجدہ گاہے مانندِ ابروئے تو
 بر و قلمِ چشمِ پرچا دوئے تو
 ای گلِ خنداںِ میاد روی تو

از غم من بے نیازی میکند
 حالِ بارِ محبتِ کرده
 همچو آدمِ گمشد از جنت جدا
 ہستم از عمرے مقیم کوئے تو
 ای زجاں روحانیاں فحوتواند
 بستہ جانم بتا زلفِ نویش
 گل بہ عشق تو دوریدہ پیر مہن
 صد ہزاراں جانِ فشاں پروانہ وار
 ما بہ عشقِ روئے تو دلدادہ ہم
 بادہ ہا می عشق تو نوشیدہ ہم
 سوئی رویت سجدہ ہا آریں جاں
 والہ و شید استل بر روئے تو
 گشتہ ام مجنوں بہ عشقِ روئے تو
 همچو فی خالی شد م از نویشتن
 از دہانِ بخوداں چوں فاختہ

بخت من آموختہ ہم کوئے تو
 نیست اں قوتِ بزازِ بیروئے تو
 دور گشتم از بہشتِ روئے تو
 بکہ آپد در مشامم پوئے تو
 همچو آئینہ پیش روئے تو
 بہر دل زنجیر شد گیسوئے تو
 مست بلبل شد ز بویِ ہوئے تو
 ای ہری و ش پیش شمعِ روئے تو
 اوقتا وہ بخود اندر کوئے تو
 مست جانست از نشاط و طوئے تو
 طاقِ طاعت آمدہ ابروئے تو
 مست جان عاشقاں بوئے تو
 آمدہ زنجیر دل گیسوئے تو
 ہا می ہوئی است طائی ہوئی تو
 می برآید ہر زماں کو کوئے تو

اچھو پیراں دستگیرم بودہ
 جاں ز عیب آلودہ سوئے شہود
 جذب حسن بہت اینکے جانِ خستہ را
 سحر کردی سکریت اَبصارِ نا
 عشق من عکسی بہت چسبے روئے تو
 حالِ زارِ عاشقاں را در نگر
 یکے نسیمِ خود کن از من دریغ
 اسی مرادِ عاشقاں دیدار تو
 از غمِ عشقت نجاتے لے مرا
 احمد مسکینِ ذجاں شتاقِ نیت
 گم شدم اسی جانِ محبتِ جوئی تو
 عشقِ مارِ خود توئی غبتِ جواں
 اسی محبتِ بکیساں اکس توئی
 ہستی وہمی کہ ہشاش بیچ نیست
 از ہزاراں عاشقِ جہاں سوختہ

آفریں اسی عشقِ بر بازوئے تو
 بود اسی عشقِ این ہمہ نیروئے تو
 موکشالِ آلودہ سوئے کوئے تو
 در نظرِ نامدِ مرا جز روئے تو
 آمدہ از سوزِ جانم بوئے تو
 ہائے وہودارِ نداندر کوئے تو
 مینریم اسی جانِ من بوئے تو
 راحتِ جانست چسبے روئے تو
 دامِ دلا آمدہ کیسوئے تو
 کے بودتا آنکہ ہمیشہ روئے تو
 رقمِ از خود چو نکہ دیدم روئے تو
 تا تو انا سیم از نیروئے تو
 تا ز ما داریم بر بازوئے تو
 گشت ابرے آفتابِ روئے تو
 مے برو دلِ لعنِ عنبر بوئے تو

| | |
|--|--|
| <p>جان من بی نیازی نمی تو بلبلان از شوق مدحت گوئی تو میکشد از هر طرف دل سوئی تو اوقاده کر بلا شد گوئی تو</p> | <p>نالم از عشق تو می ترسد دلم قمریای در جستجوی کوی کسنا قبله عشاق حسن بوی تست آتشگان عشق تو در خاک و خول</p> |
| <p>باز آد چشم احمد جلوه کن مرف عمر شد محبت و جوی تو</p> | |
| <p>غزل</p> | |
| <p>مثل پروانه دل شقیقه ام سوخته چو خورشید بعد جلوه رخ افروخته طرز طرار می و شوخی ز که آموخته دید جان مرا باز نمط دوخته لیکه دانسته نرسد ناسره نفروخته زانکه سرمای از حسن بس آموخته تا ز پروانه چنیں سوختن آموخته</p> | <p>چهره چو شمع بعد ناز بر افروخته دید جان من از دیدن تو خیره شده بکی جلوه ربودی دل صد چو منی رنگ حسنت که تا باز نه بیند رخ غیر به پای نظری سوئی تو جان انداخت شمه فو باں بر کاتی دل سکیں خوش کن بخش شمع صفت ای دل من میوزی</p> |

پوں یہ بنیم دگری را چو توئی نور لب
 بهوائی رخ خوباں گل خنداں ایدل
 باہمہ دئے نکو باہمہ این حسن و جمال
 بیکے جلوہ حسن رخ خودای مہ و
 از پے سوختن جان من دیوانہ
 چوئی انی جان مری کے دل دیوانہ من
 ای دل کم شدہ من چہ تر اپیش آمد
 بهوائی رخ اوای دل شوریدہ من
 تاکی ایدوست من اندر و محبت تالم
 شعلہ حسن کہ چوں بقی برافروختہ
 حرم دین من و مصحف ایمانم رخت
 بر در دیر سغان بہر بیتہ خمیدہ
 شہرہ خلق شدی دیو من شاہد می
 چشم دارا کر مثل نہ آنکہ تو از ماہ نیاز
 اچھ لالہ بدلم دلخ ز عشق تو فنا و

تادہ دل نظرم نور خود افروختہ
 مایہ درد چو پلبل بدل اندوختہ
 کشتن دل شدگان از کہ تو افروختہ
 بر بودی دل من جان مرا سوختہ
 ای پری چہرہ تو چون شمع رخ افروختہ
 سبق عشق بگو تا ز کہ آموختہ
 تا چو مجنوں بغم لیلی تو دسوختہ
 مایہ درد محبت بخود اندوختہ
 جان بیمار مرا ز آتش غم سوختہ
 خرمین ہستی عشاق ازال سوختہ
 آہ زان شعلہ کہ از حسن برافروختہ
 کعبہ دین بکف سامرہ بفر وختہ
 طبل رندی و ملاہمت بہمان کوختہ
 سالہا خاک و پرہر مکان روختہ
 تو چو گل چہرہ لب نہال برافروختہ

| | |
|---|---|
| <p>تو که صد خوبی و صد حسن بر انداخته چشم را ساحری از بهر من آموخته نیک سرمایه عشقش بدل انداخته تا چون انجم همه تن هستی من سونیده ز دلم دغده دیر و حرم پرخته سبق بی صورتی هیچ نیاموخته تا تو خورشید رخ فویش بر افروخته حیرت و یخ و دمی و گم شدن آموخته</p> | <p>اول شیفته در عشق تو فروخته ایم بگماهی دل دینم بر بودی ای شوخ احمد اسوز دل در دگر آه و فغان روئی چوں مهر بعد تاب بر افروخته زانش عشق هم از شعله حسن رخ فویش انی دل من بچه پابند صور گردیدی سوفت کثرت بدر دل نظم همچو نجوم همچو آئینه بهر جلوه اداس احمد</p> |
|---|---|

ایضا

| | |
|--|---|
| <p>دیدۀ جان من از دیدن خورشید دیدۀ جان من از دیدۀ خورشید علم از مبدۀ ارواح نیاموخته غافل از اصل خود و دیدۀ زلال آموخته علم تحقیق ز کس هیچ نیاموخته</p> | <p>چوں پری آمده در هستی من شبستی چشم خلق از رخ پاک تو به بین چه عجب ز کجای و کجای ای دل من کجای مبدۀ تو چه بود و باز معاد تو چیست از کجا آمدی اصل خود تو چیست</p> |
|--|---|

چیست غیبتی چه خودی چیست وجود من تو
 اینک منی نظر هست و خیال دل و تو
 و سبت عرش و رون دل و جان میدری
 باز عرشی و ترا قدس نشیمن بوده
 روح حق هستی و مسجود ملائک بودی
 ذات تو نور قدیم است عدم اصل وجود
 لوح ساده زازل آمدی باز اینجا
 حق پر روح است و جهان همچو بدل آمده است
 گرچه ناید بنظر لیک که محیط جسم است
 حق چو جانست و بود هستی من همچو خیال
 قطره هستی خود را تو به قلم انداز
 از عدم تا بوجود تو مدو باست بے
 روح ساده بجهان آمدی و نفس نرکی
 صورت نقش جهان عکس خیال تو بود
 مثل خواب است جهان عکس خیال دل من

مایه و سوسه و و هم در آمد و خسته
 اینهم علم ز مایه در آموخته
 از بهما تو قبا تنگ بخود و و خسته
 روشن بوم درین کج در آموخته
 آه از زان در نایاب تو بفروخته
 و هم این هستی حادث بدل اندوخته
 نقش شتی بدل خویش در اندوخته
 علم تحقیق ز استاد نه آموخته
 روح ما را صفت ذات خود آموخته
 ای دل من ز حق این علم در آموخته
 چه درین خاک کده خاک در اندوخته
 مایه هستی خود از عدم اندوخته
 از هوا و زهر و س این همه اندوخته
 این در است مگر از خواب در آموخته
 خواب دان هر چه که زین علم در آموخته

| | |
|---|---|
| <p>جای که پاکست آلودگی نقش و خیال آه زین رنگ که میرنگی جان کم کرد آه ای عقل که از عشق تو دور افتادی آه ای دل بهوائی که مرا میبوزی آه ای دیده تو چوں روی کسی پیدی آه زان آتش عشق که دلم سوخت از تو آه ای دیده تو چوں اشک ز غل میزنی آه زان یار که بجران مرا کرد پسند آه و صد آه درین داریات ای حمد</p> | <p>این همه تفرقه از و هم در انداخته آه ای هوش چرا این سبق آموخته آه ای دل که تو زین درد و الم سوخته آه ای جان ز که این سوختن آموخته تا که از آتش عشق دل من سوخته آه زان شعله که در جان من افروخته آه ای دل بغم عشق که تو سوخته آه ای جان که تو اندر غم او سوخته غیر از درد و الم هیچ نه انداخته</p> |
|---|---|

دیگر

| | |
|---|--|
| <p>پیر این شکوب دل ما دیده تو چوں نقاب بر رخ زیبا کشیده از حال یار ما خیری گرسنیده ای شمع چوں تو سوزش بر پانه دیده</p> | <p>پرده بروی خویش ز ما چوں کشیده ما بیدار از عشق تو برگشته و خراب با ما بگو که منتظر انیم قاصدا میریم از غم تو نه پرسی ز حال ما</p> |
|---|--|

کویت گذشتہ تو بگو ماکجا رویم
 نامہ پہچکاہ ترا دامنش بدست
 بودی بخشش مرد توانا و سرقہ
 اندر جہاں کہ جا و جانہاں جس تو
 طعنہ مزین بحال من زار ز اہدا
 از حسن آن نگار تر اغیست سیرمی
 ما از جنون عشق گریبان ریدہم
 ما بر جبال روی تو عاشق تنگشیم
 اشک ارخوان نگین خرقہ عطر
 کے دیدہ و شنیدہ یکہست اہدا
 از آتش محبت و از سوز عشق تیار
 آرزو گیت ہیچ اثر بر دلش نکرد
 بی صبر و بی سکون غم عشق گشتہ ایم
 بر چند پیرمی و ز سرت عاشقی رفت
 ما خود شکار تیر نگاہ تو گشتہ ایم

چوں بے درم بتا دل مارا ندیدہ
 ای دل تو سالما بی پی او و دیدہ
 اکنون چو چنگ انغم عشق خمیدہ
 و لما بز و عشق سوئی خود کشیدہ
 افسوس میکنم کہ تو اورا ندیدہ
 ہر چند سالما بغم او طپیدہ
 تو از فراق جامہ جانم دیدہ
 خود سوئی خویش این دل مارا کشیدہ
 ای دل ز باغ عشق گل مرا غمیدہ
 ما دیدہ ایم از دگر اں تو شنیدہ
 از راہ دیدہ خوں شدہ ایدل چکیدہ
 صد سال امی دل را بغم و طپیدہ
 پیرا من ثبات و قرارم دیدہ
 پستان ام عشق بہ طفلی مکیدہ
 تو چوں ز ما چو اہوئی خوشی رمیدہ

| | |
|---|---|
| صد آفرین زوئے تو ای عشق بر لوح جان چو دوسه صد نقش میکنی اگر هست در کجیم مهر صبح دست تست در پرده حجاب حقیقت نهال شدت جز یار نیست کار تو ای عشق بکس چوں طو برستیت یقین یار همیشه ای بس عجب عشق تو بی روح ماندیم | کیس خر قمار زبیر یار دیده هستیم آنچنان که مرا آفریده آنیم همچنان که تو نقشی کشیده خود خود و زور دیده یعقوب دیده پیوندا و شده ز همه ما بریده دائم مگر تحبلی حسش ندیده از دشنه فراق رگ جان دیده |
|---|---|

احمد فغان و شور تو تو نیست بی سبب
شاید که چاشنی وصالش چشیده

ایضا

| | |
|--|---|
| ز جمال روح پرور چو نقاب بر کشای بغم تو ای نگارم بلبست جان دارم دل عاشقان شیدا بر بوده تو ای جان نگرم اگر برویت دل من بود و درمستم | بیری ز عاشقان دل بجمال دلربائی سر نو حیات یا بزم ندرم اگر در آئی بجمال و لغری بهزار خوشنمای چونها شوی ز چشم غم و درد و فزائی |
|--|---|

بیکه نظر برویت دونه را جان از تو
 شده زویده پنهان چو پیری ز چشم آدم
 دل من به عشقت ای گل غناست چو لعل
 تو بسان روح ای جان همه نجات جانی
 بخار چشم میگویند زنگاره هست ای جان
 نه کسی برو خود را با سلامتی ترکوبت
 ز سر حکیم دانا که بتشوق مسنکر آمد
 بخدا که در دو عالم توئی آفتاب دما
 دل من ز روز اول بحال تست مشیدا
 تو میج جان مائی بحال حسن و خوبی
 بغمش تمام عمرت شده صرف و ایدل
 به بلای عشق صابر بشوای دل خرم
 پسلاسل محبت چو پسته انداپیت
 اگر تپ هوای وصل صنیعت ایدل من
 ز طامت و ز غماری دل من چو تگرابی

بره تو جان چه باشد تو بسی گران بای
 ز خیال هم را بدرت نشد رسائی
 تو گویا نپرسی از من بچه در دستلای
 بمثال نور دیده بدرین چشمهای
 بهزار خوش مستی بیلم و درمی کشائی
 دل خلق مبتلانی به سزا در دریای
 بهزار علم و دانش تو کلاه میربائی
 تو بچشمها چو نوری پی تیره جان ضیائی
 رخ خویشت باز نموده داد شنائی
 ز برای درو مندا که و وار و هم شای
 نه نجات شد ترا تو و نه نور زبستلای
 چو اسیر دام یار می در دست پر خجائی
 به اسیر دام خوابان بودگی ربائی
 ز برای غماری غم تو بشتن او منزلی
 نه تو شیخ وقت هستی نه تو مرد پارسائی

| | |
|--|---|
| <p>ز حرم برآورد کن سوئی کوئی میفو نشان نه کسی به قبل وقت الی وصال او رسیده تو باین غرور زاهد بوسه نیست داری خیری میر مسجد بر زاهدان خود بین ز بهوا دمی جدا شو لغنی تر خود بدون آ</p> | <p>ز محبت آتش زدن تو بخرق بریائی بسپار جان بجانان بگذاز از خائی نرسی بعرش هرگز که تو طائر هوایی که سوئی بت طبیعت کنیدی صیه سائی پر سی بیال عشقش سوئی اوج کبریا ئی</p> |
| <p>غزل</p> | |
| <p>تو باین مجال دو غنی کمال دلربائی ز جمال و لغز بهشت و جهان شست پریم بنگاه عاشقانت ز جمال تست پیدا مکن آه و شور و افغان ز جفا و جور خوائ تو بهوائی روی آن گل دل جان فغان جذری بکن ز خواب که بزهد و شمنانند پوششید تا ما لایم بت من بگفت با من بهشتب قرار در تو نه بود ز صبر و دل</p> | <p>دل عاشقان شیدا بیری خوشنمائی که بهر زنگش خود تو عجیب فتنه زائی به صنعت آتی همه نو ز کبر بائی که بتان دلربا را روشی ست بیوفائی تو بچند بچو بلبل غمش سخن برائی مگذر ز کوی ایشان که تو مرد پار سائی تو چه در داری احمد لغزان بچرایی که بدر عشق دلبر همه وقت بتلائی</p> |

بوصول آں پیر و پوی فصول داری
 نه پری نه بال داری چو پی بسو قش
 ز جفا ی تیغ جانان بلائی عشق لبر
 همه بیدار با فغان که دلم بیده دلبر
 چو در آمدی بجانم شب من چو روز کردی
 چو مکان و جا گرفتی بدرون جان عاشق
 نه خلق اینجانی نه ز نفس آسمانی
 تو که نادر و غریبی بهمان بسی عجیبی
 نور جان و تن برونی ز چرخ جان فزونی
 تو هائی لایزال به فزای بی مثالی
 دل مبتلای غم رازم همی رانی
 همه شنائی تو گویم که زده ما برونی
 ز تو هست در لبانم همه شور و ناله من
 همه شور عاشقان ز دم تو هست هر دم
 بخم دلم چو باده همه جوش میزدی تو

پیشهسان باریانی که فقیر و بینوا می
 نه بخت تو سعادت که کندید و رسائی
 چو شدی شهیدای جان تو بعین کربلای
 بشال و زد پنهان ل عاشقان با می
 که پیش تیره دل تو عیب کیسائی
 تو اگر چه عشق برتر ز همه مکان و جای
 بن عشق حال برگزینی و از کجائی
 بصفا و جوهر خود همه سایه های
 منعوض نه قسم جوهره ظلال و سیاهی
 بهری دل پرشته سوئی اوج کبروئی
 که بازوئی تو باشد همه قوت خدائی
 کمال ذاتی خود تو هیچ وجود فنا می
 چو پری ز جان عاشق بفتان می زائی
 شده نهال بد لما بمثال انگ نائی
 بمثال ستمی ز فغان من بر آئی

همه دل به تست شیر از جمال تو نشان نی
 نه ترا قیاس یابیده حواس درک سازد
 نه کسی بچیده گوشتش به نشان تو رسیده
 ز برای جمله اسما صفت تو می مس
 تو متزی از صورت ز مثال و از تشبیه
 تو نه ایمنی و نه آنی نه همینی و نهسانی
 همه هستی دو عالم چو حباب بحر باشد
 توئی همچو جان و عالم بمثال جسم باشد
 بمثال مهر تاباں که شده روشش نورش
 بدرون جانم ای جان تو چو عشق نبشتی
 بدل شکسته من نظر ز لطف فرما
 شده ام اسیر زلفت بمثال جان عاشق
 به محبت نگاری دل من اسیرت احمق

همه جاست شو عفت تو بگو که ام جایی
 بمثال درنگی ز همیں همان و رایی
 تو خدای و بسوی دل طالبان خود آئی
 پئے هر کمال ذاتی تو بخویش شتہائی
 تو ز چند و چون برونی ز همیں ہاں و راسی
 ز توئی منی برونی ہمہ این توئی و مائی
 نہ ہنئی ہست الا ز تو ہست این انائی
 جہ دست آنکارا تو چو روح دھتائی
 پئے سر سبز ذاتی تو بخویش خود دہائی
 بجات و مرگ ہر دو ز تو نیست رہائی
 کو برائی مستندان تو کریم و مرتجائی
 ز کند تو دلم را نبود گے رہائی
 یہ بیان ہجو و صلش تو ہنوز مبتلائی

ایضا

شاہ بہ خوابانی در غوبی و زیبائی
 چوں جلوہ کنان آئینی بروی دل آسائی
 ای راحت جان من کے از توجہ اگر دم
 اے نور نگاہ من بے روی دل افروزت
 ایمان بری غارت صد خالہ کنی ویران
 رنگ ہمہ گھمانی احسن ہمہ خوابانی
 در تفرقہ عالم من جمع ترا دیدم
 کے علم ترا داند کے عقل ترا یاد
 فرخندہ دمی باشد میمون نفسی باشد
 مدحی کہ ترا گویم بر تر تو از ازل هستی
 دردے کہ بدل دارم جز تو نبود دارد
 چاہا یہ فغان آمد از شورش عشق تو
 در قتل من سکیں جز جرم محبت نی
 ہر آنچہ کہ می بینی آن صورت طاقت
 عشق آمدہ در جانم رسوائی جہانم کرد

روح ہمہ عشاقی جان ہمہ صبا نمانی
 از من پیری یکسر آرام و شکیبائی
 چوں عشق بد لہائی و ردیدہ چو مینائی
 جان بر لب من آمدہ باید کہ تو بازاری
 چوں تو نہ کسی باشد در شوقی و عنائی
 تو جوشش عشقی توستی صبا نمانی
 گردیدہ تھو دبا اینتہ کیستانی
 چوں تو شدہ پنہان شدت پیدائی
 جانے کہ رمید از جا گم شتہ بی جانی
 و صفیکہ ترا سازم زان و صفت ثبائی
 آرام ہمہ و لہا ہم راحت جان نمانی
 بے صبر و سکون شتہ بی تاب تو انانی
 در ہر طرف غوغایک خلق تما شائی
 مری ہمہ گم گرد گرد گم بشود رانی
 از رنگ پیغم دادہ شوریدہ و روانی

مار بند خراباتی در کوی بتاں ساکن
 شوریدہ سر عاشق از تنگ کجا زید
 اچھی سن ترا ہر دم صد گوشت جلی با
 جانے کہ نرا ای جان در کسوت مجنوں دید
 ہر چند نشا نہایت و نفی فراق بہت
 از شورش عشق و چوں فی بغضان ہستم
 دیوانہ دل عاشق جز یار نہ آراہد
 مستغرق عشق او در قلمم بیرنگی
 قربان شومیت ساقی یک جمعہ آگاہدہ

مجموعہ بدنامی قاغ ز خود آرائی
 تاشیوہ عشق آمد خود رندی و رسوائی
 ہر لحظہ بشان تو دردیدہ من آئی
 بالندہ شو مجنوں داند کہ تو لیلیانی
 بے نور یقیں لیکیں دردیدہ نمی آئی
 ایں نالہ زار من میدان ز دم نائی
 پابند کسے کی شد ایں جوشی صحرائی
 صد بار ز ند غوطہ چوں ماہی دریائی
 تا از کرمیت جانم ہر دم ز من و مائی

ایضاً

کن زندہ جانم ای صبار تو کی گسوی کے
 من عاشق شہیدہ سر از کفر و ایال بہترم
 آمد سجدہ ز اہاں سوئی حریم کعبہ
 روح دو عالم آمدہ رچاں لطف عنبریں

چوں مردہ ام از حشر لعل سخن گوئی کے
 دینم شدہ مہر کے ایمان من روئی کے
 شد سجدہ گاہ عاشقان محراب بروئی کے
 صد جان عاشق تیسرہ شد و تار یک مٹی کے

| | |
|--|--|
| <p>شد ترک چشم نازنین غارتگر ایمان من شد تہم عیش عشق کسے شد شرم مہر کسے دیدم گل خوش تنگ رخا خاری غلبہ دلم ایں نالہ واقفان من بے سود آمد احمد</p> | <p>وزویدہ دیں دل زمر کب لاف ہنسی شد قیلہ ام روی کسے شد کلام کوئی کسے صدفتہ آمد ہر من ابروئی نیکی می کسے چل کشتن دل دوکان شد شیوہ وغوی کسے</p> |
|--|--|

ایضاً

| | |
|---|--|
| <p>آمد سیم وستان سوسے من از کوی کسے از اندرون از برون گنجیدہ ہر چند و چوں آمد چو صل رنگبانی رنگی و بی صورتی از مہکتا و آیتی چوں نفس و افاق شد لیلی کجا محنوں کجا بوداں تجلی جمال شد سایہ فگن بر سرم آجان جانچ پرسی</p> | <p>شد پر سرور و طرب جان من از بوئی کسے رفت از سرم ہوش و خردا ز سر جادوئی کسے رو سکو بی سوئی و لا این ست رہ سوئی کسے و شمس داں سوئی کسے و لیل کیسوئی کسے در من جنوں عشق داں از زور بازوئی کسے آید ز ہای و ہوئی من آہ من بوئی کسے</p> |
|---|--|

برہای و ہوئی عاشقان ہم نالہای نارشان
کے رحم آچہ کل چوں جو شد غوی کسے

غزلیات

بسم الله الرحمن الرحيم

قطرب بشکن خمارِ حزن و حرمان مرا
 باش نور دیده مشتاق و حیران مرا
 قاش ای چشم نمودی رازِ پنهان مرا
 تابه پیمانه شکستی عشقِ پیمان مرا
 بردل او کے اثر ایس آہِ سوزانِ مرا
 بردہ و رخسارت اے طرارِ ایمانِ مرا
 فہم کند بھیکس اسرارِ افغانِ مرا
 از قیامِ عشقِ پوستانِ بسمِ عریانِ مرا
 روشنی افرا بہر جہت چشمِ عرفانِ مرا
 وی و جوب از من پیرایں ہم مکانِ مرا
 پُر زورِ عشقِ سازا شعارِ دیوانِ مرا
 بچوں خزانِ عشقِ تو آتشِ زنگِ گلستانِ مرا

ساقیا از بادہٴ تو دست کن جانِ مرا
 جلوہ گر شویش مرن آفتابِ روغوش
 عشقِ خوبانِ اتنا چہ جان بدل میداتم
 سالما چوں ز اہلِ من نہ بود تقویٰ و شتم
 ز تہنِ حسنِ رخ او گرچہ ای جانِ سوختی
 از یکی غمزه ہزاراں دینِ دل بر بودہ
 نالما دارم چونی من از دم یارِ عزیز
 ز آتشِ دل خرقة زبدر یارِ اسوختیم
 کن تجلی بر دلم اے مایہٴ نورِ یقیں
 ای قدم از نورِ تو ہستی حادثِ ممکن
 با شترِ تلمابہ بردلم ای ملہمِ اسرارِ غیب
 بی تو مینالم چو لیلِ ای گلِ خندانِ من

| | |
|--|---|
| سازا باد از رخ تو د جان ویران مرا | باز آد چوں محبت در دل آتش |
| | ایضاً |
| <p>وز می تو دست کن این دل ناکام را وز رخ چوں آفتاب صبح کین شام را لیکھ چہ پروائی ننگین من بدنام را ای دل من غم مخور گردش ایام را بستہ ام از دست بہر تو احترام را بار دیگر جلوہ دو روئے دل رام را خیز و تماشا بکن شاہد کلقام را سوختہ نار جلال شہسوارام را کن خبر از حال من سر و گل اندام را زاتش ہر رختن تخت کن این تہام را</p> | <p>ساقی فرخندہ رو خیز ویدہ جام را بر سر با غم شبی جلوہ کن ای ماہ رو در ر و عشقت اگر خلق ملامت کنند ما من دلدادگان چوں دیر پیغان ست قبلہ من روئے تو کعبہ من کجے تست از من شوریدہ سر بردہ آرام جاں بادہ عشق نبوش نعرہ چو لیل نین کے سر اوجبت پردہ غیالات عقل زاتش حسن رخس سوختہ الم ای صبا ای دل من در غمش چونکہ تو کم سوختی</p> |
| | <p>اگر اے صنم لائق انعامیت از کرم عام تو پیش خاص کن این عام را</p> |

ایضاً

کم نشد از صدیکی زین بقراری مائے
 ناله داریم و کشتی گوش این مہمائے
 سوختہ جان و دل با آتش سودائے
 خاک گردیدیم و عشق وخت ای دگم
 عاشقی و بیدلی پیدا ست از سیمائے
 گشت زین در میخان کوئی خواب جائے
 دل بود از ما جمال دلبر زیائے
 عشق مخارتگیر برده این ہمہ کالائے
 کے خبر جان ترا ای عاقل از لیلائے
 بگذرا ز خود و جو دمی و عیبت اندر یائے
 گشت بجائی از حیرانی مشتق جائے
 از دہان عشق بشنود و جہاں غوغائے

ایکہ کس شبہا بروز آمد دریں سودائے
 سوختی از ناز ای مہر و دل شیدائے
 بے جمال و لفر و آفتاب روئے تو
 چند نالم ہی نہی سہی ہیچ از حال دلم
 چہرہ زردم نکرو ز حال زار مامپس
 ماکہ در عشق تہاں از خانال آورہ ایم
 ای حریت از درد جال و بیدلی مامپس
 مفلسیم بی لہا خانہ گرو دکان خراب
 آل پیری ہمرہ کہ ما جنوں و شیدی ویم
 ای اسیر رنگ و بو و بستہ نام نشان
 در ہوائے آل پیر و دماز جان گم گشتہ ایم
 چوں دم نامی درون نی نہاں دیدیم

۱۰۰
 ۱۰۱

احقر اگر دوش دور زمان فکری کن

شد و پر مغال ما وائی ملجائے ما

ایضاً

| | |
|---|--|
| <p>رحمی نہ در دل یارب بتاں را ساقی بادہ طل گران را لیلاہ یاراں از حال زارم کر دیم قہقش دین و دل خود آر دبنالہ ایں درد جانم سینہ سپر شد از بہر غم مائیم و رندی دہم عشق بویاں</p> | <p>حیرم کشتہ ایں تخیان را تا روندانیم ہر آن را آگاہ سازید آں مہربان را عشق جاناں طویم جان را چوں ضبط سازم آہ فغان را جانم ہدف گشت زخم نمان را ز بدست تقویٰ مرزا ہدل را</p> |
|---|--|

احقر بہ عشق آں ماہ پیکر

ایشا کر دیم جان و جہاں را

ایضاً

| | |
|---------------------------------------|---|
| <p>صنما بحال زارم نظرے بکن خدا را</p> | <p>کہ نامد بے تو صبرے دلِ ناشکیب را</p> |
|---------------------------------------|---|

بیرون پرده دل غم عشق بود پنهان
 ز جمال و لغو زت نفس نقاب کبر
 بجمال حسن و خوبی تو سیج جان بانی
 چه کنم من عمر فانی توئی حیات باقی
 بجمال و لغو زت بجمال در بائی
 بگمت مرخصیستم بصد عجز پرستم
 تو که شاه حسن و خوبی به سریر در بائی
 بهیم زلف مشکین دل من حیات یابد
 بیکه سنان غمزه دو هزار خون نیری
 به محبت نگاری به بلای عشق شادم
 تو به قرب همچو جانی که بیدیده می نیائی
 بتوزنده ایم ای جان که توئی حیات جانم

نبود اشک چشم همه راز آشکارا
 گما ر بهر قتل دم خم خبر حیارا
 بمریض خویش الله برسان می دوارا
 تو چو و چشم مائی چه کنم و گرضبارا
 که نماند در دل من بجز از تو کس نگارا
 چه بود که نگیری چو من شکسته پارا
 ز جمال ده ز کونی من بینو اکدرا
 سحری رساں بجانم به شمیم خود صبارا
 بکمال حسن و خوبی دل تست سنگ علارا
 همه عیش ای حریفان همه دلیل شمارا
 دل عاشقان حیراں بجمال تست یارا
 توئی نزدیک من بتو بس گرم نگارا

ہو سیست در سر من کہ عشق تو دم جان
 ہمشکستہ جانِ احمر بہ پذیرا میں دعا را

غزل

| | |
|--|--|
| <p>و گریه از محبت زانگشته زار تر بادا به سودا محبت خوار اگر شد خوار تر بادا دو چشمم گرازاں غمبار شد و نبار تر بادا بشوخی با اگر طراش شد طرار تر بادا برای عاشقان غمخوار شد و غمخوار تر بادا دو چشم او بخون عاشقان عیار تر بادا چه غم دارد اگر افکار شد افکار تر بادا بجام عشق اگر میخوار شد میخوار تر بادا دل عاشق اگر سرشار شد سرشار تر بادا خوشا که راز تو اظهار شد اظهار تر بادا غمت ببرد دلم غمخوار شد غمخوار تر بادا بآب بادیه تو خرقه و دستار تر بادا</p> | <p>به عشقت جان من بیمار شد بیمار تر بادا ز رسوای و بدنامی کجا ترسد دل عاشق ندی زخمی بجام پنجان کن دیلم خوش شد بپای غارتگری جان عاشق زلفش بندایش اگر آتش چشم پر فتنه به تیر غم بماند خود بعیاری و شونجی خون عاشق بخیت آست ز تیغ نازاں دلبر دل شود ریده عاشق دل شود زیده عاشق ز دست ساقی مهر و ز صبا بای محبت و ز دو چشم پر خارا و مژگی ای دل برده عاشقی از تنگ سوائی در آمد عشق تو در دل همه پیوندیکسته تمامی منکراں و زاهدان خشک ساقی</p> |
| | <p>ز صبا بای که ساقی مست کرده جان احمد را چو صدمه خمار از بادیه سراسر تر بادا</p> |

غزل

| | |
|---|---|
| <p> شوخى كه آموخته شادهاى را اين سزناناى تيك چشمان يار بكيه آرام جانم روده از بورت اى بت تا چند تالم هر كس كه ويده باغ جمالت بى شمع رويت روشن كنه سازد از جام عشقش بخود چو گشتم اين رنگ نادم ويرانه مردم كه از ملامت ترسد و دل ما بيند جمالش چشم بچشم </p> | <p> کز غمزه جان سوخته عاشق را غارت بگرفته ایمان جان را سویم بیا بیدار دلستان را کشتی به غمزه این نیجای را دیگر نه بیدار و گلستان را این ظلمت بحیرت پیر شیا را دیدم همین حایم لایمکان را خود فاش کرده از نهان را تا ترک سازیم عشق بتا را زاهد بگروه قبله گمان را </p> |
|---|---|

اکمل ز حال سوزد رونی
تا چند گوئی در کش زبان با

ایضا

عشق جبارست برار و لاج ما
 چیست آئیم پیش مهر نیر و ز
 همچو گوی جان پیش صولجان
 جل جباری شده ویر امار
 دامن خس انداخته بدنام من
 از دل مل سر بر آرد و جی وار
 تا دگر گرد مرا این چشم و گوش
 کیست آل تا دم نند چون ذره
 این منی و مای پاچوں مراب
 یک می ای مهر تابان تر تاب
 تا پیشیت محو گردند این همه
 و ای ناکامی ما در عشق تو
 وای عشقت چون تنادی بر دلم
 کشف کن مادی مهر تویش

آینجا ناکه خلق در حکم قضا
 حکم قاضی رست و مقضی محو ولا
 تا همی بر آند شست تحت و علا
 همچو شتر گویدش تنبویا
 تا ملامت باشد ما را اصلا
 از غم و از حزن از لطف و علا
 تا دگر گردد دل و فم و ذکا
 پیش تاب حضرت شمس الفضا
 پیش بحر قزم بے ملتقا
 ذره ما را بشکن این و هم انا
 ما هر و یکدم نقاب رخ کشا
 وای جانم وای در بے دوا
 مر می شویم پے این زخمها
 نیز سیر این عدم سستی ما

احمد و محمود و حامد و صفا و صفت
ذات پاکش مدح و راسخه

غزل

باش نور ویدہ حیران ما
زین غمی آئی تو در چشمان ما
دیدنش خواہی بیدار بیان ما
آن کو گشتم شدہ اُو آن ما
عشقت آمد حجت و برهان ما
شد بہار و رونق بستان ما
درد و آہ نالہ و افغان ما
ساز و شن کلبہ اخزان ما
در غم تو ای گل خندان ما
بے جالت ویدہ گریان ما
حسن تو بوست روح و جان ما

بارخ چوں مہرے جانان ما
تو چو جانی جان ندیدہ کس
کس ندیدہ روح را از چشم سر
یار چوں عشق آمد و در دل نشست
ای پری ز این جہان و آن جہان
آنکہ کردہ سینہ ام پارت و داغ
بہرست ای ماہ من شام و بحر
از جمال ہجو ما چہ چارہ
ہمچو بلبل نالہ دارم بے
صبر نگذیکم و یک لحظہ
ای حیات عاشقان ویدار تو

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| جانِ دل را تا بقر بانت کم | شورِ حمت یکشبه مہمان ما |
| در دل شیدایِ آتش زده | نقطہٴ حُسنِ رخِ جہانانِ ما |
| گم شدنِ درِ عشق تو تو حید است | ویدنِ رویت بود عرفانِ ما |

دیدنِ دلدار احمد دین ماست
ہست مہر آن صنم ایمانِ ما

غزل

| | |
|--|---|
| ز آتش سوداے مہر تو جگر گردید آب | اشکِ غل میریزد از چشمِ لبقت چیں سحاب |
| گشتہ چوں حسنِ بتاں غارت گردین و دلم | بر درِ دیرِ مغان افتادہ ام مست و خراب |
| فتنہ خلق جہاں خود آفتِ عشق تو شد | در قضا نالہ آمد از تو جانِ شیخ و شاب |
| بیرخ چوں اللہات ای سر و گل اندام من | میرود از چشم من ہر لحظہٴ سیلِ خونِ ناب |
| عشقِ خوباں مردگانِ گوشتن از تہہ کرد | قوتِ دلہائی پیران آمدہٴ حسنِ شباب |
| فتنہٴ ویرنِ دلِ عشاقِ چشمِ شوخِ اوست | وز نگاہِ مستِ ناراش صد ہزاراں جانِ ناب |
| در کمندِ زلفِ خود چوں گردنِ جانِ بستہٴ | بندہٴ رویِ تو ای کم و تو تمد او نہ رقاب |
| ساقیا زین ہوشیاری بس خمار آلودہ ام | غرقِ کن کُنِ تویی من در پیرستی نہ ترا ب |

احمد اور مدرسہ من در عشقش میکنم
مصحف روی حیدناں پس بود مار کتاب

غزل

گر حقیقت از جمال خود بر اندازد نقاب
تا بش خورشید معنی چشمها را خیره کرد
ایں وجود بستی ما بزرگمان و وہم نیست
در ازل چون بحر معنی موج زد و زویش تین
از وجود تو نتناں باقی نماند هیچ باب
در رد آنور خود پنهان شده خود آفتاب
بستی حق بحر باشد بستی عالم سراب
سر بر دل آورده زو حبلہ چہاں مثل حباب

ہوش احمد ساقیا از بادہ توحید بر
کید و ساغر دہ کہ تا جانش نشوے خراب

غزل

دی صبا پر شک آمد سویم از کوئی حبیب
یک نگاہ مست او صد دین دل کردہ خراب
کعبہ شوریدگان و بیلاں شد کوئی دوست
مست و شیرا شد دلم از آنکہ نہ نیوے حبیب
سحر دار دہر جانہا چہ تم جاوے حبیب
قبلہ جانہا می غناقت آمدہ روے حبیب

| | |
|--|--|
| <p>گشت زنجیرِ دلِ عشاقِ گیسوئے حبیب ہست سروِ لایزالِ قدِ دلجوئے حبیب بستہ چو زنجیرِ جانِ عاشقاں سوئے حبیب پس بہر سو کہ رو آر دہود سوئے حبیب سجدہ عاشق بود بر جلوہ روئے حبیب سجدہ گاہ عاشقاں محرابِ ابروئے حبیب ترک چشم مست نانو زلفِ ہندوئے حبیب</p> | <p>صدہزاراں عاقلانِ دردِ اُم زلفِ ادا بگرد از چشمِ حقیقتِ منگر از چشمِ مجاز کاملِ مشکینِ جاناں دَامِ دِلہا آمدہ عاشقِ گم گشتہ دلِ راجاں نہ بیوہ رسید سجدہ ز اہر سببِ سنگِ دیوارِ است و خشت ہر یکے را در جہاں طاقِ عبادتِ دیگرست عاشقاں را دوا نماند غارتگرِ دین و دل اند</p> |
|--|--|

من نیم تنہا قاتلِ بے نیازی ہائے او
صدہزاراں نسبتِ تاجِ احمد کشتہ نوئے حبیب

عزل

| | |
|--|---|
| <p>راحتِ روح و روانم آرزوست دردِ دل سوزِ نہانم آرزوست زخمِ دیگر زانِ سنانم آرزوست تیرِ زابروئے کسانم آرزوست</p> | <p>بویِ یارِ مہربانم آرزوست خرقہ و شمشلہ چہ کار آید مرا چاشنیِ غمزه ات نرود ز دل کردہ ام سینہ ہدفِ ای ترکِ مست</p> |
|--|---|

| | |
|---|---|
| از دل و جاں پیش شمعِ روئے تو بخودم کن زال و چشمِ مست ناز مثلِ موی بر سرِ طورِ یقین نیست گشتن اندرونِ ستیش تا جالش بنم از چشمِ یقین میت گردم او نشیند جائے من | سوختن پروانه سامِ آرزوست یک نظرای جانِ جانم آرزوست زال بجائی عیانم آرزوست گم شدن درئے نشانم آرزوست برتر از وہم و گمانم آرزوست از دوش چوں نے فغانم آرزوست |
|---|---|

| | |
|--|--|
| احمد اچوں گشتہ در عشق پیر وقتِ بختِ جو انم آرزوست | |
|--|--|

| | |
|-----|--|
| غزل | |
|-----|--|

| | |
|--|---|
| ایکہ در عشق تو در جانِ مادرانِ ماست شکلہ زوعاقت تا عقل و جاں منِ جیوت بے جمالِ لغزنت اے مہ تابانِ من عکسِ حنِ آں پر پرو با کمالِ آب و تاب زخمِ مائی کان دی بر دل ز تیرِ غمِ ما | آتشِ مہر تو در دلِ روشنیِ جانِ ماست آتشِ از عشقِ کالِ سیرینہ سوزانِ ماست سیلِ خوںِ ہر دمِ رواں از دیوہِ گریانِ ماست ہیچو آئینہ درونِ دیدہ حیرانِ ماست خوں چکاں از چشمِ و آلودہ از دوا مانِ ماست |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p>گم شدن در عشق آن جانِ جهانِ برہانِ ماست تا از و این گاہ ہو کو نالہ و افغانِ ماست کان حیاتِ عاشقانِ جانِ جہاںِ مہمانِ ماست آتشِ کالِ انہ سو دے اور جہاںِ ماست یک علم از حسنِ رُو حضرتِ جانانِ ماست</p> | <p>بچودی و محو و حیرانی نشانِ عشقِ اوست میدرد جانِ من چو لے دم خود آں پری جاں چہ با صد نہراںِ جانِ بقربانش کم کم نشدہ چند آبِ چشمِ بردی ریختم نالہ و افغانِ جانِ عاشقانِ اندر جہاں</p> |
| | <p>انفس و آفاقِ احمد چوں تجلی گاہِ اوست عشقِ ما و حسنِ خیالِ صورتِ عرفانِ ماست</p> |
| <p>نگہتی کالِ آورد باد صبا آں بگو اوست پس بہر سو کہ آوردیم رواں سوئی اوست سجدہ گاہِ عاشقانِ طاقِ خمِ ابروی اوست منزلِ دید و حرمِ فی الحی از کوئی اوست وانکہ بر پودہ دلِ من نگہتِ گیسویِ دوست جانِ خلقِ دو جہاںِ بستہ تبارِ موی اوست وانکہ در ویدہ دلِ دینِ طرہ ہندی اوست سحرِ بایں چشمِ نبیاں غمخوارِ موی اوست</p> | <p>روئی ہر دلِ تجلی گاہِ حسنِ سوئے اوست پرتو خورشیدِ روشنِ بہر جہتِ بگرفتہ است قبلاً دلِ کجہ جاںِ رویِ آں جانِ جہانت میر ہر دلِ بر جہاںِ حسنِ روشنِ منتی اوست آنکہ زو شعلہ بجا نم برقِ حسنِ آں پست جملہ دلہا شیفہ بر جنِ رویِ آں پست زک چشمِ مستِ او غارتگرِ جاںِ ہائی ماست از سرِ نازِ بتاںِ عثمانِ راجاںِ سوختہ</p> |
| | <p>احمد! بکہ گویم خالِ آں طناز و شوخ</p> |

شیده عاشق کشتی و نیازی نغوی است

بیا بیا که دل و دیده هر دو خانه تست
 دل و جگر همه پیش تو کرده ایم حرف
 بجز خود دل فرما برده و زقیس
 سجد و کاف و مومن همه بسوی تو بود
 ز روی ماه رخا حسن رو تو پیدا
 جنون عشق ترا یک جها تماشا
 زوی درون دلم آتشی چو پروانه
 ز دست عشق بدل زخمی زنی به نهال
 تو شمس و جمالی و کامل مشکین
 برای زنده خرابات و عاشق بدنام
 محبت تو بجا نه است گوهر تادر
 چو زلف فعال که بر روی بچو مه داری
 حریف بزم محبت ندیم خسرویت
 سرو عشق تو گشته فغان و ناله من

تو نور چشم منی چشم آشیانه تست
 تو تیر غمزه بزن سینه ام نشانه تست
 جمال لیلی و شیرین یک بهانه تست
 وجود ویر و حرم سنگ آستانه تست
 فغان دل شده گلباران عاشقانه تست
 بهر طرف بزبان همه فسانه تست
 بجز شمع رخا شعله و زبان تست
 فغان بر لب جانم یک ترانه تست
 سمند عشق مرا یک تازیانه تست
 سر و رستی عشق از من معانه تست
 هم اشک عاشق بیدل و خزانه تست
 بصیرت رخ و دلم طرفه دام و دانه تست
 غریق بحر حقیقت و دریگانه تست
 چنین در و دلم جنگ و هم جفانه تست

| | |
|--|--|
| بری ز حسنِ دلم و انگنم کشی بردار و لا عشق و غم گلرخان گلشنِ دهر | بکشتن من چپاره خوش بهانه تست چو بلبلان همه گلبانگ عاشقانه تست |
| | ربوده دل احمد به غمزه شیرین بجان وی همه امون سحرانه تست |
| | ایضاً |
| ساقی آں ریح ریجانی کجاست آں لب چو لعل مانی کجاست منکه رندم خرقه را آتش زدم عاشقیم و بهر دیدار آدمیم اگر جمال مهرش دیده به چو یعقوبم شده دیده سپید سوختم از عشق این سنگین دلاں آنکه خند بارانست را حمل متحد بودیم با بجان جاں | پر غارمستی جانی کجاست تشنه کام آب حیوانی کجاست در دل من تنگ مانی کجاست اے غلیل امروز جانی کجاست در توپول آئینه حیرانی کجاست آں جمال ماه کنعانی کجاست بهر این دل راحت جانی کجاست جویش آں روح انسانی کجاست او درین آں عهد روحانی کجاست |

| | |
|--|--|
| <p>ای خلیفه زاده مسجد ملک حق شناسی را برو و دعویٰ کن خورده از نفس خود بنگ غرور جانست اندر بند دیوی شد آس جان فد اگر دند پر دیوانی مست کرده آنکه جان بازیید عشق آید خانان یراں کند غیر او را چون لاله ای چپی رحمتی کال گبر و مومن را گرفت</p> | <p>بر رخ تو فر سلطانی کجاست در دل تو ذوق عرفانی کجاست مستی آن خمیز دانی کجاست سیروحی بهر زندانی کجاست ای مسلمانان سلطانی کجاست آن می پرچوش سجانی کجاست گرتو داری عشق ویرانی کجاست ای لم بنگر که در بانی کجاست ای جیم آن رحم رحمانی کجاست</p> |
| <p>آنکه جانست برده از یک جلوه احمد آس شکل روحانی کجاست</p> | |
| <p>ایضا</p> | |
| <p>باز در عشق خواب انبیا اس و رینا عشق خورم ریخته</p> | <p>می کند در سینه من انبیا نیست کس بر جور جانم مستغاث</p> |

| | |
|--|---|
| <p>بستہ زلفش ذکر وہم اناث آنچنانکہ مردماں شاخ کراث نیست اندر خانہ ام جزیں اناث شیوہ مرداں نباشد ابنناث</p> | <p>ہر کہ و مہ اندریں سودا خراب عشق خونم میخورد و خودے در بلع پایہ در دو بلا اند و خستیم اے دلم از درد و او ایلا مکن</p> |
| <p>عشقم مخور از جور ہر ش احمد از کرم روزی شود یارب عناث</p> | |
| <p>دیگر</p> | |
| <p>ز و بجاں صد زخم دارم الغیاث باز گشته خوار و زارم الغیاث از دلم بروہ قسم دارم الغیاث الغیاث از جور یارم الغیاث من سراپا خار خارم الغیاث وزستم ہا کشته زارم الغیاث بس پریشاں روزگارم الغیاث</p> | <p>کشتہ جور نگارم الغیاث دل ربود از من نگارم الغیاث آنکہ بود آسارم جانے بیقرار خون دل خورده بجاں آتش زندہ نے جمال دلفروز گلہاں دین و دل بروند این غارت گراں از تطاول باے زلف دلہراں</p> |

الغیث

| | |
|--|---|
| دہ ہوائے لالہ رویاں پہچو ابر عشقِ خواباں خونِ جانمِ ریختہ یک دو جامِ وہ ز غمِ آزاد کن | خونِ ز چشمِ خویش بارمِ الغیث نالمازیں دردِ دارمِ الغیث ساقیا سر پر خمِ سرمِ الغیث |
| ترکِ چشمِ مست تیرِ غمِ زرد احمدِ ازاں دلفگارمِ الغیث | |
| ایضاً | |
| اے ز جو چشمِ جاناں الغیث نے جمالتِ اسی حیاتِ جانِ ما وحشتِ سوداے زلفِ ولہراں از سنانِ آن نگارِ ماہِ رو آں ستمگرِ خونِ جانمِ ریختہ پہچو طراں دلمِ بردہ بتاں شکرِ غمِ بتاں بسنگدل ما مر ایضاں را سنانِ غمِ ات | ز دوزخِ زخمِ درجاں الغیث نالما داریم و افغاں الغیث کرد جانم را پریشاں الغیث پہچونے ہستیم نالال الغیث از سنانِ تیر مرگاں الغیث ہم نہاں دزدیدہ ایماں الغیث کعبہ جاں کردہ ویراں الغیث میخلد درجاں چوپیکاں الغیث |

| | |
|---|---|
| ساقیا از باد جانم مست کن هستی و نبی بروں آورده سر | سخت از پوشش پریشان الغیاث رخ حقیقت کرده پنهان الغیاث |
| جان احمد بهجو پروانه بسوخت نلے رخت ای شمع خنداں الغیاث | |
| از محبت پیقرارم الغیاث من زور و عشق زلدم الغیاث با فغان و ناله ها کارم است سوخته جان عزیز باں میدلف در جگر صد تیر از غمزه زده آه در عشق بتان ماه رو من بجان خویش از تیر غمش گفته ام حق لیکه این حق ناشاک | دل از پرورد دارم الغیاث روشنوب زو پیقرارم الغیاث دائما در اضط دارم الغیاث آتش حسن نگارم الغیاث زک چشم مست یارم الغیاث سهر سهر سوا و خوارم الغیاث ای حرفیان زخم دارم الغیاث کرده فاق سهر بدارم الغیاث |
| احمد! در دام زلف و لبرای او فدا ده چوں شکا روم الغیاث | |
| ایضا | |

| | | |
|--|--|----------------------------|
| ریخت خونم تیغ بهجراں النیات میدرد و جان را گریبان النیات از غمت ای ماه کنعان النیات میشوم من غرق طوفان النیات گشته شمع زیر دامن النیات ظلمت شب کا بهجراں النیات دیده ام دیدار جویاں النیات زان چونی داریم اغفال النیات عشق نالال جرم بر جان النیات سوئی دلم برود نادان النیات | سوخت بجانم عشق خوبان النیات ای پری در عشق تو دست جنوں گشت چو یعقوب چشم من سپید ای حقیقت باش کشتیان من آفتاب ذات از فرط شعاع صبح وصل روز ما را شام کرد یازد خیم لعل ترانی می زند شورش عشق ست از حسن پری ناله بے از دیم نائی بود فتنه حسن است و من رسوائے شهر | |
| | مصحف ایمان احمد سوختی از ستم ای ناسلماں النیات | |
| | ایضاً | |
| روان عاشقان راهست معراج | | به عشقش سرفدا کردن چو علاج |

| | |
|---|--|
| تمامی ملک جاں را کہ و تاراج جمالیت بر سر خواباں بود تاج انزال خانہ حنود را کہ وہ اخراج ستاندہ پچوشتہ انہر یکے باج دلِ عشاق را کہ دست آماج ز غمرہ حسن تو بفرستہ افواج دو عالم سر بر آورده چو امواج | پریر وئی بعونِ شکرِ حسن تو در غبنی و زیبا می شہ حسن بہ تخت جاں چو شاہ حسن نشست جالش از ہمہ خواباں عالم بت من از برائے تیر غمرہ پئے تاراج کروں ملک و لہا بخود چوں بوش ز دبحرِ حقیقت |
| دلِ احمد بتاں سوئے جالیت برائے یک نظر گردید محتاج | |
| ایضاً | |
| کوہست کند قلوب و ارواح در کاسہ روح ما چو اتساح تار قص کنند جملہ اشباح انما بودہ و را ر سوئے اصلاح | ساقی قدمے بدہ انزال راج از مستی و از نشاطے رینہ اے مطربِ عشق لغتہ کن ساز افسردگی دل پریشاں |

| | |
|--|--|
| داری تو بدستِ خویش مفتاح نقشے که گرفته اند الواح از حسنِ رخت چون نور اصباح عشق تو دروبانِ مصباح | از برکشادنِ دل تنگ از کندکِ بچودی تو حک کن بردار ز من تو ظلمتِ هجر جانند ز مهر تو ز جاجه |
| احمد بدرتوسر نهاده دارد جانش بتوسعده الحاح | |
| ایضاً | |
| جمالِ دلربا سیمائے فرخ مبارکِ وحشته سودائے فرخ خامِ زکسِ شملائے فرخ رسیدم تا مقامِ وجائے فرخ بیک جامِ محی و صبائے فرخ بباغِ دل بهیں گلهائے فرخ چو مجنوں پر شد از لیلای فرخ | بدیدم دی رخِ زیبائے فرخ مجنونے که غمِ عشق تو باشد چو می جانِ مراستی فزوده بهالِ بچودی پر واز که دم ز قیدِ تنگِ ساقی جاں رها کرد نظر کن از فرحِ برداغِ سینه دلی کو آئینه سالِ محو حسن است |

| | |
|--|--|
| قرارم از قدر بالائے فرخ زہے عاقل زہے دانائے فرخ بباغے با قدر عنائے فرخ | بحسن روی خود صبرم ربودہ بغشقت یار عمر خود کند صرف دلم بردہ یکے سر و روانی |
| بیا احمد چو مرداں جاں خدا کن حسن یار دل آرائے فرخ | |
| دیگر | |
| در بلا یا یار من صبر دل ایوب باد وز فروغ حسن جاں و فتنہ و آشوب باد سوختہ جاں از تجلی جمال خوب باد جان من از سیلی اجلال تو مضروب باد چاشنی بجز تو جان مرا محبوب باد از تماشای جمال غیر تو محجوب باد دست افشاں از سر و راز طرب پاک و بخت وز خندین عشق و سودا عقل من مغلوب باد | وغم عشق تو گریاں دیدہ یعقوب باد سرسر سودای محبت والہ و شوریدہ بہ تن ز جوش عشق اندر چرخ و فضاں بچو طور روح من اندک عشق تو بود مخمور و مست کم مباد الذت ز خم سندان غمزه ات چشم جان و علم و عقل و فہم من کامبر و دل ز فطرت شوق و مستی شراب بیخودی ہوش من مدہوش باد از منہ مہر حبیب |

| | |
|--|--|
| <p>جان من در کار و با عشق خوش اسلوب باد بہر اظہارِ غمِ دل نامہ و مکتوب باد</p> | <p>دل ز تنگی کشاکش با عقل آزاد بہ شعر ہایم در حضورِ حضرتِ جانان ما</p> |
| <p>آرزو دار دل شیدائی احمد روزِ شرف با سگانِ کویِ اوستی من منسوب باد</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>دل ز فکرِ عزیز او ویرانہ باد ہر کہ دیوانہ نشد دیوانہ باد پیش شمعِ روئے تو پروانہ باد از دو چشمِ مستِ توستانہ باد و اما رہن می و پیسانہ باد پر زخون آں دیدہ ہارا خانہ باد دور ازین غمِ جانِ ہر یگانہ باد صد چنین چوں استنِ حنائہ باد زین چراغِ آباد دل را خانہ باد</p> | <p>جاں فدائے حضرتِ جانانہ باد ہچو مجنوں از جنونِ عشق تو با ہمہ تقدیسِ جبریل میں ہر دلِ افردہ اے ساقیِ عشق خرقہ سالوس و زہرِ خشک ما در غمتِ چشمی کہ خنِ دل بر بخت در و عشقت شد نصیبِ دوستان اندرونِ جان من از عشق تو آتشِ عشق تو نورِ جانِ ماست</p> |

احمد ادا تم دعا کن ہر سحر
مہر رویش شمع این کاشانہ باد

ایضاً

خوش آن سوا کہ رسوائے تو باشد
خوش آن لک اندر بجائے تو باشد
ز عشق و سوز و سوادے تو باشد
کسے کو در تماشائے تو باشد
جمال روح افزائے تو باشد
فدائے رنج و زینبائے تو باشد
نشانے از کفِ پائے تو باشد
ہر آنکو مست و شیدائے تو باشد
کہ تماشائی نہ ہمتائے تو باشد
کسے کو مست صہبائے تو باشد
ز عکسِ رنج و زینبائے تو باشد

خوش آن شید کہ شیدائی تو باشد
خوش آن جالے کہ مہرشت دروے
خوش آن سینہ خوش آن ہر کاندروش
نہ بیند سوئے حورانِ بہشتی
حیاتِ عاشقانِ بیدل و زار
فرستہ گر جالت را بہ بیند
ملائک سجدہ می آرند کا بخا
ز غوغائے قیامت کی ترسد
کند عشاق را زین عشق فانی
نہ ترسد بہچو منصور از سردار
جہاں آئینہ و خونِ بی عالم

ہر آں کوشد بہ بحر بخودی غرق
اگر امی دُورِ ریائے تو باشد

بگیر احمد در پیر خرابات
کہ آں ملجاؤ ماواے تو باشد

ایضاً

آنکہ دل بروہِ زمَن نگہست گیسوی تو بود
مثل پروانہ پے شمعِ رخت سوختہ ام
دینِ مَن دیدنِ تو مہ تو ایمانِ مَن است
زلفِ مشکینِ تو ز بخیرِ جنونم گشتہ
چوں پری آمدہ در سرچِ وطنِ ساختہ
قصرِ عشقِ تو بود بخودی و بیرنگی
وانکہ ز وزخمِ بجاں غمخہ جادوی تو بود
نالہ بلبیلِ جانم ز گلِ روئے تو بود
قبلہ مَن رخِ تو کعبہ مَن کوئے تو بود
مسکنِ ایں دلِ دیوانہ مہ کوئی تو بود
بود فلوسِ مَم شمعِ دروِ روئے تو بود
حیرت و گم شدنِ اندہیچ و خیمِ کوئی تو بود

آنکہ انا محمد مسکینِ ادوین غارت برد
شوغی غمخہ و آں طرہ ہندوی تو بود

دیگر

| | |
|---|--|
| <p>ہیچو انجم جان من محو شعاع حسن بود سخت جان و دیدہ عقل شد کور و کبود غرق جان در بحر وحدت بود و دیدہ در شہود زاں شراب رکنہ ہوش اہل مجلس در بود جان عاشق ہیچو گردوں در سماع و رقص بود استہزار آمد میان روح زان بانگ سرود</p> | <p>آفتاب کو جانناں پردہ از رخ چوں کشود از دفر جلوه و از تابش خورشید حسن عاشقان را زان تجلی جمال نے مثال ساقی آمد باد و چشم مست و جام می بہت از سرود مطرب و از نغمہ ہائے دلنواز نالہ نے ہیچو اسرافیل جانرا زندہ کرد</p> |
| | <p>من ز خود رفتم پہرں چکر زمین زنت و حال ہیچو دی آمد بجانا وین دو چشم سر غنود</p> |
| | <p>دیگر</p> |
| <p>جانم ز بی ولی پئے جانانہ میرود خلعے پیش چہ عاشق دیوانہ میرود بارخ چہ نہر و طلعت شہانہ میرود وز اضطرار حال سوئے جانانہ میرود رویک طرف بگردہ و بیگانہ میرود</p> | <p>اَل جان عاشقاں بسوئے خانہ میرود اَل شوخ را نگہ کہ چہ مستانہ میرود آں ماہر کہ روشنی جانِ حال اوست بجہ اختیار دل سوئی دلدار می کشد از سوئی کشتگان و شہیدان تیغ ناز</p> |

| | |
|---|--|
| <p>دہا بہ زلف بستہ دستانہ میرود بے اختیار صورت پر وانیہ میرود کے عشق شمع از دل پر وانیہ میرود بگر بخیت ز خلق بدیرانیہ میرود خزہ گر و نہا وہ بہ بیتخانہ میرود بچو دیسوی بادہ و پیانیہ میرود زادہ ز کعبہ جانب بیتخانہ میرود</p> | <p>جہاننامی عاشقان زہر ناز سوختہ عاشق نہ بچو ہی سو شمع جلال دوست سوز و ہزار بار اگر جان عاشقان انہ خوشیت جنون محبت ہر عاشق زادہ ہر عشق ساقی تھر و شوق مے عاشق چو یافت لذت ساقی و جام مے چون شکل دلفریب بتاں دید یک نظر</p> |
|---|--|

شودیدہ سر چو دید مراں نگار من
خندید گفت احمد دیوانہ میرود

ایضاً

| | |
|---|--|
| <p>مریض دلم را بدرماں رساند کسے تاباں راحت جاں رساند بایں بلبل زار و نالاں رساند نہ خضرے کہ تا آب حیاں رساند</p> | <p>نہ یارے کہ جانم بجاناں رساند خدا را من زار و بیمار دل را صبا کو کہ تا نگہتے زان گل تر حیات دلم شلب لعل جاناں</p> |
|---|--|

| | |
|---|---|
| <p> ہاں ماہ چوں برقِ خندان رساند حکایاتِ حال پریشاں رساند حدیثِ اذیں چشمِ حیراں رساند باں غیرتِ ماذ کنگاں رساند خبر پیشِ آں شاہِ خواہاں رساند باں سُر و شکِ گلستاں رساند مراکسِ سُو بزمِ رنداں رساند بہ نغمہٗ نئے پرستان رساند چو فہمہ بہ آں مہرِ خشاں رساند </p> | <p> ز درِ دل و گریہ ناہنجو اہرم کجا قاصدے تا باں راحتِ جاں خدا رکستہ تا بہ آں آئینہ رو چو یعقوبِ این جانِ مشتاق مارا نہ سیکے کہ از حالِ زارِ دلِ من صبا را بگو بلبسِ جانِ مارا من از صحبتِ زاہداں تنگِ جانم کجا ہست ساقی کہ تا جانِ مارا چو قطرہ مرا سوئے بحرِ معانی </p> |
| | <p> نہ ہمدم رفیقے کہ تا جان احمد باں روئے چوں ماہ تا باں رساند </p> |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p> بجائیم غیرِ ایں سودا نہ گنجہ درونِ قیاس جز پیدا نہ گنجہ </p> | <p> جزاں مہ درِ دلِ شیدا نہ گنجہ دلِ عاشق ز فکرِ غیرِ خالی ست </p> |

| | |
|---|---|
| <p> خمار و شکر چوں صہبا نہ گنجد کہ او می و توئی آنجا نہ گنجد خیال لاؤہم الا نہ گنجد نقد اندراں یکتا نہ گنجد بجز چیرائی دلسا نہ گنجد کہ در سلطانیش ہمتا نہ گنجد کسے در قوس اودا نہ گنجد در آنجا ہستی موسیٰ نہ گنجد </p> | <p> بہ بنم می پرستان حقیقت بجز حیرت من و مارا گذر نیست عجب مائی نے مائی ست کا بجا برودر بحر وحدت قطرہ انداز چو آئینہ پہ پیش حسن رویش بکن نفی وجود غیبر اورا دراں میداں چو بوسیل سوزد بہنگام تجلی گشت پیوش </p> |
|---|---|

بہ بحر انداز احمد قطرہ خویش
کہ اندر کوزہ ات وریا نہ گنجد

ایضاً

| | |
|---|--|
| <p> بہ شکل ہر عدد و یکتا برآمد پس عین الجمع تاشتی برآمد مسمی صورت اسما برآمد </p> | <p> مزاراں موج از دریا برآمد چو پیرنگی لباس رنگ پوشید بصد خوبی با عیاں جلوہ باو داد </p> |
|---|--|

سوئی تشبیه مائل گشت تزییه
 عجب نے مثل ہرستہ است تمثال
 نہاں شد در لباسِ خوب رویاں
 باول چوں قباے جسم پوشید
 گئے کردہ تجلی بر سرِ طور
 بکردارِ نفس خود اچھا می اموات
 تجلی کردہ در ارواح و اجساد
 درونِ حسن لیلے جلوہ کرد
 زمستی یا قبا بدریدہ چوں گل
 ز حسن دلبراں بافتنہ پرداخت
 بر آمد و در لباسِ عشق باناں
 بروی گلرغاں گلگونہ حسن
 میانِ باغِ ہشتم و گلشنِ دل
 چو بادہ جو شہماز و درخشم جاں
 بہر جا جلوہ حسن رخ اوست

نہانی یا ہمہ پید ابر آمد
 کہ روح القدس پیشم تابر آمد
 پس آنکہ بارخِ زیبا بر آمد
 بشکلِ آدم و حوا بر آمد
 گئے شکلِ یبرہیضا بر آمد
 چو روحی از دمِ سیسے بر آمد
 شہنشاہانہ از سبطے بر آمد
 چو جنوں سر پر از سدود ابر آمد
 چو بلبلِ بادلِ شہیا بر آمد
 بعالمِ صورتِ غوغا بر آمد
 نہ لبتار پا ز سو ابر آمد
 چو درو و سوز از دلہا بر آمد
 چو مودے بافتنہ رعنا بر آمد
 بدل چوں ستی صہبا بر آمد
 یقینِ میدانِ کئے ہمتا بر آمد

چشم فکر چوں دیدیم احمد
بر آمد او ولی نے ما بر آمد

ایضاً

ہر شہیدِ دل چوں روحِ درواں باشد
چشمیکہ سوئی لبرای دل نگراں باشد
آن حُسنِ لافروزش ناز نہاں سوزش
و عیشِ زخود رفتنِ دلِ ادن و گم گشتن
اندر دلِ خود عاشقِ عیشِ طرب دارد
جائیکہ دلِ عاشقِ تا مسکنِ خود کردہ
جانی کہ بکرده جا در خلوتِ بیرنگی
اسیرِ محبتِ کاں در عاشقِ و محشوقِ است
در عینِ پریشانیِ جمیعیتِ دل دارد
در خلوتِ بخونیشاں کی وہم و گماں گنجد
ہر عاشقِ دلدادہ و رگوشہ بر افتادہ

و اشقِ لقایِ ادیبِ مولسِ جاں باشد
دیدارِ رخسِ بہتر از جان و ہماں باشد
تا قبلہ ارواحِ صاحبِ نظراں باشد
ایشوہِ عشاقِ وہمِ اہلِ دلاں باشد
از مستیِ عشقِ او این پیرِ چواں باشد
آں منزلِ ابر ترانہ وہم و گماں باشد
تا مسکنِ ادبِ یوں از کونِ مکاں باشد
علمی است کہ او بیرونِ از شرحِ و بیانِ باشد
سیرِ گلستانِ در عینِ خزاں باشد
آنجانہِ چنینِ شہِ آنجانہِ چن اں باشد
و عیشِ تو گم گشتہ بے نام و نشانِ باشد

اندر ره آں دلبر جال باغتن کج احمد
 این کار ز خود رفته هم در و کشاں باشد

ایضاً

دلا چو لفظ موهوم این جہاں باشد
 ہمیں کہ علم دل تست آنچه می نگری
 بیا و پاک بکن لوح دل ز نقش و نگار
 محبت دل عاشق ز کین مخفی است
 بعشق آں گل خنداں گلشن ہستی
 چگونیم از غم دل تا ز آتش شوقش
 بچسب صورت نو نو بردم آں شوخ
 گمے بصورت شمع و گمے رنگ گلے
 در اصل غولیش ہماں نور سادہ و پیرنگ
 ہمہ نقوش بدای صورت خیالی تست
 در آں خیال کہ طبع تو هست مصروفش

بحسب علم تو در چشم من نہاں باشد
 بدای جہاں تو در جان تو نہاں باشد
 کہ جان سادہ نشانی ز بی نشان باشد
 نشان حسن ازل حسن دلہاں باشد
 فنجان و نالہ من ہچو بلبلاں باشد
 برائے شمع رخی سینہ ام طپاں باشد
 چو ہنگرم بتفکر ہماں ہماں باشد
 ہماں جال بدین شکل ہا عیاں باشد
 بدینہ تو بہ تما لما عیاں باشد
 کہ بہتش بکشیدہ بلوچ جاں باشد
 در آں بمیری و حشر تو ہم در آں باشد

| | |
|--|--|
| <p> بهر خیال که خنسی در و شوی بیدار بحیم و دوزخ تو خوی زشت تو آمد چنانکه جان تو نه است اندرین حسرت تو آن دُری که ملک از تو شرم میدارند هزار حیف که تو قدر خود نمیدانی درین حیات تو از ازل خریدۀ خود را به کشت زار دل خویش آنچه میکاری هر آن شرف که تو داری ندید چن و ملک </p> | <p> فنا و حشر تو در ذات تو نهان باشد صفات نیک پے جان تو جنان باشد بهشت و دوزخ تو خود درون جان باشد کجا بهمت تو کوه و آسمان باشد همه جمال و کمال تو را لگال باشد عجب دُری که بهمانسے گراں باشد بحشر و نشر ترا مژده اش عیاں باشد کجا بقل سلیم تو قدر آن باشد </p> |
| | <p> بگیر دامن ساقی بدست دل احمد که روزِ عسرت و تنگی ترا امان باشد </p> |
| | <p> ایضاً </p> |
| <p> می ربای جان من از حسن دلدارِ دگر از برای سستی جانهای خمورانِ عشق هر که بخود آمده و عشق آن جانِ جهان </p> | <p> میفرانی بهر جانم هر دم آواره دگر سازد دیگر بودیم حمر و خمر حار دگر سرزند از سینه اش هر لحظه اسرارِ دگر </p> |

| | |
|---|--|
| <p>از دھان عاشقاں آید بگفت اردگر از دھانم بہتر خود آرد با ظہار دگر ہر زمان چشم دگر ہر لحظہ دیدار دگر حسن دیگر باشد وہم زلف و خسار دگر ہر زمان شمع دگر ہر لحظہ البصار دگر وز فغان عاشقاں آرد انہار دگر دو آہ عاشقاں بودست از نار دگر</p> | <p>عشق او ہر لحظہ از جوش جنوں بچوں پری در میان جان من چون بادہ جوشی میزند از برای عاشقانش آمدہ از سوئے غیب انپے افزایش سود است جان عاشقاں بہر جانہا ہر دم تازہ خیال ست و مثال در لباس حسن خیاں بچو جان پناہ شدہ در دل عشاق ہر دم شعلہ تازہ زند</p> |
| <p>آنکہ جانست سوخت اصح آتش دیگر بود خوردن خورج لبت را خود بخوار دگر</p> | |
| <p>دیگر</p> | |
| <p>بدرد عشق جانم زار بہتر دل دیوانہ ام افکار بہتر بتان مشہد و ہم طرا بہتر نہیر غمزہ آب عیار بہتر</p> | <p>بہ شوقی سن روئے ہار بہتر ز تیر غمزہ ہائے آں ہریرہ پے زندیدین دین و دل ما اگر زخمی زند بر جان عاشق</p> |

| | |
|--|---|
| <p> بہوش زنا ہوا ز ناز بہتر بتاں را دیدہ خو نثار بہتر گروشتہ اگر دستار بہتر شوم رسوا سربازار بہتر زمجد خانہ خمار بہتر بنزد عاشقاں بردار بہتر غم او بہر من غمخوار بہتر دل شوریدہ ام بہیار بہتر دل پرورد و جان ناز بہتر مرا از جملہ کار و بار بہتر </p> | <p> بہ عشقِ ایستان ماہ پیکر برائے خرد و دل ما بمیخانہ برائے یک دو جامے اگر عشقِ آں رشکِ حسیناں ہمیں تسبیح و این زہرِ ریائی سرے کان پر سودایش نباشد بشب ہائے دما ز حزن و ہجران بلبش ز گیس بمبارِ جاناں برائے من بہ عشقِ خوب رویاں لبش او اگر از کسب مانم </p> |
|--|---|

مرا احمد ز حورانِ ہشتی
 تماشائے جمالِ یار بہتر

ایضاً

مجنون شیدا گشتہ ام چسب لیاے دگر

در عشقِ اس جانِ مانع از است ہواے دگر

نہ پر مارہ میز ند توبہ کنم اول شکند
 دل می به صحن نال انجلوہ ہائے خوشن
 انہ پر تو حسن رخس ہر سو بجلوہ مہ رخ
 و عشق او دیدہ ام و ز خوشن بیگانہ ام
 و درش بود و دان من ہر ش بود ایمان من
 یار یکہ شیلای ویم سو از سودائے ویم
 اکی کعبہ سر کج ہی او دی قبلہ من روئے او
 از عشق می خوش آیدم نال مست و مدہوش ام
 از ہستی خود رستہ ام ما بخودی ہیوستہ ام
 مانند موسیٰ ہوش من بر بوداں شک چمن
 جاں می پر و از بخودی ہر دم بہال عشق او
 موسیٰ تجلی خدا در وادی ایمن بید
 دیوانہ و شوریدہ ام و ز خوشن بریدہ ام
 در بحر غوط خوردہ ام گوہر بدست آوردہ ام
 اوی دم در جان من این جملہ گفتار و سخن

ضعیفہ دین و دل سر طرار و عنائے دگر
 و سینہ دار عشق او جوی و سودا دگر
 و ز عشق او صحن بطن غالی و سودا دگر
 بر بود از من جان من حسن و لامائے دگر
 چمن کو با صحن من ہر چمن ہم با دگر
 جز این سینا جان منی مست زیبا دگر
 کے مدد شیبائے من جزوی تمنائے دگر
 داور مستی جان من شوروی و غوغائے دگر
 خور دست جان مستم ام روز صہبائے دگر
 دیدم تجلی رخس بر طہر سینائے دگر
 بیرون ازین صحن و سہا پریدہ جاں ہائے دگر
 من دیدہ ام شایع گل جلوہ بصرائے دگر
 از بخودی و بیدلی جاں دیدار قصائے دگر
 جز ہفت این قلم بدل بودت مدیائے دگر
 از من نہیں اس کا دہوانست یہائے دگر

| | |
|--|--|
| حیران شوای چاره گزستی ز دریاں تنه | بهر علاج درو دل باشد میجائے دگر |
| احمد به عشق دلبران فسانه عالم شدی چوں تو نباشد در جهان ندی و رسوا دگر | |
| ایضا | |
| ای حال را به دم جلوه و شائے دگر می نماید و بر آئینه های رنگ رنگ بهر تان عشق از جناب جان جان چون نوزد جان ما از شمله حسن خورش دل برود از عاشقان اندر گلستان بشود عاشقان خویش را از بهر وصل خویشتن بست انداخته جانم فدای عشق او عاشق را به دم بهر باغی پیش خورش او گل سداں بهشت بلبل جان مرا | هر زمان جان مرا از عشق انسان دگر صورت و شکل گریه می شان و الوان دگر کاسه کاسه باده ذوق است از خوان دگر کاین میوه جلوه ها دارد بهر آن دگر مهر خن شخ گلے سرو خرامان دگر می کشد از غمزه ها و می دهد جان دگر یک عزیز تا در بهر لحظه همسان دگر خود لعل دیگر است تازنه ایمان دگر شد جز این گلشن نشین در گلستان دگر |
| احمد از بهر دفع ظلمت شب داشت نم | |

یاد دے یارین شمع شبستانِ دگر

ایضاً

مپرس از من ز حالِ زارم امروز
 جگہ نہ جانِ سن یا بدر ہائی
 ربودہ آں پری دین و دلِ من
 ز عشقِ آں پریرہ کے بہم من
 ز چشمِ خود بہ عشقِ آں گل اندام
 بدیدارِ بتانِ ماہِ پیکر
 بستی و برندی در رہ عشق
 ز مخموری بجانِ پاکِ ساقی
 درونِ خود ز فرحتِ می نہ گنجم
 ز نیدارِ جمالِ روئے ساقی
 ز سستی و خرابی در خمِ جاں
 وین از گفتنِ حق کے بہ بندم

ز دردِ ہجر او بیسارم امروز
 اسیرِ دامنِ زلفِ یارم امروز
 بدستِ ساحرِ طرارم امروز
 رہینِ حسنِ آں عیارم امروز
 بسانِ ابرخوںِ میبارم امروز
 بگردِ بتِ کدہ زوارم امروز
 چساں رسوا سربازارم امروز
 کہ من خاکِ درِ خنثارم امروز
 چو آمدانِ درم دلدارم امروز
 بحمدِ اللہ کہ بر غیر دارم امروز
 بجوشِ آمد سے اسرارم امروز
 چو منصور اکنی بردارم امروز

| | |
|---|--|
| دعای عشق چو ناله اند دل من | من از دهماش در گفتم امروز |
| که شاد از دولت دیدم امروز | نچون اچکز به بخت خویش نازم |
| ایضا | |
| <p>کم نشد از آب دیده آتش جانم هنوز میزند شعله عشق تو در جانم هنوز شعله زن چو آتش عشق است و جانم هنوز شدل من من ز درو بجز آن بشکیم مثل پروانه پیش روی تو بت سوختم پیش خورشید حالت چشم جانم خیره شد خنده از ناز و خوبی میزنی مانند برن سالماتد تا که جانم سوخته در انتظار خورده ام روز از دل یکچرخه از جام عشق چون میدی ناله کرد و خود در جان من</p> | <p>در ترقی هست ای واسوز پنهانم هنوز جوی خول از دیده در بجز تو میرانم هنوز تا ز درو و سوز جان خویش نالانم هنوز تا چو بلبل ناله رخ گلگون در افغانم هنوز سالماتد که غمت چو شمع گریانم هنوز تا چو آینه ز تاب حسن حیرانم هنوز من بگریه از غمت چو ابرینیا نم هنوز لیکه ناله دیدم ای و کجا جانانم هنوز میزند صد جوش آملی در خم جانم هنوز تا بچو تا از دهم عشق تو نالانم هنوز</p> |

| | |
|---|---|
| <p>خفته ز دربار اچوں گرد و دم منے گشتہ جان خستہ ام درد ام زلفت او ایسر مردم اندر حسرتش لیکن ندیدم روئے او سوئی خیمت دیدم لیکن فدا کردم بجاں میزد ز غمہ بجانم عشق تو بچوں رباب</p> | <p>من بصد ندی و تپنداش عریا غم ہنوز نہیں ل شوریذہ خویش و پریشا غم ہنوز اندیں غم خون چشم خویش میرا غم ہنوز از گران بانی بخود واللہ پیشیا غم ہنوز تا ازاں زخم نماں در شور و افغانم ہنوز</p> |
| <p>گرچہ خوردم زخم ہا ز غمہ اش احمد بل لیکہ شوق دیدن باقیست در جانم ہنوز</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>چگویمت ز دل زار و حال سوز و گداز باں جمال کہ دہما خراب عشق ویند بجان من ز غم عشقت اُ پنہ میگذرو اگر ہلاک کنی در بہ آتش سوزی چہ این نماز کہ ز اہد تو مر بستگی پر عشق ساز کہ در یک قدم بیاری</p> | <p>کہ بہت قصہ من بچو حدیث علی دراز ربو د جان مرا ہم بصد کرشمہ و ناز ز حال خویش چہ گویم کہ نیست محرم راز اسید نیست کہ این دل ز عشقت آید باز بیاد سجده بدیدار دوست آن بہ نیاز طلیق ز بد و ورع خود رہی ستود و در آ</p> |

| | |
|--|--|
| <p>بعشق تیره خویشاں شد ندبیا نه اسیر دام شوی گر بجال و خط نگری نشین تو نه این تنگنای هستی شد غلام بنده خود از کیسه خویش مرال</p> | <p>کسے نماند مرا غیر عشق تو و مساز ببینم چشم حقیقت مرو براه مجاز ببال عشق سوئی قصه دوست کن پرواز که بر در تو نهادیم سر ز روی نیاز</p> |
| <p>غریب بحر حقیقت شد اسحدر از دل و جاں که تا بهی ز مجاز و ازین شیب و فراز</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>عاشق دیوانه ام از دود و دریا نم میرس آتش عشق رخ او سوخته جان مرا بچود و والد حسن رو جانان گشته ام خرقه و دستار من رهن باده کرده ام من عیش و شکر گشته ام آواره و نه خانان من بچود آئی محبت والد و دیوانه ام عشق از بچول پری در جان من شمع بی فلکند</p> | <p>بنده جانان ام از کفر و ایمانم میرس دود آه من نگر و سوز پنهانم میرس بچو آئینه ز حال چشم حیرانم میرس مستی جانم نگر و ز جسم عریانم میرس برده سامانم جنون از ساز و سامانم میرس و شتم بنگر تو از حال پریشانم میرس در جنونم مبتلا از آنست جانم میرس</p> |

| | |
|---|---|
| <p>از جمالِ ذریہ بایش شرح کردن کے توں ہنچو آئینہ بہ پیشِ جلو ہائش گم شدم عشق اور در جان من چوں نے دم خود می دہ</p> | <p>حالِ زارِ من نگر و حسنِ جانم ہمیں عشق او بہ جانِ من دیگر ز برانم ہمیں نا لہا دارم از دوزِ شور و افتخام ہمیں</p> |
| <p>چند گوئی احمدؔا چو حق ز چشم تو رنوست</p> | <p>حالِ زارِ من نگر و ز چشمِ گریانم ہمیں</p> |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>انہ ہمیش دو جہاں ساقی گلغدار بس چونکہ نگاہِ مست او کم ز شرابِ نابِ نیست از سرخِ ہنچو مہر خود پردہ اگر بر افکند مہرِ رخسِ درونِ دل و دولتِ جان من بود زاتش عشقِ جملہ تن آہ کہ لالہ زار شد چونکہ ز پند و اعطالِ سخت فسرہ شد دلم در غمِ عشقِ آں پہی بہر دلِ حزینِ من برقِ جمالِ لبرِ آتشِ جانِ بید لال</p> | <p>بہر نشاطِ جانِ من بادہ خوشگوار بس بہر سرورِ مستیم نرگس پر خمار بس از پئے روشنیِ جانِ جلوہ آں نگار بس از ہمہ آرزومر او انکہ ہو ای یار بس بہر تفرجِ دلم سینہ دا غدار بس بسکہ حریفِ بزمِ من ز نذر شرابِ خوار بس از ہمہ علت و مرضِ رحمتِ انتظار بس ابر بہارِ عاشقانِ دیدہ اشکبار بس</p> |

| | |
|---|---|
| <p>هست مراد و هاه عشق خوش فرین دل غریب عشق و خویش خوشترم از وطن بود بهر و نشاندن آتش جان خسته ام هست جمال گلغال گلشن جان عاشقان خون جگر تراب من بین دل من کباب من</p> | <p>مونس جان و شمیم گشت خیال یار بس خاک در توای صنم خانه من و دیار بس سیل شرک دیده ام آب و چشم زار بس باغ دل شکستگان جلوه آن نگار بس بجودی و فراموشی دلبر همکار بس</p> |
|---|---|

شوق جالش احمر است چیم بزم من
یا دینخ نگار من مونس و غمگسار بس

ایضا

| | |
|---|--|
| <p>جو یک که در دلم آن مه لقا پسر مانند ناله به شور و فغانم ز بهر یار یار یک خلق شیفته حسن روی است دل را بود و باز نه پرسید حال من خون میخورم به عشق خوش ای حریف من ای شاه حسن در غم تو جان همی دهم</p> | <p>ما را از وصل خویش بکرده جدا پسر اسرار و در و جان من و ناله پسر دلما می زارین تو از آن دلر با پسر بیگانگی که کرد خود آن آشنا پسر حالم خراب بنگر و زان مه لقا پسر آخر که گفت تا تو ز حال گدا پسر</p> |
|---|--|

| | |
|---|---|
| <p>تا چند کدو فتنہ بدلما ہیا مہرس از غنڈلیب مہرس ز باد صبا مہرس از ابتدا مہرس و ہم از انتہا مہرس از مبتلا ز خوف جزا و سزا مہرس رفت است آنچہ با من و او ماجرا مہرس مستقیم و سرخوشیم ز اسرار مہرس از ما ز زبد و ورع تو احوال مہرس</p> | <p>در خلق شور این ہمہ از حشر چشم است اسرار حسن عشق کہ در پیل و گل است این قصہ کا عشق حدیثی است ناتمام جبار عشق آمدہ از بہر قلب و روح در خلوتی کہ غیر بنودہ کسے در آں ما ز ال شراب و دوش کہ خوردیم بخودیم ماست عشق ساقی کلغام بودہ ایم</p> |
| <p>از آتش فراق سرخ یار سوختیم احمد زنج ادائی آں بیوفا مہرس</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>زاں شراب تند تر بغاست از جانہا خروش جانشہ بدست ازونی عقلما ماندہ نہ ہوش غلغلہ افتادہ در جانہا و درد لسا خروش آنچنان کہ زنجو دی نے عقل من ماندہ ہوش</p> | <p>روز اول چوں خم بادہ زدہ در خویش خوش ساقی بادہ پستان بخت چون مہاجمے زاں شراب ارغوانی عقل مہوش آمدہ ساقیا ز ال بادہ گل رنگ جانم مست کن</p> |

| | |
|---|--|
| <p> ساقیان ازل با قہ منصور در کامم بریز آہ زان دہ کہ ساقی آتش از وی زد بجای کرده جان خلق را در دایم زلف خود اسیر ہر طرف سوزی دردی ز آتش سودا عشق ہر دمی آں می در وین خم جانہا جوش زن ہر ملی را ہر زمان رنگی و بوی دیگرست ہر زمان فل از بہانی در بہانی میرود تہ جانہا چونکہ نہال کردہ ستارہ ان غیب </p> | <p> کہ میر سخی اوتا سر بر اندازم زدوش آہ زان قتی کہ جان چوں خم می آمد بجوش با رخ چوں ماہ و زاکل کل کہ افکنده بدوش ہر طرف یک ماہ رو و لفر پی ہی فروش ہر زمان نہ از و در سینه ہا جوش و خروش بہر جانہا ہر دم زان دہ صد جوش و خروش راز غیبی را کجا این عقل دانند یا کہ ہوش پس نواورست احوال تا تو ہم باشی حموش </p> |
|---|--|

آدمی کے فتوریائے معانی را بید
عاجز آمد احمد از ادراک آں عقل ہوش

ایضاً

| | |
|--|--|
| <p> یاد رندان شوخ جلف ساغر و پیما نہ باش مست و مدہوش از دو چشم دایرستانہ باش در خرابی ہا و رندی شہرہ و افسانہ باش </p> | <p> بادہ الفت بنوش و ساکن میخانہ باش ساغر عشرت ز دست ساقی مانوش کن خرقہ زہد و ریاء اسوز و ستوری مکن </p> |
|--|--|

ز آتش عشق رخ او سوختن کن اختیار
از ملامت های عالم فکر بدنامی مکن
سوخته چو طبع پیش جلوه جانانه شو
با خیال حسن لیلی خلوتی از غیر کن
شو خلیل حق بت هستی خود اورشکن
عقل را در عشق آس لیلای معنی کن فدا
از تعدد کاین امواج کثرت در گذر
جاں فدا کن بر جمال ساتی مهر وی خویش
لمحه هستی خود را در رهش ایثار کن
در غم ابات مغال نبش خراب بستی می
ای جمال زلف و زوت رشک ماه چارده

شمع روحی یار را از جهان دل پروانه باش
حسن رو آں پری رخسار را دیوانه باش
بیقرار از عشق ادھوں آتش خانه باش
سیر پر از سودا چو مجنون ساکن پروانه باش
خواه نبش در حرم یا ساکن تنجانه باش
بچو مجنون و محبت با جنوں همخانه باش
درنگ در یکا و صدمت چوں در یکدانه باش
عاشق و دلدادہ آں طلعت شاهانه باش
در طریق عشق بازی مرد حق مروانہ باش
با بتاں شو آشنا و ز خوشیتن بیگانه باش
یک شبی از لطف و حرمت شمع این کاشانه باش

عقل را بگذار احمد و ز شراب عشق مست

پرزویش بستی دل چوں خم خجانه باش

ایضاً

دلِ مست گشته دوش از صہبا دیدارش
 در آمد پیش من مخمور چشمے بر سرِ راهے
 کجایا بد شفا ای دل ز افسونِ دم عیسے
 ہر آن زاہر کہ مینو طعنے ہا بر عاشق بیدل
 بہرِ اس و دلِ حالِ طبلِ بچھاں بے عشقِ گل
 بدیدم و اعطال را دوش اندر کوئی خارش
 ز عشاقش چہ سودا چہ شوریدہ چہ شیدائی
 در آمد بر سرِ عاشق پر پیو از رہِ رافت
 ہر آن جانے کہ شد مضر و بر تقویٰ وزیدِ خود
 ز مخموری ساقی بخود و بچویش گزیدم
 نگر دی ناز از منصور از یار جانی را

چو موسی رفت ہشتم زان تجلی ہاے انوارش
 دلِ من رفت از دہم چو دیدم مست اسرارش
 ہر آن جانے کہ گردیدہ مریض چشم بیمارش
 خراب مست دیدم دوش اندر کوئی خارش
 ز ہجر و آتشِ غم سوختہ گردیدہ گلزارش
 ز فطر شوقِ دل گردیدہ بہن بادہ و تارش
 ہمہ ہا را رستہ جاں بتا زلف طارش
 نقادہ بر سرِ راہی چو دیدہ پنجودہ زارش
 یقین میداں کہ ہست آں شتہ تسبیح زارش
 چو دیدم از نثارِ حسنِ خود بہت و شرارش
 بنزدندے رقیباں بے تحاشا بر سرِ دارش

عجب نبود کہ احمد زندہ گرد و بیدار خود
 بر آید بر سرِ گورش اگر یکبار دلدارش

ایضاً

| | |
|---|---|
| کے بود کرد و ہجر این پنجاں یا بد خلاص طائر جانم شدہ در بند زلف او اسیر جلوہ کن پیش چشم ز اہماں تا جانِ شاں غرقِ حیرت کن چو آئینہ حسنِ رُکِ خویش کن تجلی بر دلم اے مایہ نور یقیں بر سرِ موی نہادی کوہِ عشقِ خویش را ساقیا را آبِ بادہ جان من سیراب کن رویِ بنماز آنکہ جان در آرزویت سوختہ | ویں دل ہمار از جو رہتاں یا بد خلاص آہِ این جوشی کجا از قیدِ شاں یا بد خلاص از بجاں و خوبیِ حورِ جاناں یا بد خلاص تادل من از خیالِ این آں یا بد خلاص تا کہ جان من ازین ہم دگماں یا بد خلاص محو کن تا جانِ این بابر گراں یا بد خلاص آں چناں کیں دل ز فکر و بند ناں یا بد خلاص تادلِ شوریدہ زین سبز نہاں یا بد خلاص |
|---|---|

در دلِ بریانِ من صد تیر از غمہ زدہ
احمد اکے جانِ ازین زخمِ سنان یا بد خلاص

ایضاً

| | |
|---|---|
| ربود از تن کیب و صبرم بد لغز بی جالِ عارض شکستہ رنگی نصیبِ گلِ صبحِ چمنِ زرویش چکویم از حسنِ آں پر یروزاں کمالِ جمالِ پیش | بہر جانِ کہ در دلِ چمنِ جانِ شستہ خیالِ عارض ندیشی بچمن و خوبیِ بباغِ عالمِ مثالِ عارض کہ خط کشیدہ بخوبی نہ بخطِ عارضِ بجاںِ عارض |
|---|---|

| | |
|---|--|
| <p>شال خوش چشم عاجز چشم و جاہ و جمال عارض بسان روح و احسنش چہ آورد کس شال عارض بہر بہت رخ کہ آدم من بود بدالتو مال عارض شود نصیب نظر آئی حجت تو وصال عارض بخویش دارد چہ جان مجنون ہستہ فانی مقال عارض</p> | <p>شعاع مہر جمال جانان نگاہ دل بگردنیرہ بحر تم من چہ گویم و را کہ عقل حیرانت و جہالت نشہ در جان من پرید بسان نور نظر بدیدہ بشوق دیدن ہلاک گشتم بیک نظر تارخش بہ بینم بفرط الفت بطیب خاطر بعشق جشش دل پریشا</p> |
|---|--|

چہ سحر دارد و چشم جادو کہ دل ربودہ بیک شکار
 پسر احمد ز خوبی ادبیاں چہ سازم حال عارض

ایضاً

| | |
|--|--|
| <p>جاں زہد ز خزن و غم کہ برود سکو نشاط زو گرفت را بطہ ذات محیط با محاط گر تو روی براہ اوراست بود ہمہ ضراط فکر سفر بکن دلاخانہ مکن ویریں رباط زالش سچر غم مخور عشق ترا دہد نشاط تاکہ سرور جان تو ماسچ نگیرد انحطاط</p> | <p>عشق اگر نہ آورد بر دل و روح انبساط روز ازل بنور خویش کرد چو عشق انبساط دامن عشق گیر تا سوی نجات آردت زود برو بہ بخودی ہستی تو وبال تست ہول عقل و جہالتش خورد زہر نوش بادہ بخور بہر زماں بخود مست باش از لہ</p> |
|--|--|

| | | |
|--|--|--|
| | گام بنه به پیخودی پاش جدا ز ماوسن احمد اگر تو عاقلی ساز باونه اختلاط | |
| | ایضاً | |
| <p>وز سرور و ذوق ایمان ناسلما ز آنچه خط از جمالش دیده تاریک ز اغان را چه خط زاهدان خود فروش من شک طبعان را چه خط زال جمال مخفی اوجان احوال را چه خط زال حریص نان و ابن لطن نادان را چه خط زال جادوی الطبع و هم افسرده جانان را چه خط</p> | | <p>از جمال خبر و یال کو چشمال را چه خط حسن گل را از برای چشم بلبل ساختند باوه عشقش بر آب بید لال گشته خمیر حسن پیشت از برای دیده یعقوب بود علم و حکمت از برای جان دانایان بود صوت خوش راحت بر بخشد هر دل پرور را</p> |
| | <p>جان احمد را علم از وحی حق آفرینند بولوب بوجبل کور و تیره جانان را چه خط</p> | |
| | ایضاً | |
| <p>هم ز در و عشق تو ای دوست گریانم چو شمع</p> | | <p>زالش مهر رخ تو سینه سوزانم چو شمع</p> |

شمع جلال و نورت ز لیتن کے خوش بود
 آرزو دارم کہ یک شب شمع بزم من بشوی
 عمر من بگذشت تا از ہجر خود بیسوزیم
 نے فوج حسن تو در ظلمت ہجرم ہلاک
 پنج ماہ چار دہ یک شب نہ بام من برآ
 سوختم و بہر تو از آب وصل خود بیار
 یک شبے مہاں میں شوا ز کرم ای ماہ من
 دل اندر عشق چنان رخ و حیات عاشقان
 سالہا میں آئی عشق تو نہاں داشتم
 و رول و درجہ دارم از تپ غم آنشی

جلوه گر شو تا بہ پیشیت جان بر افشام چو شمع
 از خزان روی خود ہر شب سوزانم چو شمع
 در غمت جز سوختن دیگر نمیدانم چو شمع
 ساز روشن از رخ خود خانہ جانم چو شمع
 و فروع روی خود روشن کن دیوانم چو شمع
 آتشے کاں از دلم بر جاست بنشانم چو شمع
 روشنی بخش از رخ خود در شبستانم چو شمع
 میبارم جان بہر ش باز خند انم چو شمع
 شعلہ بر خا ناکہ از گریبانم چو شمع
 سوخته عشق رخت پیدا و پناہم چو شمع

وود آہ و آتش دل را ز گوشت نگر
 و رکفن پناہست احمد شعلہ جانم چو شمع

ایضاً

بہشت اوزنگ و نام فارغ

متم از کفر و از اسلام فارغ

| | |
|--|---|
| مباد از می و از جام فارغ ز آغاز و هم از انجام فارغ شده جانم ز صبح و شام فارغ ز مرج خلق و از دشنام فارغ ز بخت و راحت و آرام فارغ ز عشق آن بت گلفام فارغ ز دور و گردش ایام فارغ مباد عاشق بدنام فارغ دل پر درد و غم آشفام فارغ مباد این دل ناکام فارغ | دل من تا که ای جان است در تن به مستی می کشیده این دل من به شوق دیدن زلف و دهن او به شوق مبتلا گردی که گشتم بکن بخود مرا چند آنکه باشم مده پندم که هرگز نیستم من شدم چون نقطه پر کار و گشتم ز رسوایی و خواری در ره عشق ز عشق دلبران هرگز نکرده ز حسرت های عشق آن پیرو |
| چنان احمد یقیس در خویش دارم که جانم هست از او هام فارغ | |
| ایضاً | |
| عاشق زار روی او هست تپان بهر ط | از آتش حسن سوخته روح و روان بهر ط |

| | |
|---|---|
| <p>ساتی بیدلاں چودا دھام شراب پڑھ پڑھ دیدہ جمال لغزیب آل بت گلزار را عاشق و بیدلاں اور قس بکروہ ہر طور آئینہ دوش بچرت اند بچود وئے جز خویش ہست ز جلوہ رخش روح درواں عاشقان پردہ فلک ز روی خود زانکہ پے جمال تو دیدہ عشق بر کشا آیت حق نظارہ کن نہ نہر قدم بروں حالت کشتگان نگر وصال عاشقان خویش تیر ز غمزدہ چوں نوی</p> | <p>مست و خراب زوشدہ بادہ کشاں بہر طرف عاشق و بیدلاں از و لغزہ زناں بہر طرف زانکہ تجلی جمال بود عیاں بہر طرف محو جمال روی اودل شدگان بہر طرف غرق بہ بحر بچودی آئینہ ساں بہر طرف منتظرند عاشقان گریہ کنان بہر طرف زانکہ ز حسن نشانی ہست نشاں بہر طرف ہست ز خون عاشقان سیل رواں بہر طرف ہست ز جان بیدلاں آہ و فغاں بہر طرف</p> |
|---|---|

احمد ازاں دہشتم نیست فقط لوی خراب
 فتنہ خلق حسن از دوست فغاں بہر طرف

ایضاً

| | |
|---|--|
| <p>ریختہ خون دلم نہ تر غم ہائے عشق گوش کن از من چہ نالہ و ہنہا عشق</p> | <p>سوختہ جان مرا آتش سودا می عشق در غم آں جان ہست دلم پر فغاں</p> |
|---|--|

شام سحرای حریف از پی لیلای خویش
 جوش بجان آمده هر دم و هر خطه نو
 خانه گو کرده ام رخت همه خنده ام
 چهره زردم نگریده پراز اشک خوں
 هر که سنده مست از باز نشد پیشیار
 ستر نهانی عجب آنچه که در پرده بود
 ای زانل تا ابد هر چه گرفت ظهور
 ستر اندل عشق دال را ز نهال کنیت کنز
 هست تجلی ذات مظهر حیل صفات
 اینهمه ارض و سما قطره به بحرش بود
 اسم نه اراں هزار آنچه که در عالم است
 عقل بس پر کشاد لیکه ندید او هیچ
 کس سیده بخت غیر ببال یقیس
 بے پروبال آمده طایر بر بوی گل
 گرچه که در ذات خویش مسکن اولاد نکست

صورت مجنون شدم با دیه پیمائے عشق
 معج ز ند و در دلم قلم و دیه پیمائے عشق
 نیست ز اماک من غیر ز کالائے عشق
 والہ و شیدا ستم بر رخ زیبائے عشق
 کے بیکر و غمارستی صباائے عشق
 فاش بجالم شده جمله ز غوغائے عشق
 نقش و ثمایا فتنه جمله ز انشائے عشق
 آیت یزدان بود مصحف سیمائے عشق
 نیست کس در ظهور همسر و همائے عشق
 وسعت گرد و نشت دوان به پیمائے عشق
 اویت سیمی بخت اینهمه اسماائے عشق
 نے مدوش کس ندید منزل والاائے عشق
 کس نه پریده بخویش جانب اقصائے عشق
 آنکه ندارد بدل حاجت و پردائے عشق
 در بهر دل خانه اش در همه جا جائے عشق

بچود و شوریده سر عاشق و بشید اینجوی
احمد اگر بگریز دل آرای عشق

ایضاً

عشق معراج حقیقت را بود همچون بلبل
دیدهای عقل از مهرش خیره شود
محسوس از عشق ای دل هستی مبهم را
ای دل اللّٰه من نیست درد و او یاکمن
در هوا و آسمان ویت عمر آخر شد مرا
من عشق روی تو بس حقیقت نمها گشته ام
در دمی از یک کرشمه حرقه زاهد برند
آتش عشقت بسوزد از دولت چرخ هوا
بس خاک جان که کلی این تعلقات بسوخت
در حیات خویش ناز و فخر از بیدار نشیست

می بود تا روح عاشق را بر دل نیست در روان
ایتم هستی ز تالش آید اندر احتراف
نیست و نابود گردی چون قمر اندر محاق
قدر و میل یار از اید بجان هجر و فراق
آه جان خسته ام را سوختی از اشتیاق
تو بخوبی و جمال خورشید هستی فرد و طاق
مطر و ساقی اگر سازند با هم اتفاق
نیز سازند پاک جان از ریا و از نفاق
شاد آن دل کو بداده زال دینار اطلاق
بعد مردن کو مرا و را چاوشان و طمطراق

سر و بر را مکن فاش احمد است یار باش

کین قیام بوش یا طین میکنندش اترق

ایضاً

کو حریفی تا بگویم ماجراے اشتیاق
در حیات خود نشد روزی مرا جز آرزو
دل برای دیدن دلدار خود مشتاق ماند
یا دلبه آمده چوں جان در دل نشست
یا دیار مهربان خود موش جانم شده
با که گویم حال زار خود بعشق آں صنم
تا ز وصل آں گل خندان جدا گردیده ام
آرزوی جان عاشق تسلیم قهر و لیست
عاشقان را حزن و غمها صیقل آئینه هست
به قلب ناقصاں اکسیر اعظم بوده است
آنکه مشتاق است بهر یار یارش اقرب است
منگ از عاشق نگار ایس های و بهر از دیگری

که لعلی خود ندیدم من سولای اشتیاق
مادر گیتی مرا زاده برائے اشتیاق
چشم جان من ندیده جز لقاے اشتیاق
عاقبت این سینه من شد سرای اشتیاق
شکر داد و دل من بر وفاے اشتیاق
در دها و ارم در دین جان ویرای اشتیاق
بچو بلبل بخت از من نا لهماے اشتیاق
میرسد تا وصل جانان منتای اشتیاق
از وفاها خوشتر آمد خود جفاے اشتیاق
خاک حرمت را کند ز کیمیای اشتیاق
نیست داروی بولش ماسوائے اشتیاق
آں پری پنهان شده زیر سواد اشتیاق

احمد از دروہر آں پری چنداں مثال
بویِ وصلِ یارِ یابی کہ بجائے اشتیاق

ایضاً

کہ تاجاں برچند زہیں کوزہ خاک
برقص آید تن من ہچو افلاک
ز خواری ہائی عشقت نیستہ پاک
برای ستم خود بینی ست تر یا ک
ز مستی جان من گردید بیباک
محبت آتش آمد سوخت خاشاک
سزاوار محبت شد دل پاک
بسے خوں ریختہ این عشقِ سفاک
فزون است علم این از فہم و ادراک
طر بناک آیدت این جانِ غمناک

بیاساتی بدہ جامِ طربناک
ز مستیِ سیمیت بچویش گرم
ز ننگِ خلق و از ناموس رستم
ہر آں بادہ کہ جائز است سازد
عشق از سرم شرم و حیا ریخت
ز فکرِ غیر خالی می کند دل
بر جان پر کدہ کے عشق آید
یکوئی دوست مردانہ قدم نہ
نہا شد درس او جز نیست گشتن
ز سہبائے محبت جام برگیر

شعار عاشقاں دواں ہمیتی نیست

بیا احمد دریں رہ باش چالاک

ایضاً

بہ عشقش جان و دل بخور ہریک
 بہ بینہ اشک ہایم بردہنہاں
 بہ بزمش عاشقانِ بیدلانش
 ز جوشِ عشق اوستانہ اسرار
 و میدہ صد طرب در جانِ عشاق
 سنانِ غمزات و ان تیر مژگاں
 دلِ عشاق اوزاں شعلہ حُسن
 شد اندر و ز ازل ارواحِ عشاق
 دلِ دلدادگاں از جامِ عشقش
 خداوندانِ معنی بدر حق اند
 چو آئینہ روانِ عاشقانِش
 خیالاتے کہ غیر یار باشد

ز گریہ چشمہا بے نور ہریک
 ز غم بے پردہ شد مستور ہریک
 ز چشمِ مست او محسوس ہریک
 شدہ بردارِ چوں منصور ہریک
 صدائے مطرباں چوں صور ہریک
 برائے قتل ماسا طور ہریک
 بخود ہا سوختہ چوں طور ہریک
 بکارِ عاشقی مامور ہریک
 زمستی پُر نشاط و سور ہریک
 نمایندت ہلال از دور ہریک
 ز عکسِ حسن او محسوس ہریک
 یارے زخمِ جاں زنبور ہریک

توئی احمدؔ بہ غم ہا مبتلائے
رفیقانت نگہ مسرور ہر یک

ایضاً

دو چشم نے تو شد خونبار اینک
دہم جاں در غمت ناچار اینک
بجام مے گرد دستار اینک
کشند این ظالماں بردار اینک
قیامت قاسمِ دلدار اینک
بشوخی آتشیں رخسار اینک
فتادہ عاشقانِ زار اینک
حریفانِ خانہ خسار اینک
گواہش دیدہ خونبار اینک
بکویت شور محبوں وار اینک
بہ لب پر سید جاں زار اینک

پشت گشتہ ام بہار اینک
ز شفقت گرنہ پرسی حالِ زارم
زند می وز مستیم چہ پرسی
بجرم عشق تو دلدادہ را
جہاں پامال کردہ افسانہ ناز
دل و جان سوختہ از شعلہ حسن
بگرو کوئے تو آغشتہ درخون
چشم مست جانہا کردہ محمور
بنا در عشق تو خوں گشت دہما
شب و روز است از عشق و جنونم
مریضِ عشق را از نا توانی

| | |
|--|---|
| <p>شہیدانِ غمت افتادہ در خاک بطوفِ کوئی تو عشاقِ مشغول زمین و آسمان جوئی نیابی</p> | <p>زخول ہر سو روان انہار اینک مثالی حاجیاں زوار اینک بروں آ از خودی دلدار اینک</p> |
| <p>بہ عشقت اے پری بیچارہ احمد شدہ رسوا سر بازار اینک</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>برودہ آں آرام جاں آرامِ دل در شکنجِ گیسوش بستند جاں در ہوائِ آں پر پروگم شدہ دیدنِ خواں خطائے چشمِ بود جاں ز آتشائے عشق سوختہ جانِ من در نارِ حسرتِ سوختہ جاں ز صہبائے محبت مست باد کن تجلی بر من اے نورِ یقیں</p> | <p>کے بود تازو بیجا بم کامِ دل داں خیم زلفِ دو تاشد و ارمِ دل تا نماندہ نزد من جز نامِ دل نہ سبب و عشق شد بدنامِ دل وز غم ہجر است غمِ آستِ دل ماند و ایم از بہتِ ناکامِ دل پرزِ عکسِ رو ساقیِ جامِ دل تا رہد از ظلمتِ او ہامِ دل</p> |

| | |
|--|--|
| سوخته از آتش عشق ای صبا جان ز سوز عشق صافی میشود | سوئے آن دلبر بر پیغام دل وز محبت پخته گرد و خام دل |
| احمد اشد من غم و غمش بخت کوتا یار باشد بام دل | |
| ایضاً | |
| <p>بیمه ز در ملک جانم عشق با عاهه چال لیلی بجا آمده خود سوی مشتاقان خویش دلبری کاش که ندیده چشم جان کس نیست پایانی غلی های حسن یار را هر زمان قیامت تانده حسن کو یار را او بر تنه بوم عاشقان را دل برود از خواب جان جان خود بام را نافرود عالم پر یک و صفت میخ بگردد سوئے رنگ فیض از معدن جان شو جانما میرسد</p> | <p>عقل و پیش از لشکر او جمله گشته پائمال دل ر بود از هر یک مجنون بعد غنچه و دلال آمده در پیش مشتاقان خند آن خوشحال چشم دل خیره شده ز تاب بجزشید جمال آتش عشق مرا هر لحظه زود صد اشتغال گاه از ناز و کرشمه که ز حسن خط و خال جان کن چو چاک را فرمان بود از انتال باز سویی مندر خود زود آرد از تخال زوده این جسم باو هم جو ابرج الفحال</p> |

| | |
|---|---|
| <p>بہج جوئی آب نونو میشود آب زلال بس بہر تانی گویو عاشقان این سو قبال تا بہ جبر انداختہ در گردن جام عقال</p> | <p>بہر عالم ہر زمان تجید امثال آمدہ چاسفنی جلوہ ہالیش در گلو آمد رسن آہ ما بہیچ اُشتر ہر طرف برمی کشد</p> |
| <p>احمد اسرار جہاں ناید بغم ہمچ کس در تنہای سوزانش ناطقہ گنگست و لال</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>بغم خوں شد دل بہیار بلبل کہ چیز تو نیست کس غمخوار بلبل خلیل آساست اندر نایر بلبل شدہ رسوا سیر بازار بلبل کنند اسرار زان اظہار بلبل زند گلہا نگ زین ناچار بلبل دریدہ گل قبا و زار بلبل کجا داند کس اسرار بلبل</p> | <p>پہرس ای گل زعال زار بلبل صبا بوی ازاں گل سوی من آر الا ای گل ز آتش ہائے عشقت بہ عشقت ای گل خداں چو صنعاں شعار عشق محمودی وستی ست جمال گل پردہ چوں نہ گنجہ جہاں نہ پرو زہر از جوش عشق ست بگنجانید و در دل حسن گل را</p> |

| | |
|---|--|
| <p> بہانگِ بلبِل آبا دست گلشن لفظِ جوشِ الفت جانِ خود را پیاو دوست دایم هست مشغول انسانِ نکست دلش مخمور گردد مقالِ کم کن ز خجرتا دلِ گل ز وصلِ دوست بر عوز دار گردد </p> | <p> جہاں روشن بود ز انوارِ بلبِل چہن گل کند ایشا رِ بلبِل کجا خپد دلِ بیدارِ بلبِل کہ بوی گل بود حصارِ بلبِل ز طبعِ نازکش ہو شدارِ بلبِل کجا ایں بختِ ناہموارِ بلبِل </p> |
|---|--|

تو احمد پیش آں کہ عشقِ عاربت
چگوی از دل انگارِ بلبِل

ایضاً

| | |
|--|---|
| <p> بے زخم دارم ز غزہ دیں دل بجیت درم تانہ پیدا ست ساحل جگر آب گردید وہم گشتہ خون دل مگر بخت کوتا حوزم تیغِ قاتل شدانہ ہر دروش دل و سینہ منزل </p> | <p> نہ تر نگاہش دلم گشتہ بسمل شدم غرق و بحرِ عشقِ تو اے جاں چلویم من اے یار کہ دردِ عشقت چو تلخ کنی خوں بہر سایم و صالمت خیالِ پیرویست جاکر وہ درجاں </p> |
|--|---|

| | |
|---|--|
| <p>بگر دول خویش کردم چو مجنوں زمین و سمات ابا کرد از وے عجیب است اسرار خاک وجودت تو اسرار انسان و وحش چه دانی خود از و هم تو گشته مطلق مقید هال لوح ساده که پاک از نقوش است ز حادث بسوی قدم نه قدم را عدم آمده چونکه اصل وجودت چو اصل وجود آمده لائتین بذات و صفات و علوی و سفلی چو تنزیه و تشبیه راجع سازی</p> | <p>چنانش خویلی است بمانم چو محس بیلد محبت و لم گشت حاصل نسے گل بروینده از زیر این گل نهانست خورشید و زیر این گل رسید از توح حق خانه کردی بباطل بنقش و نگار است پیشیت مسائل چرا کین حد و کث است در خویش آقل شده عقل و هوش تو از اصل ذاهل به یقین با از چه داری مشاغل تن و جان تو هر دو را گشت شامل بنزد محقق تویی مرد و اصل</p> |
|---|--|

ز زندگی عشق چه گوئیم احمد
 بر این زاهد عقل افتاد مشکل

ایضا

سالما عشق بتان ورزیده ام
 بادو چشم خویش دربارغ شهود
 عشق من از پر تو حسن و بیست
 زاهد امن درجنون عشق خویش
 از دم مطرب که جانم مست شد
 بابت مهر و دریں دیر مغا
 در پئے آن طایر قدس آشیای
 سیتیم از چشم مست ساقی است
 پائی دل بستند از زنجیر زلف
 عشق آمد راز جاں را فاش کرد

ز آنکه سر حق درایشان دیده ام
 از جمال گلرخاں گل چیده ام
 من دیں آینه رویش دیده ام
 خرقه سالوس را بدریده ام
 ناله جاں سوزنی به شنیده ام
 بیر یا خوش خلوتی بگزیده ام
 در مکان و لامکاں گردیده ام
 جام می از چشم او نوشیده ام
 من برائے او بسر بردیده ام
 ورنه از چشم هیاں پوشیده ام

دل بستم گفت از عشق احمد
 من چشمت غول شده بکبکیده ام

ماواله حسن روی یاریم
 از درد محبت تو زاریم
 ماصید خدنگ نرک مستیم

شوریده عشق آن نگاریم
 وز آتش عشق بقراریم
 زخمی نگاه چشم یاریم

گشتیم اسیر زلفِ خوباش
آوارہ کوئے خوب رویاں
شد فتنہ جانِ مادر و چشمش
رسوا شدہ ایم ماہِ عشقش
ای شوخ بجا چہ حسد کہ دی
بانالہ و آہ ہچو بلبل
آتش زدہ ز عشق درجاں
پروانہ منظر بے بیقراری
دیدیم رخ تو جاں نہادیم
ای ساقی میکشانِ ہستاں
لب بر لبِ مابنسہ کہ تا ما
صد زخم زدہ ز غمہ درجاں
گفتن نتواں حدیثِ عشقش
ساقی قدرے شراب درودہ

افتادہ بدام چوں شکاریم
گم گشتہ کھانہ و دیاریم
کزوئے ہمہ تن حزاب و خواہیم
از بسکہ ز بونِ روزگاریم
کز عشق رخ تو خوار ہزاریم
آشفتنہ حسن گلزاریم
زاں سوز نہاں در اضطاریم
بر شمع رخ تو جاں نہاں
نہیں بخت سیاہ شرمساریم
یک جام بدہ کہ در خساریم
ایں جانِ حزنیں بے سپاریم
زاں تیر نگاہِ دلفگاریم
بر تیر حبیبِ رازداریم
تامست ز جیبِ سر براریم

نکاح

احمد نہ بخود خراب عشقیم

اُفتاده بروں ز اختیاریم

ایضاً

ناں مست فتاده بجز ابات مغایم
 در روز نازل اُنچہ کہ بودیم ہمایم
 حمدیکہ بہ ہجانہ بہ بستیم بر آیم
 وز مستی صہبائے تو در شور و فحایم
 فارغ ز غم ننگ و ہم از نام و نشانیم
 از شعلہ حسن رخ تو سوختہ جاینم
 پیریم ز غم لیکہ بعشوق تو جویم
 حیرت زدہ چوں آئینہ نال مہر عایم

ما بادہ کشر ز گسِ محسور بتایم
 نقشے کہ گسیبیم اناں پہنچ نہ گشتیم
 جز شاہد دمی باد گرے کارندایم
 چوں بادہ درونِ خم جانِ ماہمہ جوشیم
 از مستی عشق تو رسیدیم ز ناموس
 چوں طور و دودل بیکے جلوہ بسوزی
 وابستہ زلف تو شد آزاد نہ ہر قید
 در دیدہ جامِ جوجمالش شدہ مشہود

احمد بہ خرابات بکروی رہ دیں گم
 از رندی تو آہ چہ رسوائے جہانیم

ایضاً

| | |
|--|---|
| <p>ز مهرش از دلم بریدل رو تا جال رتق دارم بگلزار جہاں سلیم بسوئے سبچ گل بنود تو باشی و نباشد جز تو در جہاں من مخزول صہار طرہ شکسین سیمی سوئی من آور یقین دارم کہ از مہر تو باشد گور من روشن چہ لیل نالہا دارم ز عشق آں گل خند دلم غمازی راز تو چوں منصور میخواہد اگر بینی رخس را من بچو مجنوں شوی تاصح گر آئی بر سر خاکم بہ بینی دو و آہ من فیض سب مہری شدہ بویش ابی من</p> | <p>نہ زناش مہر میدفای می خویشتن دارم بجال خود چو قمری عشق مہر سیتقن دارم کہ بس حشت نہند از خیال ما و من دارم کہ در جہاں آنرو می غیرت مشک ختن دارم کہ عشق تو بسینہ بچو شمع انجمن دارم بسینہ داغ ہائے مہر آن شک چمن دارم ولیکن ہنرموشی بصد گون پرہیز دارم حمیتم لیکہ با این پند ہائی تو سخن دارم کہ از عشق تو من آتش نہاں زیر کفن دارم کہ روشن دیدہ پیغور جانوں ہرچیز دارم</p> |
|--|---|

غریب آدم من احمد از ملک بیرنگی
 ازین نیز ناک بنیازم بل شوق وطن ایم

ایضاً

صد عشق طرب دارم سلطان خدایا تم

باشا ہدو با ساقی مہمان خدایا تم

من بستم و شدم رسوا سر باز دارم
 من آئینه یارم گنجینه اسرارم
 از نار و جنال بستم و ز شگفتی بستم
 من بندم و قلاشم سر حلقه اوباشم
 می نوشتم و می جو شتم شد رنگ فرا و شتم
 ویا کن هر مسجد آتش زار و بهر دیم
 در خواب خوشم ایدل از مستی عشق او
 از خرقه های ترسم که بوی ریای او
 من عاشق بدنام شوریده و ناکام
 من مجرب یارم آشفته دیدارم
 در وسعت حیرانی هر چند بر پریم

نه خرقه و دستارم عریان خراباتم
 بحر گهر حقم من کان خراباتم
 آیات حقیقت ام برهان خراباتم
 فارغ ز غم سامان سامان خراباتم
 از صدر نشینان ایوان خراباتم
 کفرم بے خود بینی ایمان خراباتم
 من هستی هر هستم عرفان خراباتم
 آلوده نگر و دوتا دامن خراباتم
 نه کافرم و نه مومن حیران خراباتم
 حیرت زده عشقم من شان خراباتم
 لیکن نظر نامد پایان خراباتم

احمق بجز باقی من شهو هر شهرم
 افسانه رندی ام دستان خراباتم

ایضاً

| | |
|---|---|
| <p>در عشق تو گم گشته و بے نام و نشانم اسرار ازل چونکه بصد پرده نهاں بود جانم بر بودی بیکے جلوه من در عین یقین آمده ما خانه گفتم ما را سخاں دید که در دیده نه آیم پیدائی و پنهائی ما محفل نداند بے جسم نه جانم نه عقیلم نه روحیم هر آنچه که اندیشه کنی بر تر از آیم</p> | <p>حیرت زده و بیخیز از جان و جسم عشق آمده غماز کرد ما بفسایم تا آئینه سال پیش رحمت گم شده جانم بر تر از خیالیم و ز فرسایم و گسایم درستی کوین چو جاں گشته نهانیم چوں روح عیانیم و هم از چشم نهانیم هستیم عجب چیز که مانیم ز ندانیم ما هستی صریحیم و نه اینیم و نه آیم</p> |
| <p>احمد ز سومی تن همه تشبیه و مثالیم و ز روح منزله ز مکایم و زمانیم</p> | |
| <p>دیگر</p> | |
| <p>من ز سودای محبت واله و دیوانه ام مستی من از نگاه چشم مسرت ساقی است من بقر بانگ شوم ای ساقی باده فروش</p> | <p>عاشق شوریده سر مجور رخ جانانه ام بنده پیر مغال خاک در میخانه ام از شراب بخودی لبریز کن چمانه ام</p> |

| | |
|--|--|
| عابد جهانانه ام معبود من حسن دوست نقشه‌های غیر لیلی جمله حک کرد عشق آل تلی های حسن و لبران مانند طور آه از جور بتان خبر و کافرد لال کار خو کن زاهد و زکفو ایما نم پیر خاک گردیدم هر بار ز آتش سودای عشق عقل را پسیدم از خواب این عالم بگفت | ساکن منزل و در کعبه و بتخانه ام بادل داده چو مجنون ساکن دیرانه ام بانهر از برق و شعله سوخته کاشانه ام کز تپا دل کرده دیران هم دکان و خانه ام مشرع عشق است او رند می عاشق دیوانه ام سوخت شمع حسن جان صورت دیرانه ام بر تماشای جهان چون ابلهان شیدانه ام |
|--|--|

در خرابات سخنان شاهان و قلم خوش است
تا برندی احمد مشهور شد افسانه ام

دیگر

| | |
|---|--|
| دل را بعشق و لبرستانه سوختیم در بزم عشق بادل پرورد و بیقرار ز آل آتش جمال که در سینه شعله زد مانند طور خرمن هستی خویش را | جان ز آتش محبت جانانه سوختیم بر شمع روی با پرچم روانه سوختیم تا نقش سنگ کعبه و بتخانه سوختیم از شعله بار جلوه جانانه سوختیم |
|---|--|

| | |
|--|--|
| <p> عمری گذشت تا بدر پیر و فروش ساقی بیا که خرقه سالوس خویش را ایس آتش فراق تو گاشن نشد مرا آں چشم پر خمار که بوده چوست می در آتش محبت یار خلل و ش محو جمال حسن دل آرای دلبر تم ماند قیس شعله زده در دلم چو عشق </p> | <p> در آرزوی ساغر و پیمانه سوختیم از بهر باده بر در میخانه سوختیم بچهی خلیل هستی و خود تان سوختیم ز دآتش ز غمره مستان سوختیم نمی باک پانهاده مردانه سوختیم ایں قیل و قال و دفتر و افسانه سوختیم بود آں جنوں که کاله و کاشانه سوختیم </p> |
|--|--|

در بحر محبت و سحر پری رخاں
احمد سپندوش دل دیوانه سوختیم

دیگر

| | |
|--|--|
| <p> در نوشیم و حریص ساغر و پیمانه ایم کشته ناز و ادا و شوخی ترکانه ایم ماز سودا و محبت واله و دیوانه ایم اندیس بزم ظهور و جلوه گاه شاهان </p> | <p> ساقیان آرزو خاک در میخانه ایم جان نثار غمناز و زنگسستانه ایم سوخته از شعله مار جلوه جانانه ایم هر کجا شمع دل افروز است ما پروانه ایم </p> |
|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>جلو ہا کروند چوں در کسوت لیلیٰ حسن عشق آمد بہر صمد کوس بدنامی نواخت دولت پیر خاں بین تازمین بہتش از خم عشق ماسا غری نو سفیدہ ام از عطای یک دو جام ساقی بادہ فروش انبرائی این تہان بہر تہان عقل و دین تن فتادہ اندرین جان ہمقیم کوی دوست دولت دنیا و دین را عاشقان کے طالبند فکر آریدای حریفان قوت عشق است این</p> | <p>ہمچو مجنوں از سر شور جنوں دیوانہ ایم در میان غلج اندر عاشقی افسانہ ایم مست عشقیم و بری از کبہ و بتخانہ ایم پر خمار از چشم مست و غمرہ مستانہ ایم مست فطراغ از خیال خوش ہم بیگانہ ایم گاہ در دیر پرخاں کہ ساکن بتخانہ ایم در جوار دوست جا کہیم و با اینخانہ ایم ماگدایان جمال طلعت شاہانہ ایم ماز خود آتش زودہ اندر دکان خانہ ایم</p> |
| <p>جلوہ گر دید احمد چونکہ خوشید جمال محو ہمچوں آئینہ پیش رخ جانانہ ایم</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>چنان از باد ہائے عشق مستم ہمچو مجنوں بر زہرہ ۱۰ و جسمو نم</p> | <p>کہ من از تنگ و از ناموس رستم بہ عشق آں پری دیوانہ ہستم</p> |

برندی و به میخواری وستی
 به خلوت من حریف بزم یارم
 بزور نیستی و بیخود دیا
 بیک ساعت زهستی و ابیدم
 می الفت مرا ساقی چنان داد
 رهائی نیست جانم را ز جناناں
 من از زهد ریا آزاد گشته
 ز من بردار دست امروز نا صح
 عجب ستر نیست جانم را که تا من
 مبین امروزمستم از من عشق

چوستان بر در ساقی نشستم
 در غیرت بروی غیر بستم
 بروں از چنبر هستی به بستم
 چو ساقی داد جام منی بستم
 که تا من شیشه توبه شکستم
 بزلف یار چوں ما بهی نشستم
 چو زندان و چوستان در پرستم
 دلم در عشق ادرفت ز دستم
 بروں از نیست و برتر ز هستم
 که من تخمور از روز استم

به عشق این بتان ماه پیکر
 چو احمد از ملاست با برستم

ایضاً

سایه هستم از مهر خورشید معدوم
 گشت تابیت چو سمرقانی است وجودم معدوم

جمله کائناتی در جودم تر عشق بسوخت
 رنج گم گشته چو قطره بدرون دریا
 جوش حسن است که در پرده تجوید جمال
 آن جمالیکه بصدر پرده نهال بود بخویش
 نوشته حسن بود عاشق پیدل به نام
 خانه روشن همه از سوختن شمع بود
 جان بجائان شده گم دل بجال دلدار
 این من و مای ما هست انامی و لیش
 ذات واحد که بیکتائی خود بود نهال
 از ازل تا به ابد عشق بقاے دارد
 از نیستیم عشق از بر من عقل گر نیست

تا آنکه گشته همه نام و نشانم محذوم
 عالم علم شده محو میان معلوم
 شود عشق است که ظاهر شده سیر مکتوم
 بهان نقش عیاں گشته چو لوح مرقوم
 جان بچاپه شد از سنگ ملاطمت محرم
 هیچ گاه هی نه شده زین دل عاشق محرم
 غیر از جلوه معشوق نمانده مفهوم
 باشد از مهر همه روشنی ماه و نجوم
 با نهر اراسم و صفت گشته عیان موهوم
 ذات حق است بخود نیز صفاتش قیوم
 لشکر شورش او چون پدرم کرد و نجوم

ساقی آید بیکه جرعه خمارت شکند
 احمد از کرم او تو نباشی محروم

غزل

عشق آمد روح را روح الایم
 امی کننیا راحت جان حزین
 روح تا در غیب یا بد صد طرب
 زنده کن ارواح را بپوش نفخ صور
 مست کن شوریدگان عشق را
 رنگ مستی ریخته صورت حسن
 صورت خوش آینه حسن حق است
 از عنایت شرح صدر عاشقان
 امی جمال مطلق و نور شود
 از طرب روحانیان رقص آورند
 دیده خیره گردد از تاب جمال
 دور دارد حق تر از چشم بد
 جان من خاک ره عشاق باش

مے برد تا غش از قعر زمیں
 ساز لحن خویش با گوشم قرین
 تن ترستی رقص آرد بر زمیں
 از سر الحان خود بسے نازین
 بشنوا از روحانیان صد آفرین
 بر دل عشاق و هم نور یقیں
 تن چو مشکات وز جا به لحن ہیں
 کد فیض حمتہ اللعالمیں
 خوش بیلد چشم جان من نشیں
 مست گردد مهر و مہ چرخ و زمیں
 دل شور باشد از نور مبسین
 و اما ایند ترا بادا محسین
 صحبت تا جنس داں بس القرین

احمد شوریدہ سدا سوز دل
 نالہا میدارد و آہ و حنین

ایضاً

کے بخاطر آیدش ای وائے من
 آہ زیں سوزِ من بسودائے من
 ہنچو مچنوں کو کھو غوغائے من
 شد در سپرِ مغاں ماوائے من
 نرگسِ محمدر او صہبائے من
 جلوہ گاہِ تو دل شیدائے من
 گشت بھائی زحیت جائے من
 باہر ارا حُسنِ عشق افزائے من
 ایں فغانِ اوست از لبہائے من
 شد نشانِ زردی میمائے من

نالہائے دروایں پہلے من
 وائش سودایِ عشقش سوختم
 روز و شب بر پاست از شور جنوں
 از ازل خاکِ رہِ میخانہ ایم
 میفروش آمد نگاہِ مست یار
 دیدہ من خانہ حسنِ تو باد
 بے نشانم کہ و عشقِ بے نشان
 گشت آں پیرنگ از نیرنگِ خویش
 چوں پری آمد درونِ دل نشست
 نبغِ اللہ رنگِ عثمانِ ولایت

۵

آہ احمدؑ جانِ مسکین مرا
 سوخت عشقِ یار نے پروائے من

ایضاً

با همه جاہ و جلال آمدہ سلطانِ من
 نیست باین کفر و دین جانِ مرا هیچ کار
 زلفِ تو دامنِ فلکِ گشتِ دلِ من آید
 عہدِ پستہم بسے عشق نہ ورزم دگر
 بادہ بدہ ساقیا جانِ زغم آزاد کن
 آتشِ جانِ مرا سرد کن ز آبِ وصل
 جلوه چشمِ بکنِ ظلمتِ حیرم ببر
 از ہمہ جان و جہاں عشقِ تو مارا بس است
 ای زگلِ رکو تو بلبلِ جانِ در فقاں
 رویِ تو آرامِ دل و زلبِ تو کامِ دل
 راحتِ جانِ رویِ تو مستطیلِ از بگو تو
 صبر کن ناشی بارِ تو آید مبر
 آہ کہ در سینہ ام عشقِ تو صد داغ داد
 پیشِ رخِ ہجو مہ آئینہ سالِ گم شدم
 محو جالت شدم ہستی من تو شدی

عشقِ نیرِ اشرفِ زود و دل و در جانِ من
 عشقِ تر شدہ دینِ من ہر تو ایسا ز دین
 کہ بہ از دامنِ تو جانِ پریشانِ من
 آہ کہ چشمِ کستِ این ہمہ پیمانِ من
 ہستیِ تو من آمدہ زندانِ من
 نے تو شدہ آتشِ کہہ سیدہ سوزانِ من
 باین چوں ماہِ شوخِ شہستانِ من
 شورشِ مہرِ خشتِ آمدہ بہ جانِ من
 بیتو زندہ سرِ دلِ الہ و افغانِ من
 مویشِ من بید تو ہو تو ہ مالِ من
 شد نہ تو عشتِ کہہ کلبہ احزانِ من
 چند کنی بایہ بیری دلِ ناانِ من
 رشاکِ گشتاں شدہ سینہ سوزانِ من
 محو جالت تو شدہ دیدہ ہمہ سیرانِ من
 آنِ تو گردیدہ ام تو شدہ آنِ من

| | |
|--|--|
| پس چہ شنام بگوہیت تن بہا بن من نیست بجز تو کسے ظاہر و نہا بن من محب کن از وجود ظلمت اسکا بن من | چوں ز درون و بر دل گشتہ بر محیط ای ز عدم تا وجود میں ہم غیب و شہود نور قدم از یقین و ہم حد و ثم . بر |
|--|--|

احمد شیریدہ سر بے رخ تو دور فنا نیست
بلبل خود را مسوزای گل خندان من

ایضاً

| | |
|--|---|
| آہ از جانم بر بود آرام من شعلہ زوار حسن خود در جان من اوسو روح ست و جهان بچوں بدن سبز جیب انداختہ مشکِ غنم گشت دین ز اہدای راز اہرن تو بخوبی پہچو شمع اجمن ہست چوں گل بانگ بلبل در چین جان من وارو شعرا سوختن | ماہ روئے سرو قدی سیمین آتش رخسار و آں رشک چمن او چو جانست و دل من بہچو تن از شمیم زلف آں جان ہماں آہ غمار آلودہ چشم پُر نہ سحر ای جمالت راحت روحانیان نالہ جانم پہ عشقِ گلِ خاں پیش شمع حسن او پروانہ و شش |
|--|---|

| | |
|---|---|
| <p>بچو لاله داغ با دارم بدل دود آہ من ز گور من نگر سر کیتا ییش جانم را رها ند گر نشینی بر سر گورم دے</p> | <p>در غم آں روی چوں برگ سمن آتش دارم نہاں ز پر کفن از نقد با و فکر ما و من باتو گویم از زبان دل سخن</p> |
| <p>جان خود را کن فدای احمد حسین بر جمال پاک آں روئے حسن</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>جانم بلب بہت از عشقِ خوباں چوں چنگ لیشتم از غم خمیدہ غارت بکرده دین و دل من از دوسر عشقِ این گل عذراں رویش بدیدم چوں من نردم آمد ہریشم با حسن و خوبی ہستی چو نوز چشم و دل من</p> | <p>کس درد ما را کردہ نہ دریاں پیرم بکرده عشق جو اناں ایماں بہرہ ہم نامسلمان ہستم چو بلبل با آہ و افغان نہیں سخت جانی ہستم پیشماں بر بڑوہ امن عقل و دل و جاں جایت ببادا دردیدہ و جاں</p> |

| | |
|---|---|
| بشکن بیاباده پرند ارتقوی و عشق بازی و شاہ پرستی جام برندی و در عشق بازی | از جان ز اہسانی مستان رسوا شدم من چون شیخ صنعاں از زہر برگشتہ بشکستہ پیاں |
|---|---|

| | |
|--|--|
| دور روز میثاق احمد بردادند صدور و مارا این عشق خواباں | |
|--|--|

| | |
|------|--|
| ایضا | |
|------|--|

| | |
|--|---|
| بروہ قرار و شکیب از دل از جان ہوں جلوہ حسن تباں تاب رخ ہوشاں راحت رفیع و دریاں قوت بہ نازاں دیدہ مشتاق را نور جالشی بود سجدہ گہ عاشقاں طاق خم ایردش آنکہ دل و دیدہ را نور و سرور آمدہ نالہ بلبل از و خندہ نہان گل ازو در خم جاں جوش ازو دل ہمہ پرچش ازو | دادہ بعشق خویش نالہ و افغاں ہوں دور و دل عاشقاں ہم دل بریاں ہوں روشنی دیدہ با نور دل و جاں ہوں مقصد و لماست او از روی جاں ہوں قبلہ جان دل گبر و مسلمان ہوں روح و روانم ہوں جانم و جانان ہوں درچین آمد بہا و خوبی بستاں ہوں جوشش بادہ ہوں کتی مستان ہوں |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p>ہر دل گم شدہ آمدہ عفتش و لیل مست کرب چاشقانِ نرگسِ محمود است دشمن زہد و دوع خرقہ در ز اہل قوت صبح و رات لور و لالہاں</p> | <p>وز پے عشاق خویش آمدہ برہاں ہوں پیر زندہ و دل از غمہ خواباں ہوں روایع حسن تھاں غارتِ ایماں ہوں ہستی ہر وہو ہماں ظاہر و پنهان ہوں</p> |
| | <p>آنکہ دلت سوختہ ز آتشِ حسنا خویش احمد محروں نگاہِ گستاں ہوں</p> |
| | <p>ایضاً</p> |
| <p>پیشِ بخش ام چو آئینہ حیراں ربودہ دلم شوخیِ حسنِ خواہاں ز بیتابیِ عشق پر وہ دریں بد و دریئے خانہ ہماں طلب کن کسے مہر را جز با بے نہ بیند ز بنیدہ کسے روح را غیر از تن و روین نکال شہ نہاں لامکاں</p> | <p>چو مرست خیر از و دیدہ جہاں جمالش زندہ شعلہ در حسنِ جاں شدہ فاسق از وی ہر دانہ جاناں درین خانہ جسمِ حسنِ ست ہماں ز برقِ بخشِ غمِ جاںست سوزاں جہر گشتہ پیاو جہاں گشتہ پنهان و جوب آمدہ روح و شہد جسم اسکاں</p> |

| | |
|--|---|
| چو بخت است انجانش این شور و فغان | شد از عشق بے پردہ رازِ حقیقت |
| | کسے حسن را غیر صورت نہ بیند ازین بینم احمد رخ و ستائناں |
| | ایضاً |
| <p>بناز میر و آں جانِ عاشقاں را ہیں فغانِ نالہ پرورد و بلبلاں را ہیں بہ سو باغِ بیا حسن آں جوانِ را ہیں شرابِ عشق کش و جلوہ بتاں را ہیں ز خونِ دیدہ من خنم ہای جان را ہیں بسا ز سینہ سپر تیر بے کساں را ہیں ز بادۂ توجہ شد حالِ میکشاں را ہیں بیا و حالِ شیدان و کشتگاں را ہیں تو کج ادای و دشمنی و ناز آں را ہیں فدا دہ اندر خود رفتہ پیچود آں را ہیں</p> | <p>بیا جمالِ دل افروز و ستاں را ہیں بہ عشق روی تو و گلشنِ ای گلِ خداں سی قدی کہ شدم پیرِ دُشمِ عشقش بیا بہ مجلسِ رنداں ز زہدِ توبہ بکن ز غمرہ تیر زدی در و لم خیاں ای ترک بیک نگاہ دو صد زخم می ز بندِ رجاں نہ سر باند و نہ دستار سا قیاد و ہر زم بکویِ تست رواں خونِ عاشقاں چو خیل پری رنجی کہ دلِ خلق پا نمال بکرد ازاں شراب کہ دادی بچاشقاں ساقی</p> |

| | |
|---|---|
| <p>عشق تو دل عشاق ہست خوار و خراب از اں غمی کہ بچش تو بہت دہل من بہشت تو شب و روز است جاں لبزد و گداز طہاں بجاں و بچوں گرد کوئی تو خلق زوست ساقی مہر و بکیر جام شراب از انہا جمال کہ جانہا ہمہ فدائی دیند بشقت یار اگر یکدمے شوی بخود</p> | <p>فغان ناکہ وزاری بید لاں را ہیں چو ابرگر یہ ہیں چشم غشاں را ہیں بسینہ دست بنہ ہیں دل طہاں را ہیں بیا و خوار می عشاق نیم جاں را ہیں بر آں نعرہ زول حسن دلہاں را ہیں نشان حسن جہاں سوزنے نشان را ہیں تو در مکان دل خویش لاںکاں را ہیں</p> |
|---|---|

| | |
|----------------------------------|------------------------------------|
| فقط توئی نہ دریں حزن مبتلا احمدؔ | بیا و در دو غم و سوز عاشقان را ہیں |
|----------------------------------|------------------------------------|

| |
|-------|
| ایضاً |
|-------|

| | |
|---|---|
| <p>جانم بر فتنہ در عشق جانان شام و سحر گاہ در عشق آں گل ایں اشک چشم دین آہ سوزم تا کہ بنا لکم کیں بُت بشوحنی</p> | <p>تن ماندہ تنہا بر صبح و بچاں ماندہ بلبل و اریم افغاں تا فاش کہ وہ اسرار جانان ہم دل بہرہ دزدیدہ اچاں</p> |
|---|---|

| | |
|---|---|
| خونم بخوردهی کشتی به غمره ساقی بباده جانم رہا کن مستم چنان کن تاسم بچاہم در روز اول مار ابد اوند ساقی ستار شش سبار و چانم رہیہ از زند و تقوی پانم رہندی بزار گشتہ | تا چند این جور کنا مسلمان از بند عقل و طبع پریشان تا کیست خندان تا کیست لایا رندی وستی و این عشق خواب زاہد چو آید در بزم رند دیدم چو چشم ساقی مستان از رنگ سستی و از خود ستان |
|---|---|

احمد چہ گویم شرح جالش
عالم چو بہتست او بہت چوں جاں

ایضاً

| | |
|---|---|
| از رہ چاہم مے بکف ساقی گلندار من گلشن بہر جمال تو حسن تو نو بہار من ز آتش عشق سوختم تا بکجا فضاں کنم بہر رخ رشک ماہ تو سیل زخوں رواں شدہ | تا ز شراب ناب خود و ہر سنگ کند غار من شد لب لال نوش تو بادہ خوشگوار من راحت جاں ہر آنکہ بود بدہ ہموں تزار من صبر نمی کند دی و بندہ اشکبار من |
|---|---|

از غم و ذر و عشق تو ناله جو بلبلان کنم
 ای دلِ پیغم و الم خود تو بگو که چوں کنم
 تاز سنان غمره اش زخم بر زخم خورده
 زار و زار گشته ام از غم عشقت ای صنم
 در نگری بچشم خود آتش و در دینام
 خاک ریت بگشته ام از پے آنکه یکدی
 عاشق و زند می کشم مست و خراب زاهد
 ز آتش عشق و شعله اش سوخته ام چنانکه تا
 بر رخ خویش دلبران داغ غلامش زده
 هر دم و لحظه نو بنو خود ز درون و از بیرون
 جان مرا می کشد هر طرفی که خواهد او
 چونکه میل جان خود آفت عشق میخیزم

بیرخ خوب گل داشت گشته خزان بهار من
 بر لب من سبیده جان نه آن نگار من
 طاقت صبط تا کجا دای و دلِ نگار من
 چوں کنی ترحمی بر من وصال زار من
 گر تو گئی گذر کنی بر لب و در غار من
 که قدمی نمی بر آں بر سه و ده غار من
 زهد و ورع گئی مجوز ز دلِ باوه خوار من
 غیرت لاله زار شد سیئه و افتادار من
 رشک پر می رخاں آلودن جمالِ یار من
 ناز و کرشمه می کند بر من آن نگار من
 در کف خویش داشت آیهی شکر برار من
 آمده از برای من بر سر پا احتیار من

چشم بر اہم احمد تاکہ دیا پد آں نگار
 نہ نشد و سکے رحمت انظار من

ایضاً

با همه سن و دلی آتیه مقایسه من
 ز آتش عشق سوختم او مده خوش لقای من
 گاه دلم بسوزد و آتش حسن رو خویش
 مرگ و حیات جهان من در لیل آسپست
 در میر و بخون من غیرت و فکرتنگ نه
 از پی دفع ظلمت بجز تو و آتش بان غم
 بهر چه جور و بهر وفار اضمیم ای چای جان
 گفتش ای حیات جان ده خبرم بر باز خود
 عشق بگفت بهر عاشق مراست آشیان
 طائر قدس نام من و عشق مقام من
 حسن و جمال در این مراة خویش ساختم
 شعله طور آدم جلوه نور آدم
 ذات نیست نشان برترم از جهان و جان
 ساکن ملک لامکان طائر قدس آشیان
 نه من و تو در آمده یابای منی تو ی

ناز و کشته هر زمان میکند برای من
 حسن و جمال خویش را جلوه برده برای من
 گاه قوول کند ز لب عمر من بقای من
 هست جمال رو و در و من و وای من
 آتش عشق سوخته شرم من حیای من
 هست خیال رو تو شمع من و ضیای من
 بهر چه بود و فضائی تو هست همان رفقای من
 گفت بناز در وجود نیست کسی و رای من
 برتر از این جهان بود بهر من فضای من
 بهر تفرج آدم من بود سرای من
 گشت عیان آینه ذات من و لقای من
 رونق روی دلبران نیست بجز بهای من
 غیر ز آتش است آب من و هوای من
 برترم از همه حجت بهجتی است بجای من
 عین منی باست او هم منیش و رای من

بہر تو پہچو احمدی کم دور فائدہ از وطن
نہست دریں دیار کس غیر تو آشنائی من

ایضاً

رنگِ رخِ دلبرانِ رونقِ خواباں ہوں
باعثِ آسامِ جانِ مرہمِ زخمِ نہاں
زاتشِ حسنِ بتاں ہستیِ عشاقِ سوخت
و رسولِ بلبلِ ہوں صورتِ عشقِ آمدہ
نورِ نظرِ آمدہ دیدہ یعقوبِ را
جلوہِ بہ لیلیٰ بکبر و صبرِ ز مجنوں رہو
آہِ دلِ بیدلاں آتشِ سوزِ نہاں
جلوہِ ہر رنگِ اوشا ہدیرِ رنگِ او
دیرِ رخِ خواباں نوازِ چہرہ برافر و خنجر
و زخمِ جانِ و دلمِ جوشِ زدہ ہا پھوسے
ہر جہتی را گرفت بر نہمہ گشتہ محیط

دو دو دلِ عاشقاں سینہ سوزاں ہوں
بہرِ بھیانِ عشقِ آمدہ درماں ہوں
سوزشِ پروانہ و شمعِ شبستاں ہوں
زینتِ رویِ گلاں زینتِ گلستاں ہوں
جلوہِ حسنِ رخِ یوسفِ کشتاں ہوں
شورشِ سودا قیسِ جانِ پریشاں ہوں
چہرہ چوں زعفرانِ دیدہ گریاں ہوں
عاشقِ گم گشتہ دلِ دیدہ حیراں ہوں
وز لبِ عشاقِ باز ناالہ و افساں ہوں
ساقیِ مہر و مہوں نعرہِ مستاں ہوں
ظاہر و پیدہاں باطن و پنہاں ہوں

ہست تجلی ذاتِ این ہمد اسم وصفات
غیر نداد وجود عاشق و جانان ہوں

آنکہ یک غمرہ برونہ دولت احمد
ہست بیاع شود سرو خزان ہوں

الْبَشَرِ

مانند دشن وائی این جانِ طپاں
واں لبِ لعلش حیاتِ عاشقاں
ہست جانِ ماتن داو جانِ جاں
سایر آمد روح تو در لا مکاں
گو ہر ذاتِ تراحتِ ست کاں
شرحِ آں قطرہ کہ آمد و رہیاں
تو در و ان غولیش بینی یک جہاں
بیش در غولیش بیشک و گہاں
شد سیلماں و رہس مویں نہاں
تا نہ پیدا ہست در تو آں لہاں

دلِ ربودہ روحِ روحی دلبراں
ہست ہفتش قوتِ ہر ناتواں
ماہرہ جہیم او روحِ رواں
ظاہریتِ پابند و سرخ گاہِ تن
باطنِ تو ہست در پیارے محیط
آنکہ گزانیہ قلزم را بخیر نفس
چوں بخواب خوش و آئی ساعتی
مثلِ یں عالمِ تمامی کائنات
اندرونِ ذرہ پناہ آفتاب
از ہوا محتاجِ اشیا آدمی

| | |
|---|--|
| اسم لتبیر لیست این جان و جہاں ہست در ہر صورتے اور انشاں | مبدہ عالم بود حق ہم معاد بہر ہر اسمی سے ذات اوست |
| اد چو قلزم ہست و ماہیچوں جباب جملہ عالم احمد ایک موج داں | |
| ایضاً | |
| آمد و رفتے کشیدہ بر مثالِ خوشنیتن تا بہ بیند اندر حسن و جمالِ خوشنیتن شکل ماہیہ کند اندر خیالِ خوشنیتن گشت پیدا بہ ماہیہ جاہ و جلالِ خوشنیتن مبدہ خود کے شناسد ہم آلِ خوشنیتن کارانی می کند حسبِ خصالِ خوشنیتن غنی و حقواں مرا و راہم نکالِ خوشنیتن ریند و شب معروف میماند بحالِ خوشنیتن | خواست تا ظاہر کند آں شہ کمالِ خوشنیتن ذات آدم را برای خود یکے آئینہ ساخت آہنہ آنکہ جانِ آدم باہمہ صنع عجیب آں جمالِ کو نہاں بودہ ز چشم خویش ہم آدمی زادہ ز حالِ خویش غافل بودہ است ہر کسے بر عادتِ خود این جهان آں جہاں ہر چہ آید پیش تو از خوب و زشت و نیک بد بیخبر ہر دل ز فکرِ ماضی و مستقبل است |
| بنگ افیوں خورہ احمد کرتا ہر وقت نماز | |

بجز از اهل ہستی ہم آملِ خویشتن

ایضاً

و بے جا می گل رنگ داده ساقی مستی
 میستی با او تعلم فیت و نیز پوشش من
 بریل از خویش رفتم آنچنان خوش آں باده
 از آن باده که خورده در انزل یاس آدم خلکی
 بزور باده اش بار امانت را شده حامل
 باین قضت باین صحت که دارد اندایت خود
 وجود او عجب مجرب و ملکوت و ملک آمد
 جز لایان حق بر خیزد ز فکر و از تلفظ با
 پیر تا اینہ اسماء است یا اندر و گنج
 شنای کہ گفتم خود بپائی اہل قرب آمد
 چہ آن عالمی کہ ماندہ خوار و دودل ماندہ بود آخو

بگشتم مست انوی تا ماندہ ہوش من با جاں
 زودہ صد جوش همچون آہ می در ضم این جاں
 کہ تا علم ماندہ از خود و از کفر و از ایمان
 کز وجہ ملک هستند اندر سیر و حیران
 ملک بعض و سما کز وی تہمتہ سندہ و لرزان
 نہ چون رشک و بر جان خنجر خوردن شیطان
 و دو عالم جمع گشتہ در نہاد حضرت انسان
 سیر ہو نہ کم کرد عجب بحریت لے پایاں
 خزینہ بے تمنا ہست ویرا اندرون جاں
 نہ از بہر کہے چو خشن شدہ زخمی تیرہ پایاں
 و درین عالم درال عالم بے حسرت خود و بر جاں

اگر احمد دلی تو نار سیدہ تا بوصول او

ز ہجرش تا ابد سوز بماند فی توں از چو پ

ایضاً

| | |
|---|---|
| <p>ای حال الت نوبہ چشم من چونکہ تو جانی نہ بیند کس ترا لامکاں جوینہ کے یاد ترا رونی گلماو عشق بلبلی نہم توئی گلگونہ حسن تباں حسن شمع از جالت تابشے گل ز سنت جلوہ وزویدہ است ای حال الت نوبہ چشمه عاشقال</p> | <p>مہر تو آمد چو جان اندر بدن نہیں مئی آئی درون چشم من ز انکہ تہ نہاں شد فی ماؤ من جلوہ گرا بچوں بہار اندر تہ من ہم در عشاق باشی فوہ زن ان تو در پروانہ ذوق بوختن غوبی چید ز نو بہ گ سخن ہمچو شمع رونق ہر انجمن</p> |
|---|---|

ہمچو لیل جان احمد سہ ختی
ز آتش شوق ای گل خندان من

ایضاً

| | |
|---|--|
| قدسیاں شیدا شدہ بروئے تو کار سازانِ قضا پر بستہ اند از ازل بر جملہ ارواح و قلوب از سر اثر روحِ قدسی آمدہ مضطرب گشتہ بیدرہ جبرئیل بر درت عشاق محو و بیخود اند ہستی عالم توئی ای ترک مست دل شدہ در دامِ زلفِ تو اسیر | شیفتہ روحانیاں بروئے تو ہستی عالم بتارِ موئے تو منبسط گردید مہرِ روئے تو اندیں عالمِ محبت و جوئے تو در شامِ چوں رسیدہ بوئے تو بہر ایشاں لامکاں شد کوئے تو ہستی وہی ماہند روئے تو شد کفنِ دِ جانِ خم گیسوئے تو |
| احمد از جاں تشنہ دیدارِ است ہست آبِ زندگی در جوئے تو | |
| ایضاً | |
| آتشِ مجرمِ سوختِ شربتِ دیدار کو مست بنوئم کنوں از نیرِ سودائے عشق جان و دلم سوختہ آنکہ باز و جمال | آنکہ شیکیم ربود آں بتِ عیار کو کاکلِ دلدار کو سلسلہ یار کو شعلہٴ حشش کجا آتشِ رخسار کو |

تاج

| | |
|--|---|
| عاشق دل داده هیچ نہ ترس دجال پیش تو استاده ام تیر بزن غمزه را عاشق دل داده ام فارغ و آزاده ام این لبر گشته ام طاریے آشنا نست گشته دل من طول زین همه زهد ریا حسرت ساقی دی پشت دل من شکست دعوی زهد و صفا، هیچ بکن ز اهدا مویی جان آمده بر سر میقات شوق ساقی روز انزل آنچه ز صبا بداد | شربت آلوده ام تیغ و سر دار کو خون دلم جوش زند و پدہ خونخوار کو سینه سپر کرده ام غمزه دلدار کو تا که نشیم کند کاکل حصار کو آں بت عیار کو حلقه زمار کو خوار و خرابم کنوں خانه خمار کو روشنی دل کجا جان پُر انوار کو جلوه دلدار کو وعده دیدار کو جان همه ست شد یک دل شیار کو |
| از ره سمع و بصر و دل و جان احمد جوش زند سرین محرم اسرار کو | |
| ایضا | |
| خود خونم عشق خون آشام تو آرزو دار و دل شیداے من | بر د آرام رخ گلف ام تو تا دهم جان اے صنم بنام تو |

| | |
|---|---|
| کاکل شکیں شدہ نہ بخیرِ دل روح و جانِ عاشقاں با د ا خدا بہر من از صد ثنا خوش تر بود آرد و ارم بہویت جان و ہم کے نظر آرد سوئے حورِ جہاں قدسیاں اندر رکابِ تو دواں از نیاز و صدق دایم مہر و مہ تو سن چرخ ست گزشتہ و حروب تا قیامت بر نہ گرد و ہوشیار دائما از خسر تو زہدِ ریا | بستہ جانم حلقہائے دایم تو برجائے پاک خوش فرجام تو ازہ ناز اس صنم دشنام تو سویم آرد گر صبا پیغام تو عاشق و لداوہ ناکام تو از مکاں تا لامکاں بیگام تو طوف می آرد نہ گردو بام تو لیک دایم ہست جانان رام تو ہر کہ خوردہ جرئہ از جام تو ننگ داد عاشق بدنام تو |
| گشتہ احمد چاں رسوائے عشق گم شدہ تا جملہ ننگ و نام تو | |
| ایضاً | |
| آنت جان میدان ہست مالِ رب تو | بہر جنوں عاشقاں مطلقاً ایست تو تو |

عشق تو ای حیات جان بهیبت و من است
 مست و خراب جانم از نگرش پر خوار تست
 سجده ز اهداں همه هست بسو سنگ خشت
 گر سحری در آورد بوی تو سوئے من صبا
 شور خون عشق یافته حسن روئے تست
 قبله جان هر یک چونکه جمال روئے تست
 تافته مهر سن تو چوں بدرون جان من
 این دل ناشکیب من گشته زبون خوار عشق
 شوق جمال پاک تو و تن من مثال روح
 از چه پند سیکنی اسی بر من هلاک من
 اینکه هجوم عاشقان بر در تست ساقیا

قبله ماست رو تو کعبه ماست کوئے تو
 دایم دست بهر طره مشک بوئے تو
 سجده عاشقان بود سوئے جمال روئے تو
 از رشوق و طیبی لعل بد هم بهوئے تو
 با چو پست از لیم ناله های دھوئے تو
 موم گبر را ازین سجده جاسوئے تست
 آینه سال میجر تم پیش جمال روئے تو
 آه و فغاں ہی کم بهر رخ نکوئے تو
 هست بسا جان نیاں دلم آرزوئے تو
 سوخته جان عاشقان سنگ ملی و خوئے تو
 بادہ بخود نیست چوں در خم و در سبوئے تو

گرچه ز تعلمای عشق احمد دل شده بخت
 لیکه ز جانش کم نشد شوق تو و جستجوی تو

ایضاً

شعله زنجان من برق جمال و حسن او
 وحشت جان چمن قیس شمره شکر شسته است
 عشق تو از دلم برود خواب و غور و شکیب من
 نگمت زلفت ای پری مست بکرو ده جان من
 بسته دامت ای صنم از در تو کجا رود
 سیل سرشک ویدہ ام چو ش زده ز جان دل
 از سر کمر ز اهدا طعنه مزین بر عاشقان
 نعره های و بوی من تا بفلک رسیده بود
 نے رخ خوبت ای صنم در دل من قرار نے
 ناله من مبین من اینکہ جہد از یں دہن
 یار تر از غم رہا نہ سوی خودت ترا بخواند
 خلق تعلقت بود صورت علم دو ہم تو

سوخته ہستیم چنان تاکہ مانند تار مو
 شور جنون عشق من ہر طرفی ست کو بکو
 خوار و زبون گشتہ ام از پئے آں سرخ نکو
 سلسلہ جنون من کاکل شست مشکبو
 طرہ مشک شای تو چوں رخی ست در گلو
 آنچہ چشم من رواں شد ز غم تو ہانچو جو
 چونکہ ندیدہ رخس نیست ترا خبر ازو
 آمدہ ہیر تم بہ پیش گفت مرا کہ انصتو
 برو شکیب و صبر من حسن جمال ماہ رو
 ہست ہی رنے نہاں زہر جنون ہای ہو
 بر کم و عنایتش اے دل خستہ شکر گو
 اینکہ بحس در آیدت ہست تمام سہ ہو

مہر مہنہ بریں دہن بند بکن در سخن
 باش خوشن احمد اختم بساز گفتگو

الہی

جانها بشفقت دالہ دولما پشیدائی تو
 خلق بشفقت بتلا جانها ز غم اندر بلا
 پیش جمالت قدسیاں حیرت زده آئینہ سال
 حسنت حیا عاشقاں مہر روان بیدلاں
 مانند مجنوں عشق تو عقلم ربو و دہوش من
 چشم خارا لودہ ات خمخانہ مستی شدہ
 از ناز اعیان جہاں بتارک دل میردی
 در عشق تو ای جان من آشفته و برگشتہ ام
 مانند مجنوں بخود و حیراں شدہ در عشق تو
 مدہوش شد عقل و دل از بادہ دیدار تو
 ای دل عشقش سوختی اندوہ ہا اند و خنی
 ہر عاشقی گم گشتہ دل یک گوہری انکان بست
 از فتنہ ہائی چشم تو عالم ہمہ بہم شدہ
 غور شب و ماہ و مشتری و زون گرد خاوات

کس نیست در غمی حسن ای ماہ من بہتائی تو
 در ہر دلی غوغائی تو در ہر سرے سودائی تو
 جان سوان عاشقاں خاک اند زیر پای تو
 اندر دل ناخوات در دید ہا شد بجائی تو
 رسوا کردہ کو بکو عشاق را سودائی تو
 تا گشت جان عاشقاں محمور زان صہبائی تو
 پامال جان عاشقاں کردہ قدر عنائی تو
 بر بود آرام دلم ای مہ رخ زیبائے تو
 تا ایں فلاطون خرد گم گشتہ در صحرائے تو
 جانها حیاتی یافتہ از حسن روح افزائے تو
 ہر شب رو د سو فلک این نالہ و ہیمائے تو
 ہر ہر روی جان باختہ باشد در یکتائے تو
 پر سحر و افسوں آمدہ آن ز گس شملائے تو
 زہرہ بجالتان خرد از قبہ میسنائی تو

احمد دل تو سوختہ از شعلہای حسن او

آتش زده عشق بخش اندر همه کالای تو

ایضاً

از چشم عاشقان بچه خلوت گزیده
ما از جنون عشق گریبان دریده ایم
منعم کن ز عشق بتان زاهد که تو
چون خویش زنده کن دل نایزای صبا
رخ را بمن نمودی و عظم ر بوده
از عشق تو نجات نباشد گمے مرا
ای مرغ قدس عشق زیا رم خبر بگو
حسنی که بود راحت جان و لبت کیوں
اسرار نفخ روح ز عشقت شناختم
از دل خیال بگو تا اچوں بدر کنم
مانند روح و عشق و یا صورت جمال
ور آدم آ پختا نکہ پری میشود نہاں

در دیده ام بیا که مرا نور دیدہ
تو پرده صیوری جاسم ز دیده
شاید جمال دلبر مار اندیدہ
بوی ز پیرهن بت ما گرفتیدہ
سودا و صد جنون بسر من دیدہ
مانند روح در رنگ جاسم دیدہ
زیر که قرنها سوئے باش پزیدہ
از در عشق جان بلب از وی رسیدہ
تا مهر خود چو روح جاسم دیدہ
بچوں پری بجائے جاسم خریدہ
ای نازنین بگلشن دلہا چمیدہ
ہستی و کوکب تو خلوت گزیدہ

همدی که کرده بره عشق احدا
صد شکر کن چو بر در جانان رسیده

ایضاً

ز آتش حسن چو گل چهره برافروخته
فتنه دین و دل من نگه ناز تو شد
ما دل شیفته در عشق تو بفرود خسته ایم
خبر من بهیتم از برق جمال تو بسوخته
جلوه کردی که درون نظم جز تو نماند
مثل منصور سر خود به بهای حسنش
بماشای جمالت دلم از دست برفت
از که طریقه ستم و شوخی و ناز و غمزه
ای پیرو بیک جلوه حسن رخ خویش
ز بهدلقوی بر بودی بنگاه به زولم
آه ای در محبت دل من خوش کردی

به چو بلبل دل شیدای مرا سوخته
چشم را کافری و سحر در آموخته
تو که صد خوبی و صد حسن براندوخته
شعله بود که در جان من افروخته
دیده احوال ما باز نمط دوست
ای دل شیفته یاد آر که بفرود خسته
آه نا جان کن ز روی خود افروخته
از پی سوختن جان من آموخته
جان بیمار مرا طرر نمط سوخته
غمزه راه زنی دین من آموخته
آه ای عشق که تو جان مرا سوخته

| | |
|---|--|
| با چو آئینه به پیش رخ تو حیرانم | توبعد جلوه و صد ناز رخ افروخته |
| دل و دین مذہب ملت همه بفروخته | یک غمزه جادو و قضا ای احقر |
| ایضاً | |
| <p>و امشب عشق آں یار دلخواه در عشق جانان جسام بود گر شاید که پایش افتد بچشم من جرم گشته دلدار مارا از درد عشقت خون می خورم من گاهے نہ پرسی از حال زارم دیدم جمالش از خویش رفتم ان شبہ ا ب م ده ار عزانی از عشق خوابان منم چه سازی از فرط نشہ صبا کے عشقتش</p> | <p>سوزی و دودی و دودی و صد آه لیکن نگردم از مهر آں ماه گر دو سیر من تا خاک آں راه زین خون ناعق در خلقت انو ا ه رحمے به مسکین ای شاه بشد با که بگویم زین درد جانکا ه آمد به پیشم چو ل یار ناگاه گر دو خرد را تا قفسہ کوتاه زین دیو رهن اعوذ بالله عقلم زستی افتاده در چاہ</p> |

| | |
|---|---|
| <p>از بوی زلفت بدست گشتم جانم بزدی از عشق و مستی هستی عاشق و پیش جانان پرسیدم ای جان بایت کجا گفت مطلق گرفت رنگ مفید روی مجرد گرفت جسم</p> | <p>سویم چو آورد باد و سرگاه از راه تقوی گردید گساره جرم عظیم است استغفر الله و هستی کون داریم سرگاه آمد منزله در شان اشباه در شکل سمرنگ آمدش شاه</p> |
| | <p>خمس چه گویم از راز جانان دانا بداند یا جان آگاه</p> |
| | <p>ایضاً</p> |
| <p>از نشان غمزه و تیر نگاه عاشقان بهر تجلی جمال از محبت خود جگر با آب اشک چشمم را ز دل رافان گل نخنده در چشمان و خوش</p> | <p>که دو کار عاشقان چشمش تپاه به چو موشی هر یک جید از خواه عشق خوں کرده دل مرغان شد دایر و ز بانم و دوا حال بلبل در غم عشقش تپاه</p> |

| | |
|--|--|
| <p>جلوہ گرد و سینه و چشمها او چو جان بست قہماں بچوں او مثال روح و قلین عضائی او تازہ جاری خود مرشاه را نفس و احد بر بندہاں شد محیط روح چون سلطان محیط آمد بفر نور روی تیرا غظم بہ ہیں گر نقد و بشکنی نہ افرا و خلق گر شمار حرف از قیمت رود</p> | <p>بانہزاران از بہت آں رشک ماہ جملہ عالم چشم و او نور نگاہ او چو سلطان ابدان چون سپاہ اندرون جان ہر فردا است راہ جملہ دہانہ تخت حکم شاہ بر قلوب جملہ افراد سپاہ منبسط شد بر بخوم و نیز ماہ پس ہم پیکتائیش یا بی انتہاہ لوح سادہ بنیش بے اشتہاہ</p> |
| <p>برادر تہائے او احمد بہ ہیں کار ہا جاریست در این کار گاہ</p> | |
| <p>الغیب</p> | |
| <p>ماوالہ جمال نگاریم آہ آہ شیلای حسن ماہ غداریم آہ آہ</p> | <p>شوریدہ محبت یاریم آہ آہ مجنون عشق خوشہ و غاریم آہ آہ</p> |

| | |
|--|---|
| <p>دلدادگان سن نگاریم آه حسرت زده ز درد غم عشق دلم ترسم صدخم خورده ایم بجان از نگاه یا رسوا و خواهر از غم عشقتم کو بکوه از گلشن جمال دل افزونان نگار تیس و گزینان ما به چشم خویش یک لحظه جمال با آرا آن نگار ما ز غم محبت آن جان عاشقان از آفت جنون محبت که در ستر مرچوم ننگ عشق چو تصور گشته ایم</p> | <p>دزد و دشت زار و زاریم آه آه افاده و دراز رخ یاریم آه آه دست در ترک مست شکایم آه آه وز مهر بار خسته زاریم آه آه دامنه افضل بهاریم آه آه از سینه تا که باز بر آیم آه آه در تان خویش صبر نداریم آه آه در روز دور و لیل می نهاریم آه آه رفته بر و ن خوابت قراریم آه آه دزد و دشت و بحر و بر داریم آه آه</p> |
| <p>احمد چو شوق غربت و کسبت کشید ایم آواره ز شهر و دیا ریم آه آه</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>ای زنده ز حسن تو آیین دل آرای</p> | <p>همان بنده روی تویناں رو که تو مولای من</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>دلہا ہمہ سو تو چوں قبلہ ناگردان کے بتو نیم اسی جان گشتی چو حیات من خوش خیال تو چوں تافتہ بر خواب ہر روز بچشم من مد جلوه حسن آری اندولت ویدارت بر خویش ہی نانو زاندیشہ عشق تو خالی بنو دیک دل درویز در دل بن چوں عشق تو پنهانی امی دلت بیدارم دی عمرو فادارم بولیش پے مشتاقاں شہسپر بن یوسف</p> | | <p>چونت نکم سجدہ چوں کبہ جا نہائی جز از تو نہ بینم چوں نظر مائی بر خویش شدہ نازاں ایں سایہ زیبائی شہرب خیال من چو صبح بردن آئی آئینہ نظر پر شدہ از جلوہ چو مینائی ای جانِ جهان چوں جاں تو بہ تنہائی وز حال بون من چوں مہر تو پیدائی بے روی تو بیام وقت ست کہ بلذائی لعلش برواں بخشی اعجاز میحائی</p> |
| | <p>از جاؤ مکاں او اچھڑ نہ نشان کس داد ایں طرنہ کہ نام او شد شاہد ہر جای</p> | |
| | <p>ایضاً</p> | |
| <p>باشخو بستمگاری افتادہ مراکاری افتادہ من بسمل دروست ستمگاری</p> | | <p>خونِ جگر ہم خورده آں قاتلِ خونخواری با جانِ پراز دردی با خاطر افکاری</p> |

برده دل و دین من حسن بت عیاری
 از شوخی و طعاری عشق آمده عیاری
 این عشق ز بدستی چون باد در و درون خند
 از مستی عشق او بخود شده صد عاقل
 بر شمع رخ خویش جاں سوخته پروانه
 از غایت بدستی آن ز گیس محمورش
 ای ای که افتاده باں من بیچاره
 از شوخی و طعاری آن بت ز جمال خود
 برگو سرای او بریناک طپاں حلقه
 زان ز گیس بتانہ مست آمده بر جان
 چون لبیل شود پیده جاں زو بفغان آمد
 سودای تو میدارد اندیشه ننگ دل
 ای بت بخدا حسرت شد آفت دین دل
 از شوخش عشق او صد عاشق دل داده
 چون حسن رخ یوسف در هر طری اورا

شد گردن ایمانم در طلق زناری
 صد گردن چون صنای در بسته زناری
 صد جوش بر آورده با چوں خنم خاری
 خرقة بگرد کرده در خانه خماری
 چوں گل بلبل از عشق زدا و خاری
 نگذاشته در مجلس یک عاقل و هشیاری
 در دست تو چون شمع خنجر زنی و نو خاری
 اندر حرم و مسجد گذاشته دینداری
 یک زخم خور غم یک کشته دیداری
 در مستی بخجوری چشمش شده خماری
 تا مثل گل رعنا دیریم به گلزاری
 در عشق تو هر شبیدار سوا سیر بازی
 در عشق تو هر زاده است است بزناری
 منمور منمط به خود آورده بودی
 نقد دل و دین برکت به دست خریداری

| | |
|---|--|
| دلی خانہ دلپرست اور صاحب این خانہ از ہر کی جانی در سیکدہ وحدت | جان مدہ چوں داری جانانہ چو صیہائی گردیدگر و ما را ہم خرقہ و دستاری |
| از کفر و ہم از ایمان بکست و کشت چوں عشق ترا کردہ محو سرخ دل داری | |
| ایضاً | |
| می گلزنک چوں بر جام داری بہ عشق غمیش ای آرام جانانہ بطراری زلفت پر شکنہا ز عشق خویش مجنونش بہر اناں بہامرا و خویش جستن بہ عشق آئینی ای جان محزون الا ای عشق تو آن شہسواری چو تو بنود و گرندی بہار سوز چو بیل در چمن گلبارنگ میریز | دلم ساقی چنانا کام داری دل عشاق بے آرام داری ہزارا دل اسیر و ام داری تو صفا عاشق بدنام داری بد ادا دل کہ طمع غام داری دل پر دود و خون آشام داری کہ خنک چرخ را رام داری بکار دای ننگ و نام داری بدل عشق آن گلغام داری |

| | | | |
|--|--|---|--|
| | بچندی گردش ایام داری بپشتش نیک صبح و شام داری | و آید ساقی و جانست کندست تجلی روی او زلف استارست | |
| | | به عشق ای جان احمد مسکن خود بر دل از کفر و از اسلام داری | |
| | | ایضا | |
| | وز گیره خوں سحاب گشتی ای دل به محنت ناب گشتی تو فتنه شیخ و شاب گشتی از آتش غم کباب گشتی وز ناله دل رباب گشتی در عشق بتاں خراب گشتی در شرب بوترا ب گشتی ای زلف چهره القاب گشتی ای هستی من حجاب گشتی | ای دیده ز غم پر آب گشتی از گرمی و لطف آتش عشق ای حسن سحاب تا به شوخی ای دل بفران خور و یاب چون چنگ خمیده ز عنما هستی چو میثم در خرابات ناک تو چو عشق داد بر باد بر خوبی حسن آن پریو بر حسن جمال مهر ویش | |

| | |
|--|--|
| <p>ای باز چرا فُراب گشتی کنوں رقم کتاب گشتی از وہم کنوں خراب گشتی در صورتِ خودِ جاب گشتی میداں کہ تو بے حساب گشتی</p> | <p>خود از پے عمل آرزو ما بودی تو باصل لوحِ سادہ خودِ قدیم بے کنار بودی از موجِ زنی بحسبِ معنی ایں قطره بہ بحرِ او چو بردی</p> |
| <p>از گرمی و بچش و مستی عشق احمد چو خمِ شراب گشتی</p> | |
| <p>سیلِ انا شکستہ چوں چشمِ چوں داری سرودایِ غم و شورشِ مجنوں داری کہ بجایِ پرویِ شبلی ذوالنوں داری دوشِ می خوروی و نموریشِ کنوں داری بادہ آمیختہ ساقی تو با فیوں داری حسنِ مخفی کہ تو در آں رخِ گلگون داری چشمِ مخورِ چہ پر سحر و پُر افسوں داری رویِ مانند گل و زگرِس میگوں داری</p> | <p>ز غمازِ بگہ دیدہ پر خوں داری ہوا می سنِ آن نیرتِ لیلِ ایدل و درہِ عشقِ زربوایِ و از رنگِ ترس از کفِ ساقیِ ستان کہ فدایش جانِ باد بیکے جرمِ گم شدہ و ہم دستار بلبلِ جانِ مرا آہ سوئے نالہ کشید بنگاہی تو بتا جملہ جہاں برہم شد پے شوریدگیِ عاشقِ دلدادہ خود</p> |

| | |
|---|--|
| <p>از نشاط و طرب نفس چو گرد و دل داری در بدیدی تو گواه و فعال چون لاری تو دیرین رست چو من پیچول داری تنگی نفس تو از کاف هم از نور داری</p> | <p>پیش خورشید خوش ای دل من ذره صفت گر ندیدی رخ او بر که تو عاشق گشتی جلوه حسن ل از رخ خوب تو عیا نیست آه بودی به ازل ای دلم آزاد ز قید</p> |
| <p>احمد از بخودی و حیرت گم گشتن خود مسکن خویش ازین کون قیام داری</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>بری شکست صبرم بکمر مال دلربائی چو بدیده ام در آئی همه هوش من ربائی هتما بظافت من بری بخوشنمائی ز جمال خویش جانان ل من همی ربائی چه شود ز کوی جانان بشام من در آئی بجمال خویش جانان که تو مرده و صفائی که بسحر و آفتاب و آفرین خلق می ربائی</p> | <p>چو گوی من و غمی بدوشم من در آئی چو نهال شوی ز چشم غم و درد من فزائی ز جمال روح پرور چون قلاب برکشائی بهار و لعل و بهی بکمال خوشنمائی به شمیم زلف مشکین اگر ای صبا صبا ز برای عاشقان نند حرمت حریم کعبه بدرون زگر خنود و دونه را رفته داری</p> |

| | |
|--|---|
| <p>شبِ روزِ پنجو بلبلِ بنگان و نالہائی ہمہایست شو عشقت تو بگو کہ ام جائی بمثالِ نوزیدہ بدرونِ چشمہائی چو شہی نہالِ ہمایں مہی و مائی بمثالِ صبحِ اجاںِ حقیقتِ عینِ مائی تو زخرد و چونِ دلی زہیں ہاں و رائی پے تیر سیر ذاتی تو بخویشِ حذر و مائی</p> | <p>چہ تو سیدہ اید کہ بخش روی آں گل بہمزلِ پستِ شیدا ز جمالِ تو نشانی تو چو صبحِ بہارِ ہماہم تنِ حیاتِ جانِ بزیرِ مچی آسمانِ صفا ترا کہ یا بد تو قریبِ بچو جانِ کہ ز دیدہ ہاں سانی نہ اشارتے پذیرِی بہ عبارتے نہ گنجی بمثالِ مہتاباں کی شدہ رواشِ نورش</p> |
|--|---|

بمثالِ آئینہ شہو جمالِ یارِ حیراں
چہ خوش است احمد از تو چنین غائبِ رائی

مکالمہ حضرت نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ

| | |
|--|---|
| <p>میزوم نالہ و فریادِ گس از من نغمو پاکہ من بچکسکم بچکسکم در نہ کشود رندی از غمِ ہرول کو سرِ درج نمود</p> | <p>دوش رنتم بجزابات مرا راہ نمود باید بچکس از بادہ فروشاں بیدار پاسی از شہد چو شہد بیشترک پاکتر</p> |
|--|---|

باعث آمدن بر دریا پیر بود
 کاندیز وقت کسے ہر کسے در نکشود
 کہ تو ذی آفتاب و آفتاب پیش آئی بود
 شاہد و شمع و شمرب و سکر و نای و سرور
 موزن اسی و گبر و قمار و او بود
 خاکپائی ہر شوقا کہ پیاسی مقصود

گفت خیر است درین وقت کراہی
 گفتش در یکشا گفت برو ہرنہ گو
 این مسجد کہ بہر لحظہ در شش بکشاید
 این احاطات مغانست در درندال اند
 ہر چہ از جملہ جہاں اند دریں جا حاضر
 گر تو غواہی کہ صحبت ایشان گیر ی

خمسہ جات فارسی اردو

خمسہ مرغزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

جاں نثار ترک چہ نہانت کم

دل بدست پیکان مرگانت کم

آرزو دارم کہ مہانت کم

گر بیانی شکر احسانت کم

جان و دل سے دوست قربانت کم

رہروان عشق کا ہو خواہ تاش

سرخ کی ہی اگر تجھ کو تلاش

ہیں قرأت کم کن دعاوشش باش

خود حقیقت کر ہی ہو راز فاش

تا بخوانم عین قرأت کم

ای دل پر در و جان بقیہ راز گر چہ ہے تو نفع میں زار و نزار
اپنی ہستی اُس صنم پر کر نثار گر تو ترک سر کئی مروانہ وار
بچو اسہیل قربانت کم

بڑھ گئی جب حد سے میری بیکلی اُس مصیبت کو پھر اُن سے عرض کی
ہنس کے فرمایا کہ ہے غامی ابھی گر یقین دامن کہ بر من عاشقی
از جمال خویش چہ انت کم

جب ذوقِ عشق کی شورش ہوئی اور دل میں بقیہ رازی بڑھ گئی
اں پر پروئے ہدایت جھک کو کی گر یقین دامن کہ بر من عاشقی
از جمال خویش چہ انت کم

تجھ کو ہے دعوا عرفانی بعلم حق شناسی اور خدا دانی بعلم
زہد و تقویٰ قرب احسانی بعلم گر تو افلاطون و لقمانی بعلم
من بیک دیدار نادانت کم

احمد اکب تک پھرے گا کو بکو چاہناہ سایہ خاصاں میں تو
میں خدا ونداں دل اسرار ہو شمس تبریزی بھولانا بگو
دقیر اسرار دیوانت کم

حُسنِ برغل و آفت

یاس اندر جان و چشم زاری آیم ما غار اندر دیده وز گلزارے آیم ما
 بنامید از دولت دیدارے آیم ما درومند از کوچه و لدارے آیم ما
 آہ کز دار الشفا بیمارے آیم ما

عشق بہر من بجا کم کوس بدنامی خست لشکرِ حزن و الم پر ملکِ جہان من تبخت
 وائی املِ قتل من سویلیم راکِی ست خست عشق مارا واقبت در کوئی اجہ بخد رست
 یار کم می خواند و بیماری آیم ما

ای تکیہا کہ کبیر بار ہا ر طور ریخت شدتِ تابِ جمالش از چشم نور ریخت
 جوشِ عشقِ حقیقی رنگِ سحر و حور ریخت در سر من عشقِ شور میستی منصور ریخت
 پائی کو باں تابہ پار دارے آیم ما

آتشِ بوز کزوی پار ہا ر طور ریخت قطرہ زالِ بادہ در کام من ہجو ریخت
 بود جوشِ عشقِ یاساقی می انگور ریخت در سر من عصمتِ شوریستی منصور ریخت
 پائی کو باں تابہ پار دارے آیم ما

از حضورِ حضرتِ جانان پریشاں میرسیم ہچو بلبلِ بانہ اسراں آہ و انخاں میرسیم

نار اندر دیدہ و زخم گلسناں میرسیم
زخمی تیغ جفا از کوئے جاناں میرسیم
گل بسرواریم و از گلزار می آیم ما

ایضاً خمسہ

از درد و بکری چشم زار می آیم ما
شمع ساں گریاں ز بزم یاری آیم ما
پر خمار از خانہٴ نار می آیم ما
درد مند از کوچهٴ دلدار می آیم ما
آہ کن در الشفا بیمار می آیم ما

جو غریباں عاشقاں لے دل بے مبرست
جس اندر دوزخ ہجراں مثال گبرست
خون چکان چشم مرا آشوب و پھول ابراست
عشق مارا عاقبت در کوئی او بقدرست
یار کم نمی خواند و بسیار می آیم ما

غمزدن عشق و دل عاشق چوں سلاطینست
چشم مستش و دم مستی می انگور ریخت
صدر بے جان بن آں ز گیس مجبور ریخت
در سیر عشق شورستی منصور ریخت
پای کوہیاں تا بہاے داری می آیم ما

خار غلہ ارگلشن گلزار یجاں میرسیم
خوار و خستہ از در سلطان خواں میرسیم
بے جمال و بخش او پریشاں میرسیم
زخمی تیغ جفا از کبے جاناں میرسیم

نہ چو تیل از گلستان بند می آیم ما

گل بسو داریم از گلزار می آئیم ما

تضمین غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل ہفت پیکان مرگانت کنم جان نثار زک چشمانت کنم
گرہ بیانی شکر احسانت کنم آرزو دارم کہ محسانت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم

سینہ طور اند نویر رخسانت کنم دل بختی نگاہ احسانت کنم
محو جان خویش در شانت کنم آرزو دارم کہ محسانت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم

مبتلا اسرار و ایمانت کنم سجدہ جاں سوسے ہر شانت کنم
کعبہ دل عرش ایوانت کنم آرزو دارم کہ محسانت کنم
جان و دل اے دوست قربانت کنم

سینہ مشرق نویر و لمعات کنم دیدہ مضطر شبہہ و شانت کنم
جلوہ کن تافہ را جانت کنم آرزو دارم کہ محسانت کنم

جانِ دل ای دوست قربانت کنم

جانِ نثار سے راحتِ جانِت کنم دلِ فدائے شاہِ خوبانت کنم
وقتِ ای مه دین و ایمانت کنم آرزو دارم که مہمانت کنم

جانِ دل ای دوست قربانت کنم

از خمِ عشقش زلای نوش باش لبِ بہ بند و دیگش در پویش باش
وز نثارِ بہر بخودی ہوش باش ہینِ قنارت کم کن و خاموش باش

بگو اتم عینِ تیر آنت کنم

ایکے تو بہر جان و بر تن عاشقی گاہِ برگہا و گاشن عاشقی
گاہِ بر خوباں پُرفن عاشقی گر یقیں داتم کہ بر من عاشقی

انہمالِ خویش حیرانت کنم

عاشقِ جانِ خویش و ہم عشقِ نگار راست ناید بہر یک کس این دو کار
عاشقیِ روحاں بجائاں کن نثار گرتو ترکِ سر کہنی مردانہ دار

بہجو اسمعیلِ قربانت کنم

احمد! تا چند پوسے کو یکو تہر حق را از دلِ خاساں بہجو
نہنندایشان گریات ہو شمس تہر یزنی بہولانا بہجو

دفتر اسرار دیوانت کم

خمسہ بر نخل واقف

پاس اندر جان و چشم زار می آیتم ما • خارا ندیدہ وز گلزار می آیتم ما
تا امید از دولت و دیدار می آیتم ما • درو مندا ز کو چہ دلہ ایے آیتم ما

آہ کز دار الشفا بیمار می آیتم ما

عشق بہر من بجا لم کوس بد نامی زوخت • لشکر حزن و الم ہر ماگ عاں ہن بہتافت
وامی اول عقل من روایتیم رکے شخت • عشق مارا عاقبت و کوئی اور تید رساخت

یار گم می خواند و بسیار می آیتم ما

آں غلی ہا کہ کیسر پار ہا رطور ریخت • شدت تابہ جالش از و چشم نور ریخت
جوشش عشق حقیقی رنگ رکو جو ریخت • در بہر من عشق شور میستی منصور ریخت

ہای گویاں تابہ پار داسے آیتم ما

آتش می بود کہ دی پار ہا رطور ریخت • قطرہ زان بادہ در کام من مجور ریخت
بود جوشش عشق یاساقی می انگور ریخت • در بہر من عشق شور میستی منصور ریخت

ہای گویاں تابہ پار داسے آیتم ما

از حضور حضرت جانان پریشان میسریم بهنجو بلبل با هزاراں آه و افغان میسریم
 خار اندر دیده و زخمی گلستان میسریم زخمی تیغ جفا از کوی جانان میسریم
 گل بسر داریم و از گلزاری آییم ما

ایضاً حمصه

اندر دیر و لبر چشم زاره می آییم ما شمع سال گریاں ز بنیم یاری آییم ما
 ز رخسار از خانه خار می آییم ما درد مندر از کویچه و لدر می آییم ما
 آه که دارا شفا بپایست آییم ما

بورغیان عشاق را بے دل بهیشت حبس اندر دوزخ بهر امانت
 خواجه کمال چشم مرا آن شوخ بهیچون ابراست عشق ما یا عاقبت در کوی او بقدر است
 یار کم می خواند و بسیار می آییم ما

غمزه اش خون دل عشاق چون ساطیر بخت چشم مستش در دلم مستی می انگور بخت
 در برب و جهان من آن گیسو خمر بخت در بر من عشق شورستی منصور بخت
 پای کویان تاب پائی داری آییم ما

نایب از زلفش نازد از یگان میسریم غمزه خسته از بوی سلطان غم میسریم

از پنجه بلبل از هزاراں آه و افغان میسریم

بے جمال روح بخش او پریشاں میرسیم زخمی تیغ جفا از کوی جاناں میرسیم
گل بسرداریم از گلزار می آئیم ما

دیگو تضمین

من بسودای غمش بخش سروکاری دارم وزن نگین محسور خمار سے دارم
بہ تماشا می بخش طرفہ بہاری دارم تفسیر بیت چرخ کوچہ یار سے دارم
زمن و رخ نغم روی گمانی دارم
از سر و حشمت جاں در غم آں باہ لقا مثل دیوانہ دواں ہر طرفے سے سرو پا
تا در آید بنظر آں بُرخ پر نور و ضیا ہر حجر مجنوں بہ تمنا سے جمال لیلے
روز و شب چشم سوی ناقہ سواری دارم

خمسہ بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

یہو موسیٰ روحم از دیدار شد مست چو طور از عشق جان زار شد مست
روانم از مئے اسرار شد مست ولم از باوئے خمار شد مست
تم از صحبت و لدار شد مست

بیاسنی تیره ساغر بستم که من از ننگ و از ناموس رستم
 بجز بدوئی تو تو به شکستم نه تنها من ازین میخانه مستم

ازین می باچو من بسیار شد مست

ز بهمت عاشقان از خورر هیدند زمستی خرقه هستی دریدند
 بجان جام محبت را خسریدند ازین می قطره پاکان چشیدند
 جنبه و شبلی و عطار شد مست

ز جام شوق سوئی گشت مسرور ز صهبای محبت مست شد طور
 ازین باده شده یعقوب مسرور ازین می جرعه نوشید منصور

اتان حق میزد و بر داشت مست

صلای ده حریفان را فروز خیز که آمد ساقی جان فتنه انگیز
 زمستی جام احمد کرد لبریز بروح پاک شمس الدین تبریز
 که ملا بر سر باز داشت مست

ایضاً منہ رحمۃ اللہ علیہ

از خار چشم مست بر شیا باد و می عشقت عقل رسوا بر سر بازار باد

جان ما از باد های مهر تو شاد باد فخر جمله ساقی بے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

مست و بخت و دل جام باد و دیدار باد واله حسن تو جان عاشقان زار باد
عقل از مستی عشقت بیخود ستار باد فخر جمله ساقی بے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

از خمار چشم میگوں تو دل شاد باد باد لعل تو جان خستگاران یار باد
فتنه چشم خمار آلوده ات بیدار باد فخر جمله ساقی بے ساغر ت در کار باد
چشم تو مخمور باد و جان تو خمار باد

جاں چو از مخمور انامی عشق تو مینوش شد هوش و عقل از فطرتی بخت و مدبوش شد
عشق بچوں تم باد و جوش اندر جوش شد ای نوشا نوش نیت هوشها بهوش شد
دی ز بختا جوش عشق عقل بے دستار باد

باد عشقت ز دست ساقی جان می چشم و ز شراب بخت و دی و جوش مستی بے چشم
اندین خفا می عشق و های و بهی می او چشم سر کشیم و در خورشیم و یکید گرامی کشیم
ای وجود ما همیشه جاذب اسرار باد

در کار میر و خیال جان مانچیم باد بهر دای سر سبز زلف او ز بخیر باد

عقل اندر برغم عشق خوارے تو قیر باد شاہِ خراباں میرا و عشق گیر باد

جانِ جانان یارِ نابِخت و دوست یار باد

ای ہمایِ حقِ فلکِ برِ مظلالمِ خویش را وی سچ رویِ صرفِ کن کمالِ خویش را

وقفِ احمد کن شہا یکدم وصالِ خویش را شمسِ تریزی بابتِ جمالِ خویش را

جانِ مالِ ندوی تو پیوستہ بر خورد ادا

ایضاً

حمنہ بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

انساں رویِ یکہ عشقِ دوستِ جا کرد است و جانم خدایم بخیرم فانغِ ز فکرِ دین و ایمانم

برفت از دلِ دینم بحالِ خویش حیرانم چہ تدبیریِ مسلمانان کہ من خود را تمیلانم

نہ ترساویہودی ام نہ گیرم نے مسلمانم

چہ وفائی عاشقِ بیدلِ عشقِ جانِ جاش باد شہودِ جلوہ و بے عیشم ادعیاں باشد

دلِ از فطریقین گوید کہ بر ترانگماں باد مکالمِ نامکماں شہِ نشانمے نشان باد

نہ تن باشد نہ جاش باد کہ باشد جانِ جانانم

ہر دلِ اندرِ تباں بستم ز قیدِ این آں رسم نہ یادِ ہمت از بالا نہ فکری ماند از ہستم

زستی و غربابی شیشہائی ننگِ بہ شکستم ز جامِ عشقِ سرمہ سرمہ دو عالم رفت از دستم

بجز رندی و فلاشی نباشد هیچ سامانم
 چو پر شد از شمع مهر حق آئینہ من
 از آن فرط تجلی شد لقیقین در روح او شمع
 بر آمدنی تجاش این فعال جان آں موتن
 ہو الاول ہو الآخر ہو انطاہر ہو الباطن
 بجز یا ہو و یا من ہو دیگر چیز نمیدانم
 من از دہائی نامی پہچونے بنگر ہی نام
 از دو ال انجیمی بینی تو از خال من و قالم
 چو دوستی دہد مارا چہ پرسی احمد احوالم
 الا یا شمس تبریزی چہ مستی دریں عالم
 بجز مستی و مدہوشی دیگر چیز نمی دانم

دیگر

ایضاً خمسہ غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

شاد لا ہوت را چوں درد عشق افروز شدہ
 عاقبت آں گنج مخفی از دروں بیرون شدہ
 دیدن سخن خواست لیلی طالب محبوب شدہ
 تا چہ عشق بہت آں صنم را بادل بخوش شدہ
 ہر زمان گوید کہ چونی ای دل چچوں شدہ
 کشتگان عشق را روی صنم خوش نہ گزشت
 عشق مجوس آن دین محو عاشقی ست
 نام عاشق بر من اور از من خود صبر نہ ست
 بزمیہ ان محبت سایہ گشت آں پرست
 نام عاشق بر من اور از من خود صبر نہ ست

عشق معشوقم ز حد از عشق من افزون شده

نخ پُر از دگرگانی آمدو از خود تنهیست
بهمچو مجنوں کا ندرونش عکس لیلی منزویت
سیاہ انکاری برین دیوانه خود عاشق پرست
نام عاشق برین داور از من خود صبر نیست

عشق معشوقم ز حد از عشق من افزون شده

میزند زخمی بجای تا مرد من افزون کند
عشق را بگماشته که غم دلم را خوں کند
خواهد آن لیلی مرا که عشق خود مجنوں کند
هر زمان او کف خود را از دلم بیرون کند

تا ز دست مست او خون دلم چجوں شده

جلوه هایش موئی جان مرا معشوق کند
وادی این دلم را سن آن بچوں کند
طوری که من طریقه صبر حق چوں گردون کند
هر زمان او کف خود را از دلم بیرون کند

تا ز دست مست او خون دلم چجوں شده

عقل اندر راه عشق خیره گم کردن پا
عشق را شد با نگیل روی گل مستی فرا
صوت خوش روی حسن بخشد طربها روح را
فدہ ہا اندر ہواؤ قطرہ ہا در بحر ہا

درد باغ عاشقانش بادہ وافیوں شده

خاک اہم روغن شود تا ز انفاس خوشش
زندہ دل از عشق گردی تا با بشادان و خوش
عقل را کیوں کن احمد وانگی دیوانہ دوش
پیش شمس الدین تبریزی بروکز جمتش

| | | |
|---|---|--|
| | مردگان کُنہ بینی عاشق و مجنوں شدہ | |
| | ایضاً منہ رحمۃ اللہ علیہ ۷۸۶ | |
| چول پری از پردہ کا عینِ چہرہ پروں شدہ | عکسِ خود در آئینہ دید و بہر ایں مفتوں شدہ | ای عجب تیری کہ لیلیٰ عاشق مجنوں شدہ |
| تاجِ عشق است آن صنم را بادل پر خوں شدہ | ہر زماں گوید کہ چونے ای دلِ چوں شدہ | عشقِ محدود لبر آمد حسنِ محدود لبری سرت |
| نامِ عاشق بہر جن اور از من خود صبر نیست | در میانِ ایں دو گوہر اتحادِ معنوی سرت | بہ چو مقناطیس آهن بکد گرا مشتری سرت |
| نامِ عاشق بہر جن اور از من خود صبر نیست | عشقِ معشوقم نہ حد از عشقِ من افزوں شدہ | عشقِ معشوقم نہ حد از عشقِ من افزوں شدہ |
| تاز دستِ مست او خونِ دلمِ چوں شدہ | یادِ یارِ حرمِ ہاں جان مرا پر خوں کند | تاز دستِ مست او خونِ دلمِ چوں شدہ |

سحر چشم من و بدول پری افسون کند
 بینش که شکل چو شکل راجیول کند
 پیکر لیلی بگیرد تا مرا مجسوم کند
 هر زمان که گفت خود را از دلم بیرون کند
 تا ز دست دست او خون دلم جیول شده

چون تخیلی کرد حسن از پرده غیب و خفا
 عشق بهیوش آمده مانند موسی ز آل لقا
 از طرب خود روح را گیسو شد بند قبا
 ذره ها اندر هوا و قطره ها در بحر با
 درد باغ عاشقاناش باده و افیون شده

عاشق معشوق حق شود تا شود که بهمش
 سر بلند از عشق گردی از چمن از دلش
 مشرق حق احمد را باشی ز مهر طلعتش
 پیش شمس الدین تبریزی برو که ز حمتش
 مردگان کینه بینی عاشق و معجون شده

خمس غزل احمد جام رحمه الله علیه

جلوه گر تخت ول سلطان ماست
 برج خورشید این دل ویران ماست
 داغها در سینه سوزان ماست
 مُهر و دلبراں بر جان ماست
 جان ما در حضرت جانان ماست
 ای دل مخزون و جان در دستند
 چند اندیشی ز دهر پُر گزند

ماسن ترسندہ مروان حق اند ایں زمین لپٹ و آں چرخ بلند
برقرار از ہمت پیران ماست

جان عاشق ہست چوں مجولفتا باشد آئینہ جمال دوست را
پیش خود آئینہ شد پراز ضیا گر کسے برہاں طلب داروزما
نور حق در جان ما برہان ماست

سینہ آئینہ ہائے پر صفا شد محل ہر تجلی و ضیا
چوں نہا شد آیتی خورشید را گر کسے برہاں طلب داروزما
نور حق در جان ما برہان ماست

آدم از ظلم پری محوست و لا چوں نہا شد فانی از نور خدا
رونی اجسم ز حوز گرد و فنا گر کسے برہاں طلب داروزما
نور حق در جان ما برہان ماست

عشق اواز ہر دے سر بر زدہ روی خویش راحت جاں آمدہ
صد چو مجنوں بر جالش شیفہ دیدہ یعقوب نا بینا شدہ
در فراق یوسف کنعان ماست

آہ ز احسن و جمال دل کشش گشتہ جاں پر وانہ شمع رخس

سربنہ برف زکولیش پاکبش احمد اسرارِ انداکن درش
سرفدا کردن رہ یارانِ ماست

حمنہ اردو بر غزل احمد جامِ حجتہ اللہ علیہ

آں بتِ نبیین لقمانِ ماست کہ جمالش تانہ تر ایمانِ ماست
جلّٰ فینا گودلِ شادانِ ماست مہرِ دلبرانِ بر جانِ ماست
جانِ مادرِ حضرتِ جانانِ ماست

در تجلی آں مہ تابانِ ماست طور و شمعِ بخود تنِ قصانِ ماست
دادیِ ایمینِ دلِ ویرانِ ماست مہرِ دلبرانِ بر جانِ ماست
جانِ مادرِ حضرتِ جانانِ ماست

دامنِ خاصاں پکڑاے درو مند تانہ کوئی تجھ کو پہنچاے گزند
سُبحٰن ہے مروجِ اے ہوشمند ایں زمینِ پست دآں چرخِ بلند
برقرارِ اہمیتِ پیرانِ ماست

عشق اک سایہِ حسنِ یار کا جس پہ وہ مثلِ پری آکر پڑا
اپنی ہستی سے اُسے خالی کیا گر کسے بُرہاں طلبِ وارِ دوزما

لوہِ سخن در جانِ ما بر جانِ ماست

عشق کا ہر جان میں ہے ولولہ جاں نثاری ہے اُسی کا حوصلہ
اک فقط میں ہی نہیں ہوں شیفۃ دیدہ یعقوبِ نابینا شدہ

درفراقی یوسفِ کنعانِ ماست

ای دلِ بیمار و جانِ رنج کش عشق میں آخر کہاں تک غشِ پخش
ہو تھارِ شمعِ رو پر واندہ و شش احمد اسرارِ فدا کن در رہش
سرفدا کردن رہ یارانِ ماست

ایضاً حمسہ اردو بر غزل احمد جام رحمۃ اللہ علیہ

سوختہ جان و روانِ دیگر است مدد بیدلِ رافغانِ دیگر است

جاں کہ جائی اوست جانِ دیگر است منزلِ عشقت مکانِ دیگر است

مردایں رہ را نشانِ دیگر است

بویِ جاننا تھی کہ وہ بانگِ الست جس نے ولکو کر دیا شیدا و مست

جان میں ٹھہری محبت کی نشست منزلِ عشقت مکانِ دیگر است

مردایں را نشانِ دیگر است

جو بلای عشق میں ہو مبتلا دلیں ہو تیر نگہ جس کے لگا
اُس سے پوچھو دردِ الفت کا مزا عقل کے داند کہ ایں رمزا ز کجا

ایں حکایت را بیان دیگر است

دل ہی اک غلط پری میں آ گیا یا محبت کا جنوں پیدا ہوا
کوئی ہے جو دل کو بیکل کر رہا عقل کے داند کہ ایں رمزا ز کجا

ایں حکایت را بیان دیگر است

یا تو دل پہلی نگہ میں کھو گیا جس کا اندیشہ تھا وہ اب کب رہا
جاں نثاری عشق میں ہے چیز گیا کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر دماں از غیب جانِ دیگر است

ہے اسی کا لہرِ ازل سے تا ابد ہو اسی سے زینت ہر خال و خد
ناوکِ غمزہ کو ہے اُس سے مدد دل خود دوزخ سے زویدہ چوں چکد

ایں چہیں تیر از کمانِ دیگر است

عشق ہے مستِ شرابِ من لَدُن عقل دور اندیشِ ناصح کن کن
مست کب سنتا ہو واعظ کا سخن ساقیا خونِ دلم در کا سہ کن

کیں شراب از خم و خوانِ دیگر است

مثل موسیٰ کوئی ہے مست لقا طروش ہے رقص کوئی کر رہا
کوئی فانی ہے کسی کو ہے بفتا عاشقانِ خواجگانِ چشت را

از قدم تا سر نشانِ دیگر است

مجھ کو بخود کر گیا حسن نگار ہو گیا ظلِ پری سودائے یار
سمیں ہے شور جنوں زنگولہ دار احمد اتا گم نگر دی ہوش دار
کیں جس را کارواںِ دیگر است

حمنہ اردو بر غزل سرمد رحمۃ اللہ علیہ

ہر طرف شوریتِ غوغا را بہ ہیں رقصِ طور و حالِ موسیٰ را بہ ہیں
آں تجلی ہائے زینا را بہ ہیں سوختِ بیوہم تماشا را بہ ہیں

کشتِ بچرمِ سیاح را بہ ہیں

سحر ہے اُن کی نگاہِ شرکیں جو ہوئی غارتگرِ ایمانِ دین
شعلہ حسنِ نگارِ نازنین سوختِ بیوہم تماشا را بہ ہیں

کشتِ بچرمِ سیاح را بہ ہیں

نوکِ غمزہ کی ہو جس دل میں چھٹی اُس سے پوچھو پاشنی اُس در کی

کون جانے جان کی کیوں چلی ایکہ از ویدار پوسٹ غافل

داغ یعقوب وزلیخا راہ ہیں

ناصحوں نے جب ملاست مجھ کو کی عشقوں کی بیج مشط ہو گئی

خاک بولی شبلی و منصور کی ایکہ از روز بدیم و حیرتی

یکہ مے آں روئے زیبا راہ ہیں

تو نے کب دیکھی جھلک اُس ماہ کی تجھ کو کب لذت محبت کی ملی

وہ ہی جلنے آگ چس پر لگی ایکہ از روز بدیم و حیرتی

یکہ مے آں روی نہیا راہ ہیں

عشق میں جان اپنی ہستی سے گئی بنا کے مجھ کو بی زیبا ہو گئی

یاں اگر باقی رہی تو بخود دی زندہ کش جاں نباشد دیدہ

گرنیدستی بیاماراہ ہیں

نکیر کب ہو اُس کو ننگ و نام کی جس نے جاں اپنی محبت میں ہودی

بات احمد خوب سرمد نے کہی شاہ و درویش و قلندر دیدہ

سرمد سرست و رسوا راہ ہیں

خمنہ اردو برغل مولانا می روم رحمۃ اللہ علیہ

عکس لیلی تافت بر من جان من مجبور شدہ
سایہ شظل پری تاجوں افزوں شدہ
من بدو دیوانہ گشتم او بن ہفتوں شدہ
تا چہ عشق است آن صنم را بادل پہنوں شدہ

ہر زمان گوید کہ جونی ای دل پہچوں شدہ

جان عاشق تخی جو آئینہ جمال یار کی
دیکھ کر اُس کو پری محو تماشا ہو گئی
حسن محو آئینہ تھا آئینہ محو پری
نام عاشق بر من داور از من خود صبری

عشق مستقیم نہ عارض عشق من افزوں شدہ

ہو اُسی کے حسن کا جلوہ انزل سے تا ابد
ہو اُسی واحد کی یکتائی سے زیبا ہر عدد
اُسکی ہر شان تجلی لے گئی ہوش و خرد
ہر زمان کف خود را از دلم پیروں کند

تا ز دست دست او خونِ لہجوں شدہ

ہر تہا ہر سارے آئینوں میں اُس حقِ سفید کا
ہم نے جس میں دیکھا اُس میں اُس کا عکس تھا
سب کی آنکھوں میں سما یا اور ہر دل میں بسا
وژہ ہا اندھا و قطر ہا د مجسم ہا

و دماغ عاشقانہ بادہ وانیوں شدہ

ہر توح خضرہ یوسف لقا خورشید و ش
دیکھ کر اُسکو گروں مانند ہی کھل کے عشق
جان و دل کو اپنے احقر کو تو اُس کے پیشکش
پیش شمس الدین تیریزی بروکز رعش

مردگان کُنہ بنی عاشق و مجبور شدہ

خمسہ برغل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

دل ہدف پیکان مرگانت کم جاں نثار ترک چشمانت کم
گربیا ہی شکر احسانت کم آرزو دارم کہ مہمانت کم
جان و دل ایدوست قربانت کم

بیرہمی کی ہے اگر تجھ کو تلاش رہروانِ عشق کا ہو خواجہ تالش
خود حقیقت کر رہی ہی رازِ تلاش ہیں قرائت کم کج خاموش باش
تا بخوانم عین قرآنت کم

ای دل پرورد جانِ بقدرار گہ چہ ہے تو عشق میں زار و نزار
اپنی ہستی اُس صنم پر کِ نثار گرتو ترکِ سرکشی مردانہ وار
ہمچو اسماعیل قربانت کم

بڑھ گئی جب حد سے میری بیکلی اُس مہیبت کو پھر اُن سے عرض کی
ہنس کے فرمایا کہ ہے خامی ابھی گر لقیں دائم کہ بر من عا شقی
از جمالِ خویش حیرانت کم

جب جنونِ عشق کی شورش ہوئی اور دل میں پیقراری بڑھ گئی

| | |
|--|--|
| ہر ہر روز عکسِ جمالِ محمدی ست کوین چوں اسیر بہلولاک آئندہ | بہر عشق تابِ مہربانِ محمدی ست پس امروز غلقِ شاخِ نہالِ محمدی ست |
| ایضاً | |
| یارِ رسولِ عربی باعثِ ایجادِ جہاں از کرمِ سوئے اسیرانِ محبتِ نظری | بہر عشاقِ جمالِ تو بودِ راحتِ جہاں تا شود فارغ و آزادِ غمِ روحِ دروہاں |
| ایضاً | |
| یارِ رسولِ عربی منظرِ اسرارِ نہاں تا حقیقت شد عشاقِ ترا عشقِ مجاز | بلوہ ذاتِ خدا از رخِ خوبِ تو عیاں رقصِ دامنِ بہوایِ تو ز شادمانیِ لبِ باں |
| رباعیات | |
| عاشقِ خواجہ ہوں اور محوِ لقائِ غوثِ پاک عاشقِ معشوقِ مشتاقِ ہیں ہم اس عشقِ سے | جانِ ہی تو باجِ خاںِ دلِ فلکِ غوثِ پاک ایک ہی ای نہ خواہ اور صیغہِ غوثِ پاک |
| ایضاً | |
| دیکھیری کن مرا یا غوثِ الاعظمِ الغیاث باز حرزِ جانِ از کمرِ شیطانِ لعین | بخشِ ما ہم را صفا یا غوثِ الاعظمِ الغیاث از برایِ مصطفیٰ یا غوثِ الاعظمِ الغیاث |

| | | |
|--|-------|---|
| | ایضاً | |
| و زباده مہر یار مہر و مستم از چنبر عقل و ہوش بیرون گستم | | دیوانہ حسن آں پیرو گستم سودائے محبتش چو نم آورد |
| | ایضاً | |
| شیریں سخنی بہ شکل صورت قرے ہوش و خردے مانند در ہیچ سرے | | دی عقل مرا بود جادو نظرے تنہا نہ من از جمال حیراں گستم |
| | ایضاً | |
| دانکہ بہان و متیش ہیچ نمود تا بودہ بہ چشم اوجاںش نہمود | | جانی کہ حقیقتش از و پردہ کشود عالم چو طلسم یا کہ بود ست سراب |
| | ایضاً | |
| دلکش حقیقت آں حقیقت باشد خود نا ہد معنوی محبت باشد | | حسنی کہ بحشم ماہ طلعت باشد دی پرودہ خلقے رہا بد دل خلق |
| | ایضاً | |
| جان احمد تا از و گیر و سبق | | ما رمیت اذ رمیت گفت حق |

| | |
|----------------------------------|-------------------------------|
| شرح کردہ معنی چوید را | دفع غیریت نمودہ نہیں نسق |
| | ایضاً |
| رفت از خود دید چوں حسن پری | باجمال و باکمال دہری |
| حسن او آئینہ معنی نشت | میکند عکس است درو جلوه گری |
| | ایضاً |
| عشق است چو بحر جملہ عالم چو جباب | سیریت نہاں دریں محبت دریاب |
| گر میل بہ پینہ ہانہ میزد صد جوش | پس کار تمام خلق می گشت خراب |
| | ایضاً |
| عشق آنا داست دار و خود سری | کے ور اپروکے ننگ و نہتری |
| مدئی چوں دید اور از حسد | عاشقی را نام کردہ کافری |
| | ایضاً |
| عشق است ہمائی قدیم ال بہ نقیب | در سایہ او در آؤ فارغ بہ نشیب |
| سلطان ہر پرنے نیازی باشی | کوس تو زنند بر ساد و بہ زہیب |
| | ایضاً |

| | |
|---|--|
| آتشِ حینِ رخِ خود آبخناں افروخته از بهرِ عشقِ او در دولتِ مهرش | کز تجلیِ جالش نور چشم سوخته جانِ من صدایه از بخودی اندوخته |
| ایضاً | |
| احمد دل خویش را بهره مفروش کز بآبادۀ او ز خود پرستی برهی | جز ساقیِ مے فروش مست و می نوش بیخویش شوی و نیز نیست و مدد هوش |
| ایضاً | |
| عجب کاری فتاد این ناتوان را نه صبری بهر جانِ ناشکیبم | که از وی بس کشاکش بست عیار نه حتی بر من آن جانِ همان را |
| ایضاً | |
| آه زان روز که این قرعہ بنام افتاد چونکه قسامِ ازل داد بهر یک چیزی | که زلِ زمینِ این از عشقِ بهر شد بر باد که خشتِ بهر المش شمتِ جانِ ناشاد |
| ایضاً | |
| آنچه دیدم برخِ خوب تو گفتن نتوان بوالحجبِ کارِ محبت که در و جانِ افتاد | و آنچه دارم ز تو در سینه گفتن نتوان بهیچ گفتن نتوان نیز نه نفسِ نتوان |
| ایضاً | |

| | |
|---|--|
| <p>گشتہ ووالہ وپیشاں تاکے برگردہ خویشن پشیاں تاکے</p> | <p>احمد ہوسِ جالیِ خواباں تاکے دلِ داوی و زخمائی ایشاں خدی</p> |
| ایضاً | |
| <p>چوں جان کہ بزیر جسمائے پایا نیست بے یسبع بی یسیر این نشانِ جانا نیست</p> | <p>در پردہ ہر و ماہ روئے پنهانست عاشقِ محسوس و در خیالِ معشوق</p> |
| ایضاً | |
| <p>غمائیِ محبتش بہ شادیِ مفروش آخر زلباں آں پر پرومئی نوش</p> | <p>ای دل ز جفا و جورِ خواباں مخروش تلخیِ ست در اولِ محبتِ ایدل</p> |
| ایضاً | |
| <p>در ہستی خویش نقشِ بے جاں باشد از جنبشِ شاخ و آں کہ حبناں باشد</p> | <p>عالم ہمہ نظر علمِ نیر و اں باشد در اصل چو سایہ را وجودِ بے بنود</p> |
| ایضاً | |
| <p>یک لاحت و در پیشِ نہفتہ صدر ریش حسرتِ زده اندہ پر غنی و در ریش</p> | <p>احمد ز وفائیِ این جہاں کم اندیش کس نیست کہ اندر و ثباتے دارد</p> |
| ایضاً | |

نات
باید

| | |
|--|--|
| من بندہ آں جاں کہ دلش آزاد است چوں آب روان راحت و ریخِ جہاں | در تنگی و نیز در فراخی شاد است ہر خانہ کہ در بحر بود و بر باد است |
| ایضاً | |
| عمر لیت کہ عشق بقرارم ای دوست گفتن نتوان ہر آنچہ دارم در دل | درد و الے بہ سینہ دارم اے دوست از عشق مہرِ حال زارم ای دوست |
| ایضاً | |
| احمد چو اسیر دامِ نفسی و ہوا شاید کر کش ترا بجائے بخشد | از حق بطلبِ نجاتِ زین کرب و بلا از رحمتِ عامِ خویش زین ریخ و غنا |
| ایضاً | |
| عشق آمد و مغز استخوانم خوردہ ہستی مرا بسجوت از آتشِ غم | ہوش و خردم تمام از من بردہ جاں رفت و بجا نداین تنِ افسردہ |
| ایضاً | |
| جسمت عیان مروج جانست نہاں دین نتوان جمالِ روح و جان را | اجساد ہمہ ز لیے نشانست نشان اللہ صفات کا نہ رویست عیاں |
| ایضاً | |

| | |
|---|--|
| اگر می عشق دماچوهای و هویم ماخویش نیم انچه گوید گویم | انہست چو جان و ماخیال اویم انہستی و نیستی چہ پرسی اے دل |
| ایضاً | |
| یارب بطویل آل و اصحاب بنی سائل بہ در تو ام برحمت طلبی | یارب برسالت رسول عربی کن خاتمہ مرا با ایمان و یقین |
| ایضاً | |
| دزقید تعینات و کثرت رستم گردید دلم ہرا پنچہ ہستم ہستم | از بادہ عشق و جام وحدت مسم از مذہب بن و کفر و ایمان بیرون |
| ایضاً | |
| وال مہربان برده ایمان مرا پر حسرت و یاس گشت دامن مرا | ایں آتش عشق سوخته جان مرا جانم رفته و نیز ایمان رفته |
| ایضاً | |
| ہوش و حرد و تاب و تو انم برده چیزے دگری سوائے من آورده | احمد غم عشق خون جانم خورده مالی و مہنی بسوخت از آتش عشق |
| ایضاً | |

| | |
|---|---|
| <p>شکل مجنوںم بہیں از شور و از غوغا پس صد ہزاراں فتنیں ہیں انحصار کی لیلیٰ پس</p> | <p>راہ و رسم مذہب و دین از من شیدا پس ہر طرف از جوش عشقش والہ و دیوانہ</p> |
| ایضاً | |
| <p>ساکاں عشق را روح الایم کے رہبرست عشق را جا از زمین و آسماں بالا تراست</p> | <p>منزل عشق ز کفر و ہم زایماں برترست نیست آنجا صبح و شام و نیست آنجا روضہ</p> |
| ایضاً | |
| <p>صحف ایمان ماز اسنوختند از کہ این فتنہ گری آموختند</p> | <p>آتش عشق بتاں افروختند اے دریغایں بتاں ماہر و</p> |
| ایضاً | |
| <p>چیت ابلیس و ملک کزوی تبرسی ہوشدار نیست ابلیس و ملک را ہیچ در خود اختیار</p> | <p>چوں نے آگاہ ای دل تو ز اہل و سیرکار تو ز نادانی ہمیشہ دست در اثیاں زنی</p> |
| ایضاً | |
| <p>راحت از وی این جہان و آنجاں چوں نہ تو باشی مرا آرام جاں</p> | <p>عشق تو آدم بہشت جاوداں بے تو علیین چہ کار آید مرا</p> |
| ایضاً | |

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| احمد در عشق خوار و بر سو گشتی | سر پر ز جنون و سوز و سودا گشتی |
| در آرزوی جمال آں راحتِ جان | از سرتاپا همه تمنّا گشتی |
| ایضاً | |
| احمد بنگر جمال آں جانِ جهان | در ظاهر و باطن آشکارا و نهال |
| از غایت قرب بعد پیدا گشته | چوں روح جسم کان نبانست و عیا |
| ایضاً | |
| آں شاہد دلربا و جانِ عشاق | ز دُشمنه سخن در روانِ عشاق |
| بر گرد سرائے آں پر پرواز شوق | بر خاسته هر طرف ثغانِ عشاق |
| ایضاً | |
| ساقی قدح شراب گلرنگ | درو که رہم ز نام و از رنگ |
| تا جان بر هد ز حزن و از غم | مطرب بنواز بر لب و چنگ |
| ایضاً | |
| چوں خواب جهان و شکل عالم باشد | بر حسب خیال و علم آدم باشد |
| بیدار چو شد ز خواب زو هیچ نماند | زین نوع تمام فرحت و غم باشد |
| ایضاً | |

| | |
|--------------------------------------|---|
| ای جمالت عاشقان را راحتِ جانِ آمده | روح از مهرِ رخ تو شد او و فرماں آمده |
| بچو روح اللہ خیالت سگبایانِ دل | از برہ لطف و عنایت بہر درماں آمده |
| ایضاً | |
| آں حیاتِ نوح و سلطانِ جمال | یا تہ از اں حشمت و جاہ و جلال |
| آمدہ در جانِ عاشقِ خمیہ زد | از سر لطف و عطا جو دو نوال |
| ایضاً | |
| شاہدِ پیرنگ چوں در رنگِ پناہاں کردو | شور و غوغا و فتادہ از جمالِش کو بگو |
| بہر او ہر لحظہ کیشانی و آئی دیگر است | عارفی دانا نہ باید تا شمسِ ناسد بپئے او |
| ایضاً | |
| احمد سخنِ عشقِ بر میا و رزباں | کے است بود اندیشہ جاں |
| گر در صفِ کارزار نتواں بودن | پہنشیں بدروں خانہ مانندہ زنالن |
| ایضاً | |
| اے تمنا تو مرا و بسد لال | ہست ویدارتو اے جانِ جہاں |
| روح را راحت ز مہر تو بود | وز جمالِ حسین تو آرام جاں |
| ایضاً | |

| | |
|--|--|
| احمد زہمار لاف عرفاں نرنی جانیکہ رہیں شمع و شہوت باشد | چل بستہ دھمائی مائی و مئی از روح چہ گوید آں اسیر ہستی |
| ایضاً | |
| جانیکہ عشق مست و حیراں باشد مانند قمر چو رست از تابش خویش | آئینہ حسن روئے جاناں باشد پر نور و ضیائی مہر تاباں باشد |
| ایضاً | |
| ہائے ہوی عشقم از حسن و یست عشق چوں بادہ رباید عقل و ہوش | اوست نائی نالہ من چوں نے است مستی دیوانگانش زیں می است |
| ایضاً | |
| احمد نہجوم عشق مجنوں گشتی از چون و چرا چٹاں رہیدہ جانت | زاں فتنہ خلق و دہر مفتوں گشتی تا بخود و غرق بحر بچوں گشتی |
| ایضاً | |
| احمد غم نیستی و ہستی تاکے در منزل عشق این و آن سار نیست | گم باش ز خویش خود پرستی تاکے از ہنگ غرور و شرکستی تاکے |
| ایضاً | |

| | |
|---|--|
| احمد بہ غم حبيب زاری داری روزی که مش بیک نگاہی برد | فرد و فراق بیت راری داری اندر ره عشق آنچه خواری داری |
| ایضاً | |
| ہست جام عشق و شراب مجتیم شاہد پرست و رند و خرابات آبادہ کوں | دیوانہ جمال یکے ماہ طلقیم باہوشان تو بہ شکن خوش نخلو تیم |
| ایضاً | |
| احمد بہ یقین نشین و گنزرگماں چوں بعد و حجاب از گماں است ز شک | زیر اکہ یقین نہ پے نشان نیست نشان در عین یقین حق ست مشہود و عیاں |
| ایضاً | |
| حسین از پردہ کاغیب پیروں کردو لیلی و مجنوں بود یک سایہ از نقاش غیب | عشق باطل و علم آمد بہ شور و ہائی و ہو سایہ کے جہنم ز خو و جنبش بہرہ از شاخ جو |
| ایضاً | |
| شد نہاں ذات چوں بہ کتم صفات حق مصباح نوزبان آمد | بین در آفاق و انفس آیات دل ز جلا ج ست تن بود مشکوۃ |
| ایضاً | |

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------------|
| احمد ه امانتے که حامل گشتی | از کوه و فلک بلند منزل گشتی |
| چوں دولت قدس عشق دادند ترا | پس از چه بگو اسیر سافل گشتی |
| ایضاً | |
| احمد نظر است گو بدیده | لیکن رخ دیده را ندیده |
| من یمن وجود و نور محض است | دشمنی کون آرسیده |
| ایضاً | |
| ای جمال و نفوذیت راحت روح من است | حسن قیامت بلبل جان مرا چوں گلشن است |
| آه ای چو عشق اندر سپیده ام پهنشته | توجه دانی ای پر پرو جان من بچو تن است |
| ایضاً | |
| جان با خلاص عمل مائل نمیشد | دور پندار از دل احوال نمیشد |
| علم و تحقیق و تصوف جمع کرد | علت طبع کجش ز امل نمیشد |
| ایضاً | |
| گردل و جان تو شد ساکن بخت | در سلوک از بهر جان پر دی بسین |
| معرفت خود علم و قیل و قال نیست | جز سکون قلب بار برب الخلق |
| ایضاً | |

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| ہست جانہا عکس آں جان بہاں | شد فزائی دل مکان لامکان |
| چونکہ بیرنگی است اصل رنگہا | پس نشانہا شد نشان بے نشان |
| ایضاً | |
| جاں نثار حضرت جانانہ باد | دل فدائے غمزدہ مستانہ باد |
| باد وایم جاے مہر تینہ ام | دینہ من جلوہ اش را خانہ باد |
| ایضاً | |
| ہست وار حق چہ واحد و عدد | در ہمہ افراد کوئے اسے ولد |
| گر کنی تکرار و احسدرابہ فکر | زو پیانی بست و جل نشست و نود |
| ایضاً | |
| گشتیر چشم من از نظر جال تو | ہست در دل جان من ہر نفس خیال تو |
| ہجر تو خندہ خون من کردہ فزون جال من | مجنبت کجا کہ تا شود قسمت من وصال تو |
| ایضاً | |
| در ظلمت ہستی رخ تو صاف زیدیم | تا مہر تو نشان شدہ چوں سایہ یریدیم |
| جز ہستی حق بود ہمہ باطل و مہم | حق جلوہ گری کرد ز باطل پس یریدیم |
| ایضاً | |

| | |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| خانه چشم من شده جلوه گر جال تو | خیمه زده بملک جان پیموهاں خیال تو |
| باش دلیل راه من پاؤں در جلال من | کنه پرو بال تو پریم تاجیم وصال تو |
| ایضاً | |
| شمس در ذات خویش واحد بود | دیش مرآت چند چند نمود |
| این تقد که تو بهی محسری | نیت در ذات وی ترابه نمود |
| ایضاً | |
| چشم ماروش مغرور شد جال سوخت | جال طربناک انیم زلف عنبر بوی تست |
| قبله نمود یگانگی کعبه دلدادگان | عاشقان بیدلال را سجد جال سوی تست |
| ایضاً | |
| ذات چوں نقطه است عین وجود | گشت پنهان میان خط شهود |
| مهر و شمع گشت و سایه عیاں | طرف نابود بین چه رخ به نمود |
| ایضاً | |
| هست بام حق درین امکان | پیمو اعیان میان ذات نهاں |
| او محیط است از درون و برون | چوں خیالیم ماؤ او چوں جال |
| ایضاً | |

| | |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| جان چو گوی هست اندر حکم چو گان قضا | گر با غل می برو گا ہی برو سوی سما |
| کیما لما زیت اندر غیب تبدیل علم | تا ز من آن وطرب پیرون راحت بر نما |
| ایضاً | |
| عالم همه عالم تست احمد میداں | چوں خواب که اندر و به بیند جهاں |
| عکس دل تست جمله زشت و زیبا | شد صورت معنی تو پیش تو عیاں |
| ایضاً | |
| کُنت کُتر ادر ازل این عشق بود | آمد ارواح از وسے در وجود |
| هر معنی پر تو افکن چوں شده | چوں مرا با کفر و ایماں رخ نمود |
| ایضاً | |
| در دلبیب عشق کفر و ایماں نبود | جز بذب حبیب و مهر جانان نبود |
| دین عشاق دیدن دلدار است | ایمانش هوائی یار جز آں نبود |
| ایضاً | |
| صبغۃ اللہ رنگ عشق است ایجواں | تا به پیرنگی بجای داده نشاں |
| گشت سلم از برای عاشقاں | بهر قصر قرب آں جان جهاں |
| ایضاً | |

| | |
|---|---|
| نہ جنت است چہی سوئی مانگار مارا بہ برای صبا بکولش نفسی غبار مارا | نہ شکست یارب دل بقرار مارا بکمال ستمندی شدہ ایم خاک راہی |
| ایضاً | |
| صد چو لیلی حسن و خوبی یافتہ عاشقان را سینہ ہا بشکافتہ | چونکہ خورشید حقیقت تافتہ زاں تجلی جمال ہمیشہ |
| ایضاً | |
| جز یار نہ با کسے دلش را کار است وز خود بہیدہ محو حسن یار است | جانبکہ عشق روی جانان زار است از حب حبیبینہ اش پر گشتہ |
| ایضاً | |
| جہاں برہم شود غم نے چو او غمخوار من گردے چو چشم یار سانی عشق او خمار من گردے | اگر ختم کند یاری نگارم یار من گردے بہ بدستی او دہوشی نہ بینم و نہ خ و نہبت |
| ایضاً | |
| سپیل کا فرہست و ایم جانب غیر خدا جان اورا در میان ناریا نور است جا | سپیل مومن سوی حق و میل ابلہ برہوا عشرت است از بہر عاقل تا شود صراف قلب |
| ایضاً | |

| | |
|---|---|
| غمزه چشم تباں نشترِ گِ جانِ من است عشق را گفتم چه فتنه است این کجاها از بخت گفیت | هندوی زلفِ حسینا دین و ایمان من است حسنِ مضطر دارم زین و افغان من است |
| ایضاً | |
| ساقیا چوں گدایاں پیش تو استاده ایم بر امید آنکه روزی از کرمِ شدم کنی | آرزو مند عطائے یکدو جامِ باده ایم بر در میخانه از عمری خراب افتاده ایم |
| ایضاً | |
| چوں سپید است اوسیم این دهر از لیل و نهار بر فروغ و بر فراغ خویش تنِ نازاں مشو | تا چنین عمر از غم و شاد نیست ابلق به شودار کز پس شست خزاں اندر کین است ای بهار |
| قطعه | |
| چو عینب اندر شهادت کرد آرام چنانکه روح در تنِ جاے بگرفت | همایِ قدس آمد اندر یس و ام حدیثِ نفس میداں ظرفِ انعام |
| <hr/> | |

از غم خراب

مثنوی نالہ جنوں

فَبُكِّحَ الْكَافِرُ الَّذِي يَتَّبِعُكَ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرح درد عشق را آغز کن
اندکے برگو کہ مشتاقم کنوں
ماجرائے رفتہ را آغز گو
کہ ز عشق سینہ دارم چاک چاک
میزند این قصہ با آتش بجاں
دیدہ را مانند بچوں می کند
باعث آشوب و این ہیجان من
وز بالاش سانه جوں نے داشتم
باز می بیگانگی را با خستہ
دل مشکب بہو غریب آدم
انفراق دوست را بخور آدم

اے جنوں با نالہ خود ساز کن
از حدیث عشق و از سوز و دروں
قصہ ہائے درد و جان را باز گو
من بہ گویم حال جان دردناک
سخت آمد شرح از درد و نہاں
یاد عبد بس دل فوں می کند
ابتدا کن شرح سوز جان بن
بار آں و قشکہ بادی داشتم
چوں مرا از خویش و دانداختہ
از فراتش سخت ہر حال آدم
بس سہ روز بکہ زود و آدم

دورمی دلدار دل را کرد خون
 شعلهار درد و غم افروختند
 چوں پسند آمد بد و دورمی من
 با چنین مشتاق و دورمی از چه بود
 کرد استننا ز حال زار من
 باز رسم آورد از بیگانه
 چوں نباشم من ازین غم سینه چاک
 نیست پایاں حزن و حرمان مرا
 سوختم من سالها از سوز و درد
 چوں نشد سوز و گدازت سودمند
 ز خنما خوردم و لیکن جان من
 باز ناید این دل مجنون من
 گر هزار سال باشم این چنین
 به چوستی است مشتاقی من
 دستگیرم شو برمت از جنوں

سوز عشق افروزد جانم را جنوں
 جان مشتاقاں ز بهر آن خوتند
 سختی بهجران و بهجور می من
 من اگر سوزم تیرا می جان چه سود
 چیں نه روز افزون شود آزار من
 داد ما را شورش و دیوانگی
 چوں نباشم زار ز غلطاں بجاک
 آتش غم سوخت جان مرا
 لیکه سوز من برو کاری نه کرد
 ای و لم نے صبریت تا چند چند
 نیست سیر از عشق آن روی حسن
 کم نکرد عشق روز افزون من
 کس گذارم دامن آن نازنین
 باش ای عشق از کرم ساقی من
 من ز بهوش خویش بزارم کنوں

| | |
|--|--|
| <p>دور تر از عقل دور اندیش بر راین زن زان دلبر و خواه من عشق آورنده بد لب و موکشاں کعبه جان است او سبل السلام عشق آمد مبداء هر جز و کل</p> | <p>سوی کوی او مرا بنویس بر بزانکه پوشیدار است خار را ه من عقل پیراں جانب نام و نشان عقل معراجیت بهر خاص و عام عشق آمد باز گشت خار و گل</p> |
|--|--|

در معنی کنت کنز ان مخفیا فاجبت ان اعرف فخلق الخلق

| | |
|--|--|
| <p>گشته از سر جوش وی اعیان عیاں آمده ز غیب مطلق در شهود برده اندر قید جسم اشباح را مضطرب گشتند ابدانها از و رنجت فیضش تمامی جان و تن عشق شد انا فحقنا بکما عشق آمد بهر جاں فتح و فتوح عشق پرچی سلم سوئے بام جان جاں</p> | <p>سر بر وی آور و چون عشق از نهان از عدم آمد بهماں سوئے وجود عشق داده است از ارواح را شورشی پیدا است در چاهها از و فیض بخش آمد بر سر و عین فاتح اسرار جان طالبان ^{پوشیده} عشق آمد در بهماں معراج روح عشق آمد بر پد باین لامکان</p> |
|--|--|

عشق آمد قوت روحانیاں

صفت اللہ رنگ عشق آمد یقین

ایں ہمہ شور و فغان عشق ہست

عشق زو یک شغلہ و جانہا بسوخت

یک جہاں و حکم آن سلطان جاں

جملہ عالم را تو در دست امیر

حکم سلطان است فرماں شاہ را

عشق را امیدیں نشانِ نشان

ہیں بیاہ رنگ را در رنگ ہیں

ہر یکے در حالِ خود شیدا و مست

عقل را در سوت رسوائی فروخت

گوئی و ش از زخم چو گانے دواں

چوں پر کاہی بصر صرداں آہ

تاچہ خواہد بندہ گمراہ را

| | |
|-------------------------------|------------------------------|
| من گم باشم پیش او تا دم زخم | زهره کو تا دم زبیش و کم زخم |
| شاه بر جاں حکم نافذ میکند | تن چو بنده بر مراوش می تند |
| بنگراین وردیکه در جانم نهاد | مشت خاکی بودم و بر باد داد |
| باز و دو افروزد جانم را بسوز | دیدۀ و دل زین الم غلشت و غول |
| این بلاها من بخود خنجریده ام | بر رضائی اوست خنجریده ام |
| گرم او اوست در خوار می من | بهر از صد خنده دال زاری من |
| این همه سهل است مشکل نیست این | بر امید وصل یار تا زین |
| لیک چوں سازم که عشق فتنه گر | میبرد سواؤ خوارم در بدر |

هر زمان هر لحظه بسوزد و دلم
 صبر نمی برد دل ناکام من
 آه سوز عشق جان آواره کرد
 می کند شورش جنون در جان من
 با بچه مجنون گفته ام زیروند بر
 بشنوا کنون اندک از سوز دوس
 میکند در سینه من این عذاب
 عشق را شور و جنون چوں در سینه است
 بلکه همچون صغوه در چنگال باز
 چوں مزاج عشق تند است و جرم
 اندیش ره جبرئیل را پرزند
 هر جوان و پیر گشته زاده و زود
 هر توانا و قوی را بخور او
 عقل هر دانا بدش کردن است
 هر پیر و پادشاه زو چوں مور لنگ

آتش انداخت در آب و گلم
 سوز دل از من ببرد آرام من
 واه درد عشق دل صدمه کرد
 در تری هست زین پیمان من
 از بجوم سوز دل نه پاوس
 ز آنکه بر من غالب آمد این جنون
 عشق با صد سوز و سودا العیاذ
 عقل پیشش پاگل به بخور است
 از کجا یار که آرد ترک و تاز
 از نه پیش عقل و خوار و سگ
 عشق آید آتش بر سر زند
 هر غریزه و منعم آمد خوار و زود
 گشته هر شهباز چوں طیفور او
 جان هرستم از و در شیون است
 هر فلاطون عقل شیران و دنگ

سوز و شربت از کجا به خور و ناکام

سوز

عشق از کمال

از کمال

عقل کل در مکتبش چوں کود کاں
عشق طرفه قاتلِ خو بخوار هست
بہجو جھونش گریباں چاک شد
صدہزاراں دل از و مانند خون
نا رسیده ہیج دل ہر کام خویش
کے تو انم گفت شرح عشق را
خود حقیقت بود یا بود از مجاز
پس چه گویم آنچه از گفتن برست
شرح درد عشق کے آید بگفت
ای برادر شرح اسرار نہاں
وصف آں چیز کے عقل آگاہ نیست
گر گویم تو از و منکر شوی
زانکہ محسوسات را تو ویدہ
چشم ظاہر ہیں نہ بیند غیر جسم
سر معنی را نہ بیند چشم سر

نفس کل را شد از و ویراں دکاں
دستِ خون عاشقاں زناں دایست
ہر کہ درد دستِ چنین سفاک شد
صدہزاراں عقل زد و شکل جنوں
برودہ با خود بر لحدِ صدہیج وریش
از سلف رور و بجو ایں مابہر
ہر یکے جاں باخته انداز تار
شرح او پروں ز ترکی و در لیت
با تحیر ناطقہ اینجا ست جفت
کے تو ان گفتن بتقریر و بیاں
زیر کے را نیز در وی راہ نیست
باز ماند پای تو از رہ روی
وصف حسن غیب را نشنیدہ
عقل جنوی می نداند غیر اسم
بلکہ تو از عین معنی کن نظر

درد منکر عشق

| | |
|--|--|
| <p>گر می عشق از جہاں کے گشت مر کش ز خطِ عاشق بنود خبر اوندیدہ غیر از سورج بچو جوان شد علف اور اماع لیکہ نور خورشید عالم فاش نور خورشید تابانست با صد نور و شور پس بہر انکار خود ای بوالفضل غیر حسن پدر و اسے دگر</p> | <p>جامد الطبعی اگر انکار کرد ہست محبوب او مثال کور و کو لذتی کے یافت از سمع و بصر یا چو عین منکر از ذوق جماع منکر خورشید گر خفاش ہست ہس چہ غم خورشید را زین چشم کور عشق فارغ ہست از دوست بول اوندا و فکر و سودا سے دگر</p> |
|--|--|

در معنی ظہور ذات و پروردہ صفات

| | |
|--|--|
| <p>جلوہ گیشہ است بنکر نور ذات بر دولت باب حقیقت شد فر از بسیب از کو تہی وار و نظیر</p> | <p>در لباس حسن اسماء و صفات علم لایچوں شد مقتید در مجاز از سبب عقل جزوی سے خبر</p> |
|--|--|

| | |
|--|---|
| <p>از ہوا پران شدہ پربر علا گرشناسی سر موجودات را</p> | <p>خود حقیقت را بود این جلوہ تا جملہ عالم شاہد اذوات را</p> |
| <p>فی سبیل تمثیل</p> | |
| <p>ہچو زور نوح در بوشش تنور کرد یک انگشت او شق القمر یا چونی از بانگ نانی زد صدا خیش او از ہوا میداں مگر انسا طش کردہ بر رویش ظور خندہ پیدا یکہ شد پنہاں خوشی در دے آید نظر جز حال بد ایں شو و از غیب لاریب آمدہ شد معا و مبدع او لا مکاں پس وجود وہم عدم درشت است خود مرا و را در جہاں صدہست تا</p> | <p>وقت مہنی بہ پیش اندر ظور یا چو زور دست آں خیر البشر یا مثال خاک پراں بر ہوا یا کہ اندر حرکت آمد یک شجر یا یکہ در خندہ آمد از سرور خندہ بر رخ اندرون جاں خوشی یا یکہ از درو آب سے میزند جملہ عالم شاہد غیب آمدہ ہچنیں تو جملہ عالم را بداں ہر چہ یحیو اللہ و یثبت ہست اوت ذرہ نتواں گفت مرح آفتاب</p> |

آنکه پاک است از نظیر و از مثال
 ای مقدس وی بری از مدح ما
 حاکمی دایم تو بر قهر و تلویب
 و اما در حکم خود تو سابقه
 ما و این دیوانگی حاجت نداشت

گویم از وی هر چه با شد قیل و قال
 که توان کردن بتو مدح و ثنا
 مالک در ذات خود برزشت و خوب
 باز گشت هر سعب و هر شقه
 بادشاهی یَفْعَلُ اللَّهُ بَايَتَا

در سبب تالیف ابیات

من کجا و از کجا ذوق سخن
 میکشی ما را سوت گفتارها
 من همی خواهم که بر بندم نفس
 من که باشم مهره در دست تو
 خواه غریزه و خواه رسوا کن مرا
 میکش این راز آنکه داری اختیار
 باعث این شنوی تو بوده
 شاه من سلطان جان من تا توئی

در سکوت آیم تو جنبانی رس
 میکنی اسرار را اظهارها
 تو درگاه باره به جنبانی جبرس
 من چه هستم بهیتم از هست تو
 زهره کوتا کنم چون و چرا
 بهیچو اشتد در گفت دارم مهار
 و در خود دادی و دل پر بوده
 بلکه جان و هم بهیسان من توئی

در تمنائی تو چوں دیوانه ام
 نیست هرگز سیرم از روی تو
 من چو مستقی درویت همچو آب
 عاشقی و صبر و سیری شد محال
 دیدن روی تو آرام من است
 روز و شب اندر خیال من توئی
 هر زمانم روی جانم سوئے است
 عقل و هوشم بسته موی تو شد
 پیش من در خواب و بیداری توئی
 یک دنیا از تو رهائی نیستم
 هم دل و هم ناله چشم من توئی
 نیست کس مانند من مشتاق تو
 هر کجا باشم تو همراه منی
 پس چگونه تو باشم من می
 هر زمان آئی تو در شکل خیال

سوخت شمع روی تو کا شانه ام
 دیده ام باز است هر دم سوئے تو
 تشنه ام و ز تشنگی در پیچ و تاب
 صبر و یا آرام جانرا کو محال
 یک نظر موی تو صد کام من است
 هم جواب و هم سوال من توئی
 قبله جان و دلم هم روی توست
 جان و دل پابند گیسوی تو شد
 موجب این خواری و زاری توئی
 گر نشینم یا روم یا بیستم
 دین و ایمان مرا رهزن توئی
 گر چه صد هستند از عشاق تو
 بلکه چشم را توئی این روشنی
 چوں توئی ما را بهر دم همدی
 که برنگ بجز و گه رنگ وصال

| | |
|---|--|
| <p>محرومیت گشته چوں آئینہ ام ہر زماں رنگِ خیالِ تست دل عکس تو در سینہ من تافتہ پس جنوں ہر آنچہ گوید گویم آں گویم آنچہ او بہن در می داند میکنی از غیب صد جلوہ گری</p> | <p>عکس رفته تست اندر سینہ ام در غم و شادی منم مانند ظل زاں تجلی دل جنونی یافتہ تو دریں سودا مرا معذور وال لاجرم آمد بر دل ایں جز رومہ پس بیک جلوہ دو صد دل می بری</p> |
|---|--|

ظہور جلوہ غیب در حسن تجلیات و شور کردن عشق

| | |
|---|--|
| <p>جلوہ رگشتند ستوران غیب چوں تجلی دید حسن یار را اشکِ خونی ریختن آغاز کرد دیدہ اور اور لباسِ حسن چوں عقل و دانش را بیک غمخیز بود در جہاں صد فتنہ را نیکختہ تا انیس افسوں چہ اندیشیدہ بود</p> | <p>عشق نالال گشت مانند شیب داد جا در سینہ خود خار را آہ و واویلا بسوز و ساز کرد عشق را فرو و سودا و جنوں باب سوز و درد شہ پر اساکشود صد ہزاراں جالِ زقالب ریختہ بیک جہاں را چوں تہ و بالا نمود</p> |
|---|--|

| | |
|---|---|
| <p>می ندانم گز برای چیست این من چه گویم تا چه مقصود است ازین می برد و لهما و غایت از نظر فتنه پیدا فتنه گر اندر نساں صبر از دلهما ربوده از جاں تبار عقل مجنوں و ابر سرگرداں شده از تغافل جان عالم سوخته</p> | <p>فتنه پا بسپا و خود اندر کمین شور و غوغا چوں پسند آمد چین چوں نه افتد یک جہاں در شور و شر بوی پیدا مشک اندر لامکاں ہر یکے از درد و نالاں زار زار وز تزد جان و دل حیراں شدہ دیدہ از سوے غریباں دوختہ</p> |
|---|---|

تمنائی عاشق بختِ معشوق

| | |
|--|--|
| <p>چشم ما با صد تمنا سوئے در جلوہ جانانہ جانرا آرزوست بوسہ برپائے تو جانرا آرزوست دیدن روی تو جانرا آرزوست رقص ہاستمانہ جانرا آرزوست از جنوں چاک گریاں آرزوست</p> | <p>ادبِ خواب ناز و ازما بے خبر غمزہ ستانہ جانرا آرزوست عشق و سودای تو جانرا آرزوست بوی گیسوی تو جانرا آرزوست گریہ حناہ جانرا آرزوست خاک بنیر صد بیاہاں آرزوست</p> |
|--|--|

زخم از دوست تو خوردن آرزوست
 ای سخن های تو چوں قند و نبات
 صد هزاراں جان فدایِ روی تو
 اندرون جان من جسا کرده
 پرده بردار از رخ ای جان جهان
 ای بقربانت حجاب از من مکن
 گر حجاب آری بمیرم نعل خلافت
 یکدمی آرام جان من تو باش
 نیست کس اندر حرم جان من
 در دل من بے حجابانه بیا
 که ز عمر سخت مشتاق توام
 پس چه سحر است این که بر من کرده
 صبر و آرام سرا بر بوجده
 یارب این سحر است یا دیوانه ام
 مبتلا هستم بسودا و روجنوں

در تنهای تو مردن آرزوست
 جنبش لب های تو آب حیات
 قبله جان شد خیم ابروئے تو
 گو بظاہر از من اندر پرده
 بے تو بر لب آمده جان جهان
 قتل من از تیغ پیرا هن مکن
 قتل خلق از تیغ و قلم از خلافت
 شرم تو اندر دلم دارد خراش
 غیر تو با کس مدار از خویشتن
 شرم را بگذار و مستانه بیا
 از سگان کوئے عشاق توام
 از کجا این فن بت آورده
 بر دلم از سوز و ر بکشوده
 شمع رویا ترا چرا پروانه ام
 رفت از من صبر و آرام و سکون

ہر زماں دار و دل من اضطراب
 بنگہ اندر کوئی خود چندیں گدا
 امید یک نظر بہر روئے تو
 نے نیازی تاب کے اے ناز نہیں
 چننے مہری کنی ترس از خدا
 تاجہ تدبیر این دل مجبوں کینم
 در بہشتیم ارچہ اندر آں شیم

روز و شب از دیدہ ریزم پیل آب
 از تغافل بگذران بہر خدا
 منتظر افتادہ اندر کوئے تو
 یکدم از رحمت بسوی من پیر
 بہر مسکین نیست رحمی مہترا
 چوں تو بیزاری نہ ما چوں کینم
 گر خوشی از سوز ما ما ہم خوشیم

زانکہ مجاہدہ سبب ترقی و سعادت است پچنانکہ جفا
 صیقل بہر آئینہ موجب رفع جفا

من چہ گویم چوں تو ہستی جان من
 بہتر از صد ہوش و صد فرزانگی
 ہم نہ راحت با بلا ہائی تو خوش
 میکنی برباد و آبادیم نال

پس نہائی تو شدہ ایمان من
 اپنے تو شورش و دیوانگی
 امی جفا و زلفا سے تو خوش
 میکنی مار و ماسا دیم نال

تلخی جو رتوشیریں از نبات
 زجر و توبیخ توبه ز انعام و اجر
 آن شکر رنجیت چوں شد و شکر
 خوشتر از مدح است و شنام از لبت
 در عشقت داروی درد من است
 نه شکایت از توبل شکر عظیم
 کیس تظلم نسبتی با ماست خاص
 بهنجائیکه حب حق بر کافران
 بهر مومن راحت جاں آمده
 چهل دوائے تلخ و پرہیز مرہض
 بہر خزاں اندر نہاں دارد بہار
 گر یہ ماخندہ را بار آورد
 و رشکست ما نہاں صفت دل
 تنگی ما را فرسخی در بغل
 ہر غم و درد و الم در راہ دوست

مرگ از دست توبہ از صد حیات
 اجر بہر ماست کش گویند زجر
 زخم تیخت مرہم زخیم جگر
 باد مرہیگانہ ناکام از لبت
 وی غمت چوں جاعل ز اندر تن است
 خاص بہر ماست این لطف عیم
 جان بیگانہ از میں اندر منیاں
 سخت و شوار آمد و بار گران
 قوت نقدی و ایماں آمدہ
 ہم شفا بخشید و ہم کردش غریض
 عشر مارا یسر سیدالای نگاہ
 سوز ہا در مہدایں غم پرورد
 قصہ جنگ حدیبیہ بخواں
 کاہلیم دال توبہ از صد شغل
 راحت جانست چوں دلخواہ است

خوش بریز این خون ماز پائمال
 هیچت اندیشہ ز قتل مامباد
 عاشقان از مرگ کے ترسیدہ اند
 سیر کے شد جان جبرئیس از ہلاک
 پرس از جبرئیس چوں جاں میدہی
 چوں ز خود سیر آمدی آخز بگو
 گو بہ یعقوبؑ این چنیں گریہ زحمت
 گریہ کردی تاکہ چشمش شد سپید
 گو بہ ذوالنونؑ چوں تو دیوانہ شدی
 از برای کہ ترا این حال شد
 چوں تو امی منصورؑ بر وار آمدی
 میرگشتی از حیات خویش تن
 قیس را گوچوں تو مجنوں گشتہ
 آل کہ ام است آنکہ عقل تو رہود
 ہرے از فرہاد چوں جہاں میکنی

بر تو قربانی ماباد احسبال
 بر ضایت جان ماشاواست و شاید
 ہر یک شادی کنان برسیدہ اند
 جان و شانرا ز جاں دادن چہ ہاک
 بہر کہ از ہستی خود مے رہی
 مرگ آساں شد چرا اند بہر تو
 نالہ ہا و آہ تو از بہر کیست
 لرزہ داری در ہوائے کہ چو بید
 بہر کہ از خویش بیگانہ شدی
 تاکہ جانت از غمش پامال شد
 مست و رسوا سوئے بازار آمدی
 بر تو آساں شد مات خویش تن
 والہ و بخویش و مفتوں گشتہ
 باب در و عشق بر رویت کشود
 بر سر خود تیشہ را چوں مینرنی

کیست آن تاد غمش جان میبهری
 روی پر از نور چو رقصا شدی
 از که ای طور عشق را آموختی
 گو به خانه چرا گریا شدی
 پس ترا این نوحه که آموخته
 آه آن یاری که عشق در بها
 حسن اصد شعله را افروخته
 جان عشاقا هم بر باد داد
 جان عاشق چو بدست یار هست
 هست جانم گوی و ش دوست یار
 سوئی ناله می برد جان مرا
 من باز این نالم که آن دلدارین
 چو نه نالم که رضائی اوست این
 شرح دیدمی تو ز حال ما سلف
 و حقیقت جو شمعنی بود این

کار دشوار است و آن سال میبهری
 از جادوی رفتی و آن سال شدی
 رقص کردی باز خود را سوختی
 نوحه ها کردی و هم نالان شدی
 آتش عشق که جانست سوخته
 فتنه پیدا کرد و خود اندر نهان
 یک جهان از تاز عشقش سوخته
 تا قیامت خانه اش آباد باد
 لاجرم افتاد بر دین خوار و مست
 میبرد و م آنسو که میخواهد نگار
 میبرد حرکت به به جان مرا
 آینه اش خوش ناله هاست ز این
 گریه ها و ناله ها دارم از این
 پس رقم که دوستم که دیدم جف
 که بستی گشت با جانم ساقین

چو ش در معنی حقیقت می زند
 روح حقیقت بین در الفاظ مجاز
 عارف از سر حقیقت مست ناز
 نداله و دیوانه معنی اله
 عاشقان چو اله و دیوانه اند
 بر رضائی دوست جانز امیدهند
 بهر بیگانه بلا راحت بدوست
 آنچه از درد و بلا و آفت است
 قیل ان العشق من شق الجنون
 صح عند الناس العشق آفت
 به چنانکه پیش ابراهیم نار
 گرفتار می ست اندر مرگ من
 از رضائی دوست سر بر تافتن
 ریخ عشقت راحت جان من است
 سوختن نیست از فردوس کم

جان کودن بر مجازی می تند
 لفظ را با معنی خود هست ساز
 احمق از کور می خود غافل ز راز
 دارد او صد تیر نهان زیر آه
 یار یارند و ز خود بیگانه اند
 هستی خود را به یکسو می نهند
 فرحت ما بین هر آنچه خواست است
 به مراد دوست باشد راحت است
 خیر عذمی عند کم ریب المنون
 للجواد الا المفتون راحت
 گشت گلشن بود بر نمرود خار
 آن حیات است و هم صد برگ من
 جامه کفر است بر خود بافتن
 بر ریاضیت کفر ایمان من است
 من دو صد شادی کنم قربان غم

سوزشِ عشاق بر نیک بود
ظلم بر عاشق به از مهر و وفاست
عاشقاں از سوزِ کس غم می خورند
می کشد پس میکند صد جان عطا
ز آب حیوان عشق پُر وار و سبب
چونکه عاشق شد فنا در حسن دوست
مروه از خود زنده باد لدار هست
شد چو عاشق از مراد خود فنا
و بهوای دوست فانی گشته اند
عشق چوں باقیست باقی می کند

بہجہ عود می کو در آتش بود
مثل آہن کو ز صیقلِ خوش نہاست
بہجہ زرد در تار خندہ آوزند
آتشِ عشق است چوں آب بقا
مروہ عشق است زیں حی ابد
گم شد از خود آنچه باقی هست اوست
فانی از خود گشت و باقی یار هست
بر رضای دوست جاں دارد بقا
عاشقاں زیں جاودانی گشته اند
تشنہ گان ز کار ساقی می کند

در قوت و غلبہ زور عشق

عشق آمد آرزو ہمارا بسوخت
عشق آمد جہاں رسید از ہر ہوا
بہجہ آتش عشق اکال آمدہ

از ہوائِ غیر دلبر دیدہ و نیست
داد مر آئینہ دل را صدا
خود و آنرا کش بہ چنگال آمدہ

| | |
|---|--|
| اولمب حرص و ہوا آمد حطب عشق پہچوں شیر زخوں می خورد عشق آمد دشمن اندیشہ ہا عشق کند لک حرف ناموس و حیا عشق جملہ درد ہا راست دوا عشق شمشیر برہنہ بے نیام عشق خوئی بود و کس نشناختہ می درد از غیر و میدوزد بیمار | اوچو احمد نفس پہچوں بولمب طبع را رو باہ و کش برمی درد عشق غارت گرتا می پیشہ ہا عشق جملہ درد ہا راست دوا جان عشاقاں از و ناسا دو کام ہر یکے از بیکسی جاں یاختہ عشق خیاطیست تا در طرفہ کار |
|---|--|

در معنی آنکہ ذلت عشق عین عزت است و موت عشق

عین حیات

| | |
|--|--|
| مرحبا ای عشق خوش آسوی من ز آنکہ من از غولشتن تنگ آدم ہست سوی جان دہی آہنگ جان سوی سلج زند جنوں بے باک گام ننگ بے بازہ دار و این جنوں | وہ خلاصی جان مارا زیں محن فارغ از اندیشہ تنگ آدم شد خیال حفظ جانم تنگ جان ننگ عالم را چہ بیم از ننگ و نام از سلامت و ز سلامت شدہ رول |
|--|--|

ننگ بے بازہ دار و این جنوں

باچیں شطاح چوں کارم فتاد
 چورین رند عالم سوزام
 شد ز سحرش آہ کا بسن زبوں
 شیر را رو باہ کے باشد دلیل
 پس جنوں شرم و حیا من برخت
 عشق آمد عقل شد رسوا و خوار
 غما جگی بر بود و قلا ششی بداد
 برد از من زیر کی و عقل و ہوش
 رندی و بے باکی و آزادی
 نے دل و زار و ذلیل و کوچہ گد
 بازی طفلان و مرد ریشخند
 بر سرم رفت این ملامت ہاہ ہیں
 راغینم من گریضائے تست این
 پس رضائے تو مرا غر است و جاہ
 مولس من بہت یا توئے تو

داد در یک غمرہ ناموسم بہاد
 بر چنین شہ زور کی پیر و زام
 عقل را بر بود چوں سایم چوں
 زور آمد پشہ باخ و طوم پیل
 وز عقل از شحمہ بر عشقش گریخت
 رفت قرائی و شخی و دتار
 سروری بگرفت داد و باشی بداد
 محبت فرمود غم غار و خروش
 غماری و سوانی و دلدادگی
 جان پر غم آہ سرد و رنگ نرد
 سر پہ از سودا و پائندہ گند
 این ہمہ الغام تست اے نازنین
 از سر تسلیم مے سایم جہیں
 گیسوی بہر من تو قہر چاہ
 روح من ریجان من شد پوئے تو
 بوی خوش

زاری ناموسم بہاد

عشق آمد عقل شد رسوا و خوار

زاری ناموسم بہاد

گند

| | |
|---|---|
| <p> من زور و سوز خود دیوانہ ام من کہ مجبورم ادب از من مجبور زبانکہ بردل من ندارم اختیار اندریں سود از خود بیرون شدم نالہ ہا فریاد و شش دارم دراز صد فغان و ہائے و ہوئے میکنم گوش نکلند ہیچ کس فریاد من غیر غول خوردن نہ یارائے دگر نئے بدل صبری نہ بروی اختیار زخم ہا و سدل ز دیدہ غول رشاں </p> | <p> ہیچ مجنوں باجنوں ہم نہ ام ناصر ہا ہر آنچہ خزا ہی روگو در کف دیگر ہمیں دارم ہمار دہوای آل پری مجنوں شدم با غم شیریں آجانہ اسوز و ساز شور و غوغا کو بکوائے می کنم تا ز دست غم مستانزداد من ہر زمان سوزی و سودائے دگر جاں ازین غم روز و شب در انتظار بے سرو پا از جنوں ہر سودوال </p> |
|---|---|

مناجات

| | |
|---|--|
| <p> آہ و آغوشاہ یارب چوں کنم ینست کس از بہر و دم داد رس بستہ نہ بچہ سودا و رجسوں </p> | <p> من چہ سال تدبیر این مجنوں کنم یارب این دیوانہ را فریاد کس کس مبادا ہیچو من زار و زہول </p> |
|---|--|

| | |
|--|---|
| <p>زانکہ این دردست بے دران من من چه گویم تا چه بر من میرود روی من بین و پیرس احوال من بهر دردم آہ سرد من گوا از اذل غم در نہادم چون نہاد</p> | <p>میخورد ہر لحظہ من ز جان من کو حریفے تازہ درد آگہ شود ز روی رنگم گواہ حال من طفل و ش او در پئے بابا دوا بے طلب دردش میان جان قتاد</p> |
|--|---|

بیان تیار عاشق و نئے نیازی معشوق

| | |
|---|--|
| <p>چونکہ مارا کرد مجنوں روئے خوب کو بکو غوغاست از سودائے من حال من نیست لیک آن جان جان گفتش از عشق تو زارم ہنوز گفتش ای جان من عالم بدیں گفتش شد بے تو عالم این چنین گفتم ای جان قصہ دردم شنو از سلیبی اولاً نشناختم</p> | <p>بہر جان زہنجیر شد گیسوئے خوب بہ طرف شورسیت از غوغائے من نئے جزا و حال زار عاشق ال گفت رو من از تو بزارم ہنوز از بستم گفت مجنوں است این گفت زد آخر مراے تست این گفت روز و روز و از تباد و رشو غافلانہ نزد بازی باختیم</p> |
|---|--|

از غم و اندیشہ باشد مضحل
آمده در دام مرغ جان من
سر نہادم من بہ پائے نازنین
بستہ با صد عاشق آگاہ را
عقل مجنوں گشت و دہما ہجو خوں
آفتاب بیدلی بگفتہ تاب
بیدلی افزودہ شد بر بیدال
ہوش و عقل رفت و طاق از بدن

آخر آمد صد بلا بر جان و دل
دیدہ رو نیک و آن خوبی حسن
چوں نہ آگہ بودم از سحر میں
وام کہ وہ صورت دلخواہ را
رفت از جانہا ہمہ صبر و سکون
عشق کردہ خانہ دانش خراب
بیہوشی آمد بجان ناتواں
وای از حالی کہ وارد شد بمن

در معنی وَالذی قَدَّرَ فِئَی

کس گفتا پیش ما تو سر نہ
یا کسے را کار سحر و مکر ہاست
عالی در دام سحر آورده اند
شد ز شور غیب پُر غم یکہ جہاں
سحر پیدا ساہرا اندر لامکاں

کس گفتا ہیں بیاؤ دل بدہ
پس تمہو را پس دل شیدا ہاست
ساحراں غیب سحری کردہ اند
شد ز سحر صنع بر ہم یکہ جہاں
یار پنہاں شور او اندر جہاں

| | |
|---|--|
| <p>چشم بسته عقل را از جادوئی این همه نیزنگ اند پیرنگی است صد هزاران فتنه ها انگبختند</p> | <p>می ندانم کایں منم یا خود توئی ترک پنهان در لباس زنگی است صد هزاران جاں ز سحر آویختند</p> |
| <p>جوش عشق که سبب ظهور عالم است و در هر شری نهاده اند</p> | |
| <p>یک طرف حدس پیدا کرده اند عاشقان صد آه و وادیا کنند زخم خورده باز آنسو میروند دلبری را دلبر آغوا آورند خویش را صد گونه آرایش دهند جلوه فرمایند و باز آنکه حجاب آن نه باز آیند و ایشان نیز هم جوشش عشق است این اندر طرف جوشش عشق است در سنگ و شجر جوشش عشق است لطفه را نگ</p> | <p>واں دگر عشق بر پا کرده اند از غم و اندوه با غوغا کنند رنج دیده هم پئی شال میدوند چونکه دل بردند اغوا آورند پائی کس از لرنه انگشتش نهند جان مشتاقان ازین غم و عذاب در دهم جویند و در ماں نیز هم عشق چو توشید و بر سر شرف میدهد مقدار خود هر شے شمر در شیره رفت و شد شکل بشر</p> |

| | |
|--|---|
| <p> ہم ز جوشش انجریہ بار اہل شدہ جوشش عشق است در اشجار ہا جوشش عشق است اندر بحر و بر جوشش عشق است اندر کویہ ہا و طلب کن عشق تا انساں شوی شد ز فیض عشق عالم را قوام پس بغیر عشق کائنات خام ہست </p> | <p> سنگ شکل لعل اندر کاں شدہ گل دہد ہر شاخ و ہم آثار ہا سر بر آوردہ گیاه و ہم گہر چشم گریاں دارد از اندودہ ہا از محبت صاحب عرفاں شوی ہم ز فیض عشق جاں دارد قیام بیگماں عشق است اسرار است </p> |
|--|---|

حیرت در اسرار غیب و صنعت الہی

| | |
|--|---|
| <p> این ہمہ حق است لیک ای فی شعور اندیز اسرار جانم خیرہ شد من چہ گویم تا چہ اسرار است این سحر شد در چشم بینائی نمائند بہ نمود دیدہ نئے آئیم باز سیر بنود جانم از عنمائے تو </p> | <p> انبرای چیست این غوغا و شور وز تردد و ہوش و عقلم ترہ شد ساحری و زود طرار است این عقل از خود رفت و دانائی نمائند کہ شود مسحور را بس کشف راز نیست خستہ دل ز ماتم ہائی تو </p> |
|--|---|

| | |
|--|---|
| آب از سرفت و لیکن جان من گو بظاہر سوختن در آتش است ذلت و خواریست گر پیش کساں نیست جانم سیر زین سوز و جہوں پس بلا مارا خسریداریم ما گرچه پیرم عشق دارم من جواں | نیست سیر از عشق نیار پرفتن لیکہ جانم اندرین تنگی خوش است سوزش عشق است راجتہائی جاں گرچہ شد صد بار خوار و ہم زبوں گو بظاہر از غمش نزاریم ما قوت عشق است در این ناتواں |
|--|---|

يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَحِكْمٌ مَّا يُرِيدُ

| | |
|--|---|
| من کیم تا خویش را گویم منم ہرچہ ہست این جملہ از حق میرسد ذکر جباریت نے جبر است این جملہ عالم ہست بین العصبیین می کشد کہ در حقیقت کہ مجاز چوں قلم در دست نقاشیم ما دست قدرت ہرچہ مارا آفرید | برادر تہائے او دم می زنم آلہ قدرت منم در نیک و بد تالیع حق خلق و امر ندای این جملہ از جباریش در شور و شین چشم دل بکشا و بین ای اہل راز از ثقیاتان یا کہ ادب اشیم ما خیر و شر بر حسب آں آید پدید |
|--|---|

| | |
|---|---|
| نئے نگوید ہیچ از خود نیک و بد نالہ من سر جانار را گواہ | تانا نامی اندراں دم را دم من ز گفت او گویم آہ و آہ |
|---|---|

اجرائی کار عالم اگر چہ از عیب است لیکن بغیر صورت

نہ بندو

| | |
|---|--|
| گر نماید شعر من شکل مجاز خود مجاز آمد حقیقت را ظہور جاں نیابی غیر تن گر بنگری بود قادر حق ہدایت را بما نور حق نے اینیا ظاہر نشد منکر اسرار ہست اہل غور | تو بچشم غور ہیں امی اہل راز غیر تن از جاں برداری سرور باتو گفتم ایں مثال سرسری پس چرا مبعوث کردہ انبیا جان جاہل زیں سخن ماہر نشد حاجبِ او گشتہ اورا چشم کور |
|---|--|

فی سبیل التمثیل

| | |
|---|---|
| ہمچنین حسن است در صورت عیاں حسن صورت نیست مگر تو بنگری | غیر صورت در نظر کے آید آں می کند اندر صور جلوہ گری |
|---|---|

ز احمقی تو بر صور چسپیده
 جاں برای آنکه میکردی نثار
 جانش قایم جسم قائم لیکه تو
 برده دل ایچہ از تو ز و آگہ نہ
 نوزمہ انپر تو خور بوده است
 بہر ایں مجنونسٹ سوداے دگر
 اسی دلم لیلیٰ معنے را نگہ
 ہچو مقناطیس داں حسن نگار
 حسن و جاں چوں گوہر یک معدن اند
 جاں چو ہست از عالم حسن و جمال
 حسن ہم از ثمرہ آں گلشن است
 در پے آں آشنا جانہا از نیں
 یافتہ ز اں آشنا ہر گہ نشاں
 مخبرند ایں ز اتحا د معنوی
 نیستند آگاہ ز اں نسبت کہ ہست

حسن را کی عاشقا فہیدہ
 چونکہ رفت آں حسن شد پیش چہار
 سیر از گشتی دز حمت شد رفو
 جان من واقف ز نوزمہ نہ
 غافل زو کہ تو دل بر بوده است
 غیر ایں لیلیٰ است لیلای دگر
 کز پے او جاں چو مجنوں در بدر
 میکند بس جذب دل بے اختیار
 ہر دو با ہم یار و مہمان تن اند
 خوش گل رخنا ز باغ لایزال
 مثل مہمان عزیز اندر تن است
 میدوند از ہر طرف بے اسپ زین
 جاں چو مجنوں سوئی لیلیٰ شد رول
 فہم کن ایں رمز و بگذر اندوئی
 غافل اندوئی ہر دو گر دیدند دست

نے خبر گشتند آں ہر دو عزیز
 غیر عارف جملہ را داں نے خبر
 نے خبر از اصل و ز اسرار او
 پس بدیں نسبت جو و میلان دل
 زیں سبب جانراست سر و ساز خوش
 بابت آگاہی از اصل خوشی
 جان من واقف شو از اصل سرور
 می کشد پیرنگ سوئی خویشتن
 تاز صورت سوئی پیرنگی روی
 اصل خوبی می کشد سوئی خودت
 صافحت در سینہ ات سری نهاد
 ز انچه گفتم میفش ادراک کن
 بلکه آں چیزی کہ کرد اش پسند
 معنی این رمز را بشنوز من

ز اتحاد معنوی گم شد تمیز
 از حقیقت ہائی عالم کو رو کر
 ہر کسے جو یان و پویاں کو پکو
 گشت چوں سیل العرم میلان دل
 سوئی حسن و بوی خوش آواز خوش
 تاز ہجر آئی سوئی وصل خوشی
 تابروں آئی تو زیں وار العزیز
 میکند مست بہ بوئے خویشتن
 تانمانی در خرابی اسے غوی
 تا مبدل گردد از نیکی بدت
 تاز و آئی تو در ببط و کشاد
 از کد رو جان خود را پاک کن
 خوبی معنی تست ای ہوشمند
 با تو از اسرار میگویم سخن

در تعریف انسان کہ مبدع ہر کمال است

ہرچہ بینی پر تو شوق تو است
دیدہ دردی تو عکسِ فہم خویش
در تو هست این حسن نے اندر حین
گر کنی تو غور این اسرار را

از تو پیدا گشت وہم پائے تو بہت
پس ز فہم تو شدہ جان تو ریش
تو ز کم فہمی خود گشتی حنین
اندکی با تو بگویم ماجر را

در تطہیر

از مرض چوں اشتہایت کم شود
نفس تو نفرت کند ز آلِ خوش طعم
عارضہ چوں رفت رغبت شد پدید
تشنگی مر آب را افزود ذوق
دوست چوں دشمن شد اندر چشم تو
رغبت ہر شے بود مقدار جوع
ذائقہ بدید یقین حسبِ طلب
بنگر از خود اچھے پیدا میشود
اچھے بینی صورتِ علم تو است

بر طعامِ خوشِ دلت کے میرود
بویِ خوش کے خوش کند اندر ز کام
خستہ حوزا بود پیشِ ترید
بہر عین شہرِ جماعش مثل طوق
از خلافِ طبع وہم از خشم تو
خطِ آن از جوع مے یا بدوقوع
فوق ہیں تو در علی و بولوب
حسبِ علم و فہم تو دل مے رزود
خوب و زشت و نیک و بد بلا و است

| | |
|---|--|
| <p>خواب آمدی که بیهوشی رسید علم خود را قوتِ صانع پرین جمله عالم را خیالِ خویش دال بهر اوراکِ تو می آرم مثال</p> | <p>صورتِ عالم ز تو شد نا پدید میدهد تقلیب هر دم این چنین اچنه بینی از نهان و از عیاں تا بغضی معنی تخم و نهان</p> |
|---|--|

در معنی حدیث شریف اذ اما ت فاشو

| | |
|--|--|
| <p>باشو کنول اندک از سر سخن چون خواب خوش در آئی یک دمی شکل با پیدا کند بر تو خیال بینی اندر خواب تو شهر و دیار کس نباشد غیر تو آن خود توئی خود درونِ خویش در سیر آمدی این همه شکل خیالِ خویش دال وسعتِ معنی خود را کن نظر پس به بیداری تو نیز این خواب بین</p> | <p>تا شوی آگاه و مردِ مستحق تو درونِ خویش بینی عالمی گفته اند اهل سلوک این را مثال مثل این عالم کنی صد کسب و کار لیکه خود را می ندانی از دوی که بکعبه گه سوی دیر آمدی اچنه اندر خواب شد بر تو عیاں در فراخی برتر است از بحر و بر عارفان دیدند عالم را چنین</p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| دیکریے را ایں جنیں کے دادہ اند ہم سمیع و ہم بصر اے خوش لقا | دروصنعت ہا بسے بہادہ اند کہر پیدا بر صفات خود ترا |
|---|--|

در معنی لولاک لما خلقت الافلاک

| | |
|---|---|
| <p>ای برادر معنی لولاک ہیں ذمہ ہائے علم اورا ہیں اثر سیر لولاک و مراد کن نکاں پانہی شاہانہ بر تخت شہی بودہ است از جہاں حیات جملہ تن جان مانعک سگان کورے او چوں سگان گرسنہ افتادہ ایم سوئی مشتاقاں خدا را باز بین از بجوم سوز جہاں فرسودہ ام خوش نباشد زیر پردہ آفتاب یک جہاں بہر تو آمد منتظر</p> | <p>ذمہ از علم جان پاک ہیں نعت احمد من چہ گویم اے پسر تا چہ باشد ذات آن جان جہاں گردمی یابی ز سرش آگہی او چو جہاں آمد جہاں بہچوں بدن صد جہاں باد افدائے رویے او بردوت از عجز سر بہادہ ایم بہر حق یا رحمتہ للعالمین چوں کینہ امتانت بودہ ام سر بریں آور خدا را از حجاب فیش را تا چہ داری می منتظر</p> |
|---|---|

| | |
|--|---|
| چشم کوراں را توئی نور بصیر آنکه این فرمود خوش فرموده است مفسرینیم آمده در کوی تو گر تو خواهی که بعشق دی رسی عشق او میخواه و او را کن طلب کن به پیش حق دعا های دراز ز احمد سکیں به احمد صلوات | سوی محروماں بر حمت یک نظر محرم از سوز درونم بوده است شیئا الله از جمال روی تو پیش حق فریاد کن از مفلسی تا بکے در بحر سوزی روز و شب تا کند باب کرم بهر تو باز بروی و بر آل و اصحابش تمام |
|--|---|

بقیہ شرح حسن کہ بالا در نظیر ذکر رفتہ

| | |
|--|--|
| بشنو اکنون ذکر باقی مانده را ذکر دیگر در میاں آمد پدید حسن او در هر صفت دارد ظهور هست هر جائیکه خاص اندر بشر شکل ناسوتی است گو اندر زوال تو مقید دانی و او مطلق است | ست شرح حسن نا در ماجرا وال حدیث حسن پایانی ندید ضعف صانع به پس ظلمات و نور می دهد از دلبری او خبر حسن دایم در ترقی و کمال زانکه او از سایه و نور حق است |
|--|--|

| | |
|--|---|
| <p>تو بچشم غور ذات او نگرد گشت با تشبیه تنزیهش ندیم مرد و دانشمند آگاه هست زالی که ز راه ملک فرحت آورد که بوجد روح سازد بے شعور که ز راه علم و حکمت بر قلوب که ز راه نان و گه بشد و شکر دل بر دو عشاق آسایم هر زمان از شکل دیگر سرزند و دیده و اکرن گشت عقل تو سلب</p> | <p>هست دایم در صور هاجلوه گر حادث آمد شکل حسن آمد قدیم که کند جلوه درین و گه در آں گاه از ملکوت دل راسم برد که ز ذکر خود فراید صد سرور که ز راه صورت زیبا و خوب که ز راه جاه و گه از مال و زر گاه از بی صورتی که از صور هر زمان یک جلوه و یگانه کند نیست کس مریغ از جذبات قلب</p> |
|--|---|

در معنی آنکه محققان از تلوین عروج کرده به یکین می

آرامند

| | |
|--|--|
| <p>با تو از تحقیق گویم یک سخن از بجز غفل اندیش است</p> | <p>ای برادر گوش کن مری زمین ای سرور زوق تا گر چه خوش است</p> |
|--|--|

| | |
|---|--|
| <p>از تجدد و تلویین وار ہی از کشاکش ہائی تلویین باش دور ہست در تنزیحہ تمکین اے غوی جان تو محروم از تنزیحہ شد فہم کن معنی اگر داری تیسرہ در تلفظ چند داری جان گرو حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوُجُوْا بِسْمِ حَسْبُكَ اللَّهُ لِلْهُدَايَةِ وَالرَّشَادِ</p> | <p>گردمی در کوتے تمکین پانہی حسن صورت گر ترا بخشد سرور ہمدکن کز علم خود بیرون روی چوں مقید علم در تشبیہ شد ایں دو لفظ آمد بگفتن اے عزیز تو ز لفظ آخر سوئے معنی برو اندرونِ معنیش رو باش گم زین ہمہ تعریف حق آمد مراد</p> |
|---|--|

در بیان مبداء و معاد

| | |
|--|---|
| <p>جوش زو تنزیحہ شد نور و سواد قطرہ باران مثال سنگ شد روز غیب آورد عالم در شہود فہم کن اسرار ایں آیات را آمدہ در قید شیشہ آں پری</p> | <p>بشنو اکنوں تو ز مبداء و معاد چونکہ آں بیرنگ اندر رنگ شد جوہر جاں را عرض چوں شد وجود حسنِ عشق آمد تجلی ذات را شد ز حسنِ عشق آں پرده دری</p> |
|--|---|

در نظیر

فہم کن معنی اور از مثال
پس بدین مستحکم است ایمان ما
ز مثالش دل بہر سوئی رود
سبکند در امر حق دل از مثال
فعل حق را فعل با مانع ظل
در دلم این قصد از بہر چہ خواست
کز کجائے آید این در قلب و جاں
جملہ خلق از غیب آمد این چنین
اندرونِ بطن شد شکلِ بشر
بہ چنین ایجاد عالم را بد اں
بر علا از حکم رب العالمین
صنعتِ خلاق عالم را نگہ
از پے تکوین عالم اے امین

ہمچنانکہ اصل فعل آمد خیال
خالق فعل است حق و ربان ما
از سوئی حق فعل پیدا میشود
ہم نہ راہ و سوسہ یا از خیال
وہ جو اوج میرود آنکہ ز دل
می ندانی اینقدر کیں از کجاست
فکر گرا ری پے ادراک آں
غیر گشتن نہ فہمی هیچ زین
با مثالِ نطفہ از پشت پدر
آب بود آخر چہر گشت استخوان
یا چہ بار اں شد بخار این نہیں
باز آں بار اں شدہ شکلِ حجر
عادتِ اللہ بہت جاری این چنین

| | |
|------------------------------|----------------------------|
| جذب و رغبت جن و عشق آمد سبب | انپے اجر اے کار از سوئے رب |
| جذب و رغبت روح و رب فعل دران | از جناب رب ارباب ای جواں |
| ہست جاری از ازل این تا ابد | زاں خدا کہ مالہ کفو اُحسد |

در معنی محبت و عشق کنت کنزاً مخفیاً

| | |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| پس بہر جا جذب و مجذوب ہست | پس بہر جا راغب و مرغوب ہست |
| انچہ از تو دل بہر حسن است آں | انچہ رغبت ہست عشق آنرا انچہ احوال |
| این جہاں نہیں دو صفت دار و ظہور | خواہ باشد حزن یا باشد سرور |
| کنت کنزاً مخفیاً آمد گواہ | ہلندی آگہی کار است تباہ |
| شد ز حب حق ظہور این جہاں | حب را گویند قول کن نکاں |
| حب پیدای چو غالب شد بدات | گشت ظاہر اول اسما و صفات |
| شد تجلی چوں ازل بحریت را | داد خلعت صورت ملکوت را |
| گشت ظاہر بعد از ان ظلمات و نور | شد مواجہت تلامذہ را ظہور |
| در تنزل این چنین در جہات ہیں | این ہمہ را از صفات ذات ہیں |
| پس براے انتقام و ہم ادب | ابنیا و شرع کردہ بعث رب |

هر که را بنود ادب کے آدم است
ظاہر حق صورت عالم بہ ہیں
رہ رواں راستہ صراط مستقیم
بنگہی این را چشم معنوی
مذہب عارف بتو کردم عیاں
معرفت از بندہستی رستن است
گم شوی از خود روی اندر سکون
غیر بای عشق این رہ طی نشد
عشق آید چون براق بر کشد

نیست آدم بل ز خرد بچم است
باطن عالم بدان حق را یقین
یک طرف گشتند از امید و بیم
ای برادر گر رہ معنی روی
رہ روی هست این نہ تقریر و بیال
آرزو ہا و ہوا اشکستن است
جاں رہد از بند و دام چند و چون
تا کہ رحمت ہا ز حق بر و س نہ شد
تا مقام و منزل قرب ورشد

نظیر در قرب حق

قرب حق باست ہر جاہر زماں
یا چو قرب خواب کان با دیدہ است
از عدم ادراک دارم اضطراب
کہ دجائی خود درون چشم تو

لیکہ تو دوری چون از قرب جاں
اندر ول دیدہ جا بگزیدہ است
از تو چشم ای جہاں میں خال خواب
خواب را ای دیدہ دیدستی گو

| | |
|-----------------------------|-----------------------------|
| گرچہ اور دیدہ جائے خود گزید | لیکہ کس م خواب را ہرگز ندید |
| خواب آید علم دیدن گم شود | علم آید خواب از دیدہ رود |
| ہر دو ضد اند با ہم اے پسر | چوں یکے آمد بروں شد وان گر |
| بچنین ہستی تو ضد خدا | از خودی بگذر رمی سوی خود آ |

نہ

در معذوری و مجبوری بندہ

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| باز می آیم بشج این جنوں | زانکہ دل دارم از و مانند خوں |
| چونکہ دارد جان من با سوز ساز | می کنم من شرج درد خویش باز |
| کو بجالی عقل و ہم تدبیر را | تا کہ تقلیب آورد وقت دیر را |
| نہ می آرام دے پائے گریز | خلق ما و دشمن ہائے تیز تیز |
| میخورد چوں شیر ہر دم مغز جان | بہر خوں ریزی مابستہ میاں |
| می طعم چیں بسلاں بے سنگ لالہ | شد ز تیغ جہد او دل شاخ شاخ |
| از خلاف خویش ترساند مرا | باراندہ پردہ شوراند مرا |
| میدوم از زخم چو گاہ ہر طرف | گویی دوش گہ در سہو و گہ شرف |
| خواری ما دوست و اودنا زین | شور افکنندہ بد لہا و انا زین |

چوں نباشد یک جہاں ز نوخوار و زار
 زین سبب دار و مرا در شور و شمر
 این مصیبت ہائی من جود و یست
 بر سرم چندیں بلا بگماشته
 گر بنودی شور عشا قاف عیاں
 بہر اظہار جمال خویشتن
 عاشق است او دابر حسن خویش
 آں یکے را در مجاز انداختہ
 آں یکے در بخودی شد ناپدید
 آں یکے در عشق ربّ ذوالمنن
 آں یکے رفتہ سوئے راہ صفا
 آں یکے را راہ دادہ سکوہاں
 ہر زماں دل را دہ رنگِ دگر
 این ہمہ تلویین وصفِ عالم است

در غم ماہ شد رضاے آں نگار
 از جنونم من میان مدو بسر
 شاید اندر خواہیم سود و یست
 تا کد امی مصلحت انگاشتہ
 حسن اندر پردہ خودماندی نہاں
 عاشقا ز ادادہ صدر بخ و من
 ہم ز عشق خویش دار و سینہ ریش
 واں دگر سوی حقیقت تاختہ
 واں دگر از عشق نالاں شد شدید
 واں دگر در بت پستی چوں شمن
 واں دگر اندر ہوا شد مبتلا
 واں دگر از تن پستی در زیاں
 ہر زماں شکلِ دگر آید نظر
 صاحبِ تمکین دیریں عالم کم است

و نہ مت عقل کو دن کہ از غلبہ ہو اور فساد می امنست

| | |
|-------------------------------|------------------------------------|
| چوں حقیقت کرد رواند مجباز | لازم آمد شرح سیر عشق باز |
| پس مجاز آمد حقیقت را چو دل | با چو حق که شد در نهال پیداست خلقت |
| نمی مجاز آن که بشکلی جاں دہی | بلکہ آن کنز هستی خود و ارہی |
| ہستی تو کفر و غازی عشق و دل | جان مشرک را رہاند زیں جہاں |
| تا کہ تہذیب کفر خود فانی شوی | مرد حق گردی و ربانی شوی |
| پانی بر سلم و بالاے روی | تا ز اسفل جانب اعلیٰ روی |
| نہ کہ از اعلیٰ در آئی در خاک | گر نہ فہمی بر سر جان تو خاک |
| عشق علوی ہست و تن سفلی بدال | حسن چوں جہاں اندرون وی نہاں |
| جاں شناساں عاشق جانانہ اند | تن شناساں این شمع را پروانہ اند |
| اہل جہاں سرور اند عشق خدا | اہل تن دایم ز شہوت در بلا |
| علم تو چوں شد مقید با صور | آمدہ جاں تو در راہ خطہ |
| بعد از اں افتی ب شہوت بالیقین | با چنین عشقی است شیطان ہم قریں |
| ای مشوش چونکہ شہوت ریختی | از سر راہ صفا بگر بجختی |
| آن زمان عشق تو افسردہ شود | چونکہ شہوت از تنت بیرون رود |
| بالیقین درد دل مگر نادم شوی | سر خود را یاب آخر اے غوی |

از پئے اجرائے نسل آمد نکاح
 حق پرستی رفت و گشتی بت پرست
 عشق خود را آتش دوزخ مکن
 عطر بہر بوی کر دن آسودہ
 تلخ کام تو کند گر زناں خوری
 ہر فساد آخر ز عقل کو دن است
 ہر بنی آدم بذلت از ہواست
 ایں ہوا باللہ تخم دوزخ است
 از ہوا خود بر حمت ہر کسی است
 ذلت و آفت ہوا و شہوت است
 زین سبب شد عشق صورت ناپسند
 کہ دیں پرودہ بود شہوت مراد
 مبتلائی صورت انگہ پاکباز
 عاشقی و عصمت و مردی بجاں
 صحبت و ہم خلوت و دلبہرہ بر

ورنہ اصراف مہنی کے شد مباح
 جان تو از آتش دوزخ ترست
 جان خود را مایہ آنخ آنخ مکن
 نے برائے شرب و خوردن آمدہ
 از فساد فہم اے جاں مدبری
 شہر طبع تو ترا خود رہن است
 کسر شہوت کار مردان خداست
 مرغ جاں زیں دانہ دائم دوزخ است
 ورنہ راحت با و رحمت ہا بسی است
 جاں رسیدہ زیں بلا در راحت است
 پیش دانشمند و مرد ہوشمند
 ہست اندر عشق صورت صدف ساد
 در جہاں بس نادر آمد ایں مجاز
 ایں چنین مردیست تا در دہ جاں
 نفس پاک از میل نے کار بشہ

عصمت بی بی است از بے چادری
 خواجہ را آنحضرت شد شتاب
 از سنان غصہ جانزا کم خدائش
 چو پریشان و بسی آشفته ام
 بے پناہت در ہلاکیم و بوار
 می کند بر پانہراں شور و شر
 لیکہ این شور ہوا کس کم ندید
 الا ماں اے وارث مایکساں
 وہ ادب اے رب ز بہر این چار
 گشتہ ام چنیں تباہ و خوار زو
 چوں بگس در شہد پایم بستہ شد
 دروعل نے خوف و ہیغم میرود

آنکہ او ظاہر کند خود را بر می
 جانِ عاقل دید در دوری نجات
 زین سخن اے خواجہ رنجیدہ مباش
 ز آنکہ این من خویشتن را گفتم
 یارب از من شرّ شیطان دور دار
 ایں ہوا سرتابہ پا آمد ضرر
 صد ہزاراں جاں ز تن شد ناپدید
 عمر آخر آرزو ہا ہچمن اں
 عمر آخر میل طبعم طفل وار
 چوں نہ تالم چوں نباشم زار زو
 از ہوا نفس جانم خستہ شد
 باز این خر پند کس بے نشود

در معنی حدیث شریف لیس للمؤمنین حسرت الموت انما لم

حسرت الموت

ای خراج حق بپرس از وقت مرگ
 صرف حق کن عمرو هم انفس را
 صرف انفس را کنی جز در خدا
 حسرت تو آں زمان کی سودمند
 تا نباشی وقت مردن دردناک
 صرف شی را بے محل اسراف دال
 شغل غیر الله را اسراف ہیں
 یک زمان یک لحظه غافل مشو
 دزد و مبدال ہر خیال غیر حق
 تانہ این سرمایہ عمرت برند
 ای دل کم فہم رو ہوشیار باش
 طفل جانہ اگر گفرت میخورد
 بلکہ گرگ و دزد خود آں خود توئی
 باتو گویم اندک از سر نہاں
 تانہ اندر رنگ اوفانی شوی

جان پر حسرت بر می بے ساز و برگ
 متبج کم باش مرخصا کس را
 سخت حسرت ہا بر می بر ما مضی
 ہوش اول بایدت اے ہوشمند
 ہم شود جان تو از اسراف پاک
 تو ز قرآن معنی آیت بخوان
 گفت اللہ لا یحب المسرفین
 این سخن با گوش دل از من شنو
 ہوشیاری کن بگیر از من سبق
 ہر زمان اندر کمیس درد دال و درد
 حال دزد دال کردہ ام من بر تو فاش
 ہر زمان روح ترا بر می درد
 غافل از اسراف ہر سودوی
 از ہوا می غیر خود را وار ہاں
 غافل از ساطور تر بانی شوی

| | |
|---|---|
| <p>خویش میاں کیں منم در بکل حال بالیقین تو خویش را میاں ہمال در ہوائی نیک نیک اختر توئی عاقبت محمود مرد راہ را گو بظاہر نیک بینی ہست بد جملہ عالم بہر تو پسرا نمود جملہ عالم چاکر و لالائے تو امن بدہد تا ترا حق زیں بلا</p> | <p>چوں ولت مصروف شد در یک خیال اچھ درد دل جا بگیرد اے جواں گر خیال شمر بود خود شد توئی جام دہ درد دل تو غیر اللہ را ہر کہ جانت را ز حق غافل کند ادب اے خود ترا دادہ وجود چوں شوی غافل از دای دای تو از ہوا بگیریز در ذکر خدا</p> |
| <p>مناجات بدرگاہ خداوند کریم و طلب نجات از ہوا نفس لیم</p> | |
| <p>جان و دل گردید زوزار و زبول در پناہ خویش گیر اے ذوالمنن مبتلا شد در بلا صد بار جاں نفس کافر اسپ ہمت باز ماند</p> | <p>آہنیں مددی کہ دارم من دروں زیں بلا ہا عاجز آمد جان من کورئی طبعم ز رفت از امتحاں گرچہ جانم زیں ہوا ہا تنگ ماند</p> |

مادر دین شہد پابستہ مکس
 پس ز شہ نفس مادر اور وار
 میزند بر جاں بہر دم نشتری
 بل رسیدہ کار دش بر استخوان
 عاجزم من یا کریم الا کر میں
 رحمتی فرماؤ فریادم برس
 زخم ہائے کمنہ را مرہم توئی
 جرات و ہم تو تم شد آشکار
 تو رواداری غلاست را کہ غیر
 کیست جز تو تا بہ پیش اور دیم
 از سر لطف و کرم اے ربّ دین
 دستگیرم شو بر حمت اے کریم
 یوسف در چاہ طبع من اسیر
 خلق ما انعام تو اے کبریاست
 جرات طبعی کہ دارم من بتو

در دمار ای خدا فریاد رس
 عفو کن بر ما تو اے آمرزگار
 ہچو مومن کو بدست کافری
 او چو دیوی من چو موری نا تو اں
 سوئی ایں بیکس بر حمت نیز ہیں
 بیکس و بس عاجزم دادم برس
 پر غم من دافع ای غم توئی
 پس امید از فضل تست ای کردگار
 از حرم گرداند و آرد بدیر
 داد خود خواہیم و جہانش شویم
 باز خمار از دست ای لعلیں
 از دست نفس زاریم و سقیم
 تو بر آرا ندو بر حمت اے امیر
 خیر کوشش ہا و استعدادات
 از کم ہایت کہ ہست آں تو بتو
 بمیزان تہ

| | |
|---|---|
| <p>غیر استحقاق ہست اے ذوالمنن غیر انعام تو اے خلّاق نیست قرب خود انعام دیگر کن بمن و فراق انداز دو جاں را خورد ما بدام او فتادہ بچو صید و زکرم مارا اماں دہ زیں بلا زیں بلا ہا عقل عاجز گشت و نگ از کریمیاں عاجزاں را صدامید کہ بر آ رہندم ازین حسد ان غیب از ہوا ہا آبروئے خود میریز نفس کا فر بس قوی تو نا توان</p> | <p>پس رسیدن بر مراد خویشتن ایں زلف است استحقاق نیست کردہ انعام بر ما جان و تن دور دارم ز اں کہ دور از تو کند دہ اماں زیں نفس پر از مکر و سید تو فیضل خویش جانم کن رہا زیں کشاکش ہاست جانم سخت تنگ تو بر حمت دہ رہائی را نوید دارم امید از وفاداران غیب احمد اور سایہ پاکاں گریز رو بسجده از خدا بیجو اماں</p> |
|---|---|

در عزرا نکہ در دمندی را کہ از درد خود بیقرار است

بار و قبول خلق چہ کار

| | |
|---------------------------|-------------------------------|
| کس ہم زیں در دیارب کی بہم | بنیلا ام روز و شب در درد و غم |
|---------------------------|-------------------------------|

| | |
|---|--|
| <p> وارم از عنایسی من سینه ریش میخورم خونِ یغم و زین غصّه ها چون نداری دردِ پشیت سرسریست من بیانِ سوزِ پنهان می کنم لے مرادم هست از تقدیر و پند روز و شب از سوزِ خود نایم ما گوهر افروزه گاه چون آتش است </p> | <p> من نه گفتم شعر گفتم درد و خویش شاعر من تا بگویم قصّه ها نیست شخراش ماتم و نوحه گریست من حدیث درد و باهاں می کنم من سخن گویم بحالِ مستمند مبتلائے درد و باهاں داریم ما لیکه جان من درین سودا خوش است </p> |
| <p>در مراح در دل و سوز عشق</p> | |
| <p> وی خوش آن دل کوشده سید است وی خوش آن عقلی که ست مفتون است وی خوش آن سینه که بریان و لیت عشق تو خلد بیت بهر جان من عشق دارد بهر قلب دردناک </p> | <p> ای خوش آن سکاند رو سودا است ای خوش آن جانے که شد محزون او ای خوش آن شمی که گریان و لیت عشق تو سهرمایه ایسان من عشق سازد از خیال و فکر پاک </p> |
| <p>در مذمت فکر و خیال که روح را مجروح می کند</p> | |

| | |
|-----------------------------|------------------------------|
| فکیر ہر دم خزن آسنا بد دل | عشق بنم فرحت آرا بد دل |
| فکرت و اندیشہ دل خوں می کند | عشق جان را راحت افزوں می کند |
| چونکہ فکرت روح را مجروح کرد | عشق باب فرح را مفتوح کرد |
| ایں خیال و فکرت آمد رنگ دل | عشق مشاطہ آہر رنگ دل |

در معنی حدیث شریف اَلَا اِيْمَانٌ مِّنْ لَاْ مَحَبَّةٍ لِّهِ

| | |
|--|--------------------------------|
| ہر دلی کہ عشق در وی نیست رنگ | پیش حق انبیت غیر از خشت و سنگ |
| گفت پیغمبر کہ لَا اِيْمَانُ لَہُ | ای لمن لا از محبت و ولولہ |
| ہر کہ عشقش نیست او کی آدم است | ہست حیوان بلکہ از حیوان کم است |
| اونہ اند غیسر جفتی یا علف | کہہ و عمر خویش آں احمق تلف |
| مردہ دل پس کے بد اند قدر عشق | ور بداند اندکے دانند ز فسق |
| مردہ دل ہستی از اں نے مردہ جو | طالب مردہ جو پور مردہ شو |
| عشق خودی است وہم چی می کند | ایں سخن باور جہادی کی کند |
| ہر یکے بر حسب حال خویشتن | میرود خوش و در خیال خویشتن |
| کُلُّ حَرْبٍ اِذَا لَدَيْهِمْ وَرَفْرَحٌ | آں یکے ز اں شاد و دیگر در طرح |
| تمام کردہ از آنکہ نزد ایشان است شاداند | وہم چی |

انچه از خیر است و غیر احوال او
خسته جان هستیم ما از در دیار

یاد بر هر کس مبارک حال او
نیست ما را با چنین افسانه کار

در عذر ناصحان و عاذلان ملامت گرو نکته چینیان عیب بنیان از سر عشق تجیس

سودده آزار این دل ریش را
پیش تو گر عشق صد گون آفت است
چون کنم وارد چنینم کردگار
صبر کن ای خوابه وز ما دست نشو
زیر کی نبود ز مجنونان مصاف
از ملامت بر سرم سنگی فزن
که جز دارم من از قبح و حسن
ای ادب و ال عفو کن از بهر رب
جامه خود را سلامت بر کنوں

می کنم من شرح در و خویش را
در عشق دوست ما را راحت است
تو سلامت باش و ما را در گذار
روز مجنونان ادب دانی مجو
از سخن چینی بکن ما را معاف
رحم کن بر ما و بنگر حال من
بتلا هستم بدر و غو یشتن
عقل نبود از جنون جستن ادب
جامه چاکانند ایناں از جنوں

و بکن از کوئے بدنامی حذر
 دور از حال تو تا کے وارو گیر
 پس سلامت کن گذر از کوئے ما
 زود تر از کوئے رسوائی گریز
 تا بپوشد این سونگر آں سونگر
 ما و این دیوانگی انگاہ پسند
 ما سلامت خوار عشقیم و بلا
 چوں تو از روز بد من در غمی
 گزتر از روز بدم آید نظر
 تا ز روز تیرہ ام آگه شری
 کشف گردد بر تو این روز چه
 تا چه لذت هاست در نارنجی من
 لم یذق لم یدر بین قول کرام
 تا چو کوہ طور رقص آری بدست
 تا چو مجنوں زین جنوں جانرا کنی

شمع و شمع و شمع و شمع
 شمع و شمع و شمع و شمع
 شمع و شمع و شمع و شمع

اندر ننگ و ناموساں گذر
 در مذلت کن رہا چندیں زیر
 تا تلغز و پائے تو در جوئے ما
 در غم بات آہ و سائے خود مرین
 تو ز کوئی ما چو صرصر کن گذر
 خویش را اندیشہ کن اسے ہوشمند
 نے سلامت جوئی ناموس و حیا
 من در افزونی تو دانی اش کی
 و جالش را بچشم من نگر
 گردمی در کوئے مجنونان روی
 کہ جالش شرم دارد و مہر و مہ
 تا چه راحت هاست در غار بی من
 ای جادی سوئے سوزِ ماحرم
 تا چو خانہ شوی از عشق مست
 تا چو فرہاد از غمش تیشہ زنی

| | |
|---|---|
| <p> از انحصار عقل پیروں گشته ایم گرد مہ رویاں مثالِ ہالہ ایم شد ز عشقِ دوست بس شیدا دوست اشک از دیدہ رویاں چوں سیلِ نیل عویش گذر مار است زویل و نہار بمقراری داد و برد از من قرار از خیالِ دوست و نیا و صدم کرد خالی یاد او مار از من </p> | <p> ز انکہ ما ز عشقِ مجنون گشتہ ایم کالہ ہائی حسن را ما والہ ایم ایں جنون امر و نہ اندر جوشِ بہت ہمچو دریا موج زن آمد جنون ایں دلِ مجنون و یادِ روئے یار عقل و صبرم را بود آخِ نگار یک زمان فرصت ندارم چوں کنم با خیالِ دوست میگویم سخن </p> |
|---|---|

اظهار در جوہرت عاشق بحضرت معشوق

| | |
|---|--|
| <p> عرض کن حالِ مرا کای جانِ ناز کہ بود تا بینم آن روئے نکو ای عجب ناری نہاں بودہ بہور باز آ بہر خداحالِ مگر از فراقت سوختم ای جانِ من </p> | <p> گر روی در کوئی جاناں ای صبا سوخت جانم شعلہ ہائے حسن تو کیس تجلی سوخت جانم ہمچو طور نے تو ہر دم میخورم خونِ جگر کہ چو بسمل می طہد جاں در بدن </p> |
|---|--|

باز دیگر آورد جانم نشین
 اندرون دیده من جا بکن
 نار بخت سوخت جانم ای جلیل
 گریه ها دارم بهشت چو شعیب
 باز شو بر طوّر جا نم جلوه گر
 ای مراد جان مجور ایا بیا
 ای سرور قلب محزونان بیا
 ای عنایت غماز راز من بیا
 ای عدوی عقل و پوشش من بیا
 ای مه نور نگاه من بیا
 ای مسیح جان پیمارا بیا
 ای شبه سرور سریر جان بیا
 ای تجلی سوسه طور من بیا
 ای بزمی از چند و چون من بیا
 ای منزله از میا و وز بیا

بیا بیا بیا
 بیا بیا بیا

آرزوی هست جان را این چنین
 خانه خود جان و هم دل را بکن
 آتشم گلزار کن همچو غلیظ
 از عنایت بر نایم آمده به شب
 چو کلمه الهی پوشش من ببر
 وی حیات روح رنجور ایا بیا
 وی علاج درد مجنونان بیا
 وی ز تو سوز و گداز من بیا
 وی لبانت می فروشش من بیا
 وی بت پر فتنه و پرفتن بیا
 سوی خاک مرده چو بار ایا بیا
 یکدمی از غیر خود نهال بیا
 وی شعاع وادی ایمین بیا
 وی مقدس از منون من بیا
 وی غنی از دور و نزدیک بیا

ای گل خنداں بر بلبل نیا
 ای روح افح روح افزایم بیا
 ای سمن بوزلف چوں عنبر بیا
 ای جمال ماہ کنعانی بیا
 منکہ میلم میچایم توئی
 عمر من آں جنبش لبہائے تو
 دیدہ مشتاق لقائے پاک تو
 دل بصد جاں آرزو مند تو است
 ہجر نے تو کردگار من تمام
 وہ سزا ہے ہجر غول آشام را
 کن اشارت نرگس شہلای را
 کے بود کرد دست ہجر اں وارہم
 جاں براقتضائے بنجاک پائے تو
 از وصالِ خویش جانم شاو کن
 تا کہ من جاں بہ پائے تو نثار

سوئی جز و خویشتن ای کل بیا
 از پئے توجیہ میسایم بیا
 وی رخ گلگون و سیس بر بیا
 وی علاج درد پنهانی بیا
 ماہی بے آبم و بس یم توئی
 مرگ نادیدن رخ زیبائے تو
 جاں چو صیدی بستہ فراق تو
 عقل با صد ہوش پابند تو است
 اے میچایم بہ بالینم خدام
 جلوہ فرما آں رخ گلفام را
 تا کشد این ہجر غم پیمای را
 روی تو بینم در آں دم جاں دہم
 تارہائے یابم از غم ہائے تو
 و انگم از قید غم آزاد کن
 پس مراد جان مشتاقاں برآر

شکایت عاشق بحضرت معشوق کہ شیوہ عشق است

تو رواداری کہ باشم این چنین
 اندرین غم عمر من آخر رسید
 کن نظر بر من ز رحمت جان من
 جان من انصاف کن تا چند صبر
 پس مکن دیدار خود از من دریغ
 اللہ اللہ روی نیک انگاہ بخل
 اللہ اللہ با چنین حسن و جمال
 اللہ اللہ با چنین روئے نکو
 اللہ اللہ دلبری انگاہ ناز
 چوں فرشته چوں بری کو تو نیک
 بخل و روی نیک کے باشد بجا
 روی نیکو را بہ باید غوی نیک
 شیوہ عاشق کشی آموختی

بمقرر زار و غمگین و حزین
 لیکہ غم را نیست پایانے دلیل
 بمقرر ام بہر آں روی حسن
 بے تواند روز خم مانند گبر
 بے تو چشم اشک می بارد چو بارش
 خوش نباشد بارخ چوں ماہ بخل
 قدر و خون عاشقان چو شد حلال
 چہ عجب سنگین دلی و تند خو
 ترک کن این شیوہ یا ای ماہ ناز
 کاشکے بودی مگر غوئے تو نیک
 رویا موز از قمر طرز سخا
 ترش روی زشت دال ای روی نیک
 جان عالم ای ستمگر سوختی

دوست کشتن از کجا آسدر روا
 دشمنان را کشته اند از ناخوشی
 کشتن بچارگان ای پر غرور
 جو رسکیں کے کند کافر پسند
 نیست رجمی مگر تر اے سنگدل
 شفقتی باید ترا بر حالِ شاں
 بیدلاں را بر مرادِ خود رساں
 عمر باشد کز غمت زارم ہنوز
 نے رخت ای ماہِ جاں افروز من
 سو ختم ای جاں ز بے مہر می تو
 کم نگر و دہیچ از تو اسے پی
 کہ ز عمری کشتہ ناز تو ام
 جاں بلب آمد ز استغنائیت
 آتش از عشق خود اندر و ختی
 خود زدی در من ز عشق خود شتر

جان من شرمی نداری از خندا
 ای عجب تو دوستان را میکشی
 از حیثیت و ز جو انرد لیست دور
 دود دارد جان خود را زیں گزند
 بر سہر بچارگان تنگ دل
 چوں نمی پرسی تو باز احوالِ شاں
 خود مر فیض دامنند این بکیساں
 در عشقت و اشتہم دارم ہنوز
 از شب تار است بدتر روز من
 چند سوزی جان من ای تند خو
 از تفقہ گر بسویم بنگری
 شیفۃ اے شوخ و طائر تو ام
 کشت مار آہ بے پروایت
 جان مار اے ستگر سوختی
 دیدہ و دانستہ گشتی نے خبر

جان من جو راست کار کافراں
 نہ اُنکے از قتل من بسل چہ سود
 چونکہ تو ہوا دہ دل بہر بودہ
 باجو من از عشق گر گردی خراب
 از غم من آگہی گردا شتی
 دلہراں از درد چوں آگہ نیند
 میروند از سوئے مابسنے خبر
 چونکہ ایناں طالبِ بیاں بودہ اند
 از غم و از درد عشق آزاد و خوش
 رحم کے آرند گر گریم ہزار
 گوش کے آرند بر افغان من
 پنبہ اندر گوش خود نہاں می نہند
 سخت نے مہرند و بسنگیں دل اند
 نیست مرایں قوم را خوفِ خدا
 کار من ابتدا با سنگیں دلاں

سوئی کوی ظلم اس سپا نمود مراں
 نالہ ام جز سایہ عشقت بنود
 راہِ حزن و درد کے ہیمو دہ
 آن نال آگہ شوی زیں رنج و تاب
 طرزِ جور و ظلم را بگذاشتی
 فارغ از غماتے ما خوش می زیند
 نالہ ام دانستہ اند از درد و سر
 غافل از افغان من زان بودہ اند
 ماہیں میریم وایشاں شاد و خوش
 مفت اندر دامن شاں آمد شکار
 گر بلب از نالہ آید جان من
 تانہ افغان مرادادی دہند
 تانہ جاں گیرند جاں کی می ہلند
 نے بجاں رخی نہ در دیدہ حیا
 پس چہ تدبیر من است ای عاقلاں

خون ماخوردند ایناں بیدریغ
 صد بلا صد فتنه را انگیختند
 آہ پیرحمی این خوش منظر ایں
 طبع شایاں چوں خار و صورت پھوگل
 سخت تر از سنگ و لہائش یہ ہیں
 در دل ایں قوم ہرگز رحم نہ
 بتلا را امن نے از جور شایاں
 بتلائی ایں بتان سنگ دل
 می نہ ترسند از خدا ایں قوم پہچ
 شعلہ ہائی قہر و ظلم افروختند
 نہیں الم نہیں درد من مجنوس شدم
 من نہ ماندم عقل نے مانده نہ دل
 پس بدیں نوبت رسیدم چوں کہم

چوں نگریم زار زار از غم چو مین
 قتل ما کردند و خونم ریختند
 چوں فرشتہ شکل و دل چوں فراں
 زین غلش عاشق بود در شور و غسل
 گو نماندت بشکل ناز پس
 دوست خود را کشتہ پھوگل و دشمنی
 غیر جاں و ادن ز جانہا را اماں
 ہجو زندانی است و ایم تنگ دل
 چوں تبا شد جان مادر سیج سیج
 نے خطائے جرم ما را سوختہ
 از ہجوم غم ز خود بیرون شدم
 ہاں گدائی خیالی بست بخل
 دیدہ را تا چند من جیہوں کہم

مناجات

شو پناہم اے سرور ہر زحیر
 نیست کس چیز تو پناہ جان من
 زانکہ بودستی ہمیشہ سایم
 بے پناہت من بنی بینم اماں
 چوں ندارم تاب این یسج والم
 کہ تجدد ہائے امثالم خراب
 گشت عمرم در پریشانی بسر
 موج این بحر است چوں نے منتہا
 کن عطا مارا ازین ہستی نجات
 سخت مشکل آمد از ہستی عروج
 جلودہ کن تا شوم بخولیش من
 آنچنان کن تا کہ در تو گم شوم
 تارہائی یا ہم از ہستی خولیش
 از خودی خولیش کُلّی بگذرم
 در مقام بخودی جا دہ مرا

از سر لطف و کرم دستم بگیر
 امن دہ مارا خدا را زین فتن
 پختہ کن ہر اچم ہست از غایبم
 این غلام لتت بنگر پنجاب
 حل بکن از ہمت خود مشکلم
 از چنین داز چناں در ہیج و تاب
 خوار خستہ چنر گروم در بدر
 از تجدد ہا و تلویہن کن رہا
 آیم از ہوش و خرد سوئی سبات
 وہ ازین دارا الحرب یارب خروج
 ز خہماتاکے خودم زین نیش من
 بخودم کن آنقدر گز خود روم
 ہوشیاری ہست جا ز اپنجوش
 این قہای ہستی خود بردرم
 تارہاں از غم چون چرا

تاکہ آسایم دمی نے چند وچوں
 باکہ گویم چونکہ جان من توئی
 زندگی نے تو وبال جان من
 ایکہ دایم بے من روئے تو
 یکدمی آرام جان من تو باش
 عرض دارم تا فرمائے کرم
 دل چو بستی بکن دلداریم
 بردن دل پیش تو آساں شدہ
 دلبری پیش تو سہل آمد بسی
 راست گفت آن عاشق شوریدہ حال
 جان بمان آں دیار ہست
 جان من وقت است تا رحم آوری
 وقت آں آمد کہ غمخواری کنی
 جان من وقت سیجائی رسید
 زانکہ جان خستہ جان لب است

تابگیر و جانم آرام دسکوں
 چوں زیم نے تو روان من توئی
 بلکہ جان من توئی اے سیم تن
 کعبہ جانست جان در کوئے تو
 قوت روح دروان من تو باش
 کے رہد جاں زیں بلائی درد و غم
 اندکے رحمی بکن بر زاریم
 بردہ دل میں چوں پری نہاں شدہ
 رحم دشوارست گویم بدکے
 دلبری سہل است و دلداری محال
 کش ز تہا رخسار عار ہست
 بندہ پرورشور ہا کن خود سری
 دل بدست آرمی و دلداری کنی
 نوبت آخر پشیدای رسید
 لقمہ جوئی مرگ بر خوان لب است

بر امید وینت بر لب میقم
 مالکے خواہش خوان و یا بران
 آب بروی زیر یا آتش بزین
 خواہ ویراں خواہ آبادانش دار
 بادشاہی حکم و فرماں مر ترا
 لیکہ رحمت باید اے جانِ جہاں
 زانکہ از عمری اسیران تو ایم
 زلف تو دام است و مادر وی آید
 امی سیجا جاں بلب بیمار تست
 باز آیکدم سیجا فی بکن
 باز آو بر لب من لب نہ
 باز آ ای جاں حیات من تو باش
 باز آ و دیدہ جائے خود بکن
 باز آ یکدم میان جاں نشین
 باز آ ای راحت جان و دلم

مرگ دہ یا با جیالتش کن ندیم
 نیست جز تو حکم کس بر ملک جاں
 کیت آن ناپیش تو گوید سخن
 بہر من دارا پسندی بہ زوار
 نیست کس را زہنہ چون و چرا
 بر سر بیچارگان نیم جہاں
 تو عصای ماضی را بن تو ایم
 او خادہ در بلا چنبد بن زحیر
 باز آ و زندہ کن کیں کاہت
 پس علاج درد شیدائی بکن
 وای حیات رفتہ ام را باز دہ
 از سنان ہجر جانم کم خدائش
 باز آ دل را سرے خود بکن
 باز آ و با بخش بادل ہمقریں
 باز آ و حل بکن این مشکلم

باز آہوش و خرد از من ببر
 باز آمار از ما آرد کن
 باز آای مونس جانِ حزیں
 باز آای توسر و جانِ ودل
 باز آای صحتِ بیماریم
 باز آرویتِ دوائے ہر مرض
 باز آو بابِ رحمت باز کن
 باز آای نور چشمِ ہر ضریر
 باز آای خوبیِ حسن و جمال
 باز آای جانِ وای جانانِ من
 باز آای حسنِ خوابِ جہاں
 باز آاز رویِ خود راحتِ رساں
 باز آای دیدنتِ آبِ حیات
 باز آویں مہر و زلِ را نگہ
 باز آبنگہاں مشتاقِ لست

عقل را از عشقِ کن زیر و زبر
 باز آرد و پیدار خویشم شاد کن
 باز آگزار مارا این چنہیں
 باز آای قوتِ این مضحل
 باز آگزار اندر زاریم
 ہم توئی عقدہ کشائے ہر غرض
 خویش را با جانِ من دسا ز کن
 باز آای توسر و ہر زحیر
 باز آای رونقِ بد و ہلال
 باز آای شاہِ وای سلطانِ من
 باز آای سہر و اسرارِ نہاں
 باز آای چارہ سازِ بیکساں
 باز آاز لستِ آرام و سہات
 نئے رخِ خوبتِ ہمہ زیر و زبر
 نئے تو ابرِ حالتِ عشاقِ لست

باز آیکبارے جاں باز آ
 باز آ بنگر بحال زار من
 باز آ بر آتش من آب زن
 باز آ و باز ولداری بکن
 باز آ ای تو تو ان ناتواں
 باز آ ای تو مراد جان من
 باز آ ای درد وائی درمان من
 چند گوشت که شد از هذ فزون
 ناله های درد من بگرفت طول
 ختم کن این باز آ را دیر شد
 لیکه جانم ز انتظارش سیرنی
 گو نه اراں سال باشم و طلب
 گر تو گشتی سیر خانه خود برو
 هست جانم بهنجو مستقی خراب
 باجنون خویش می گویم سخن

باز سوئے عاشق جاں باز آ
 رحم کن بر دیده غنبار من
 باز آ مرهم ز خشم کهن
 باز آ باختگاں یاری بکن
 باز آ ای قوت لیس نیم جاں
 ده ز روی خویش داد جان من
 باز آ ای کفر و امی ایمان من
 عاقلان دانند ندیان جنون
 لاجرم انساں ظلوم است و جهول
 مستمع افسوده گشت و سیر شد
 صبر بهر این دل او بی سرنی
 من نگارم سیر و مانم خشک لب
 چون ششم من ز آنکه جاں دارم گرد
 تشنه کی تو کو کهن بیند ز آب
 پیش من نواست و پیش تو کهن

| | |
|--|---|
| <p> سود جان و سود دل چوں مردگان باز سوئی ذکر آں دلدار رو می برانندم بکوشش میروم زانکه چون تو نیست کس در دلبری تو برائے ناز و ما بهر نیاز ما و این دیوانگی ما و جنوں پیش مردم گو میان آتشیم گاہ گاہ ہے سوئی ما ہم بنگری کشتہ از زخم شب خون تو ایم یک دم آخر گرنائی رخ بمن </p> | <p> باز گروای دل از بس افسردگان باز گرد و باز سوئے یار رو میخورم صد زخم و سولیش میروم باز می آیم بسویت اے پری میکنشی مارا دے آیم باز ہر زمان با دتر احسنت فزون جان من مادر جنوں خود خوشیم لیکہ باید ایں قدر از دلبری کز بلائے زلف مجنون تو ایم پس چہ کم گردوز حسنت جان من </p> |
|--|---|

دربیان غلبہ حال عاشق

| | |
|--|---|
| <p> شور و غل وارد میان کوئے تو یک جہاں از عشق تو اندر بلا بیخ صبر از جان ما بر کنده </p> | <p> اضطراب عاشقان روئے تو من نہ تنہا ام دریں غم مبتلا شورش اندر عالمی افکندہ </p> |
|--|---|

روز و شب این چرخ سرگردان تو
 ابر از عشق تو گریاں زار زار
 با وجو یاں مرترا شد کوبکو
 گل گریاں چاک از غمناے تو
 ز نس اندر باغ شد حیران تو
 ایستاده سرو اندر انتظار
 بسکه سوسن جامه نیلی از غم است
 بوی از زلف تو دزدیده نسیم
 بلبلاں را ناله از عشق تو خاست
 گشت پروانه ز عشقت جان فگن
 دیدها مشتاق بهر ناز تو
 روز و شب جانها طلبگار تواند
 از تخیل روح را گم گشته هوش
 عقل سرگردان ز تدبیر وصال
 فم را از عاجزی بریده پا

هر دمه گونی خیم چو گان تو
 رعد در شوق تو ناله لال میقرار
 با چو مجنونست پویاں سو بسو
 شد پریشاں سنبیل از سوداے تو
 سبزه در صحر است سرگردان تو
 لاله را صد داغ دل در کوهسار
 و ز فراق تو روز و شب در ماتم است
 بهر تسکین دل و حال سقیم
 قمریاں را شور کو کو مرتراست
 شمع گریاں زار زار اندر لگن
 گوشها محتاج بر آواز تو
 هر زماں دلها خسته بیدار تواند
 نفسها از شوق در جوش و خروش
 شد ز بے صبری پراکنده خیال
 و هم در تدبیر پویاں جابجا

| | |
|--|--|
| <p>و سوسہ چوں طفلِ این کنِ داں کن جملہ عالم در ہوائے تست گم من نیم تنہا فدائے حسن تو من کہ با شتم یک بہاں زیروزبر من نہ تنہا ام دریں شور و فغاں ملک ملکوت اسمت سرگردان تو</p> | <p>زیر کی بہوت چوں پیر کن ای سچا مردہ گا نزا گو کہ قم یک جاں آمد گدائے حسن تو از بلای عشق تو در شور و شر ہست غوغا از زمین تا آساں لا مکان نیز آمدہ حیران تو</p> |
|--|--|

شرح مقام حیرت و مرتبہ و راز الورا

| | |
|---|---|
| <p>تو کہ مطلوبی و رائے قاصداں تو کہ موجودی و حق با صدہیں باطنِ ہر غیب ذاتِ تست ہیں از خصائصِ آلِ صفاتِ ذاتِ تو از صفات و ہم زاسما در ظہور سوی تو ہر گز کے راز راہ نیست دم نزد اند آگئی ہر گز کے</p> | <p>و دعویٰ وصلِ تو عینِ جہدِ داں ماہمہ معدومِ اصلی بالیقین ظاہرِ ہر عینِ ہستی زیرِ پین نوبنو اظہارِ موجوداتِ تو شد ہویدا صورتِ ظلمات و نور ہر کس از کمنہ تو آگاہ نیست گشت در تہ تہر گم بے</p> |
|---|---|

| | |
|--|---|
| <p>اونه مطلق نے مقید ہوا ہے پس چگونہ راہ یا بی تو دیریں واصل خویشی نہ واصل با حق ہم طلب ہم وصل را امیدال خیال جوں طلب سائیم کہ پاکی از وصول غیر گم گشتن رہ وصل تو نیست از طلب گم گشتن و از جستجو</p> | <p>ہر کسے برو ہم رہ پیودہ است ہر چہ بینی آں خیال خویش ہیں در خیال خود مقید مطلق گم شدن راہ است و باقی قیل و قال ایں خیال و طمع من آمد فضول ای دلم در کوی ہوشیاری ماییت کس ندیدہ غیر زیں راہ نکو</p> |
|--|---|

در آداب عبودیت

| | |
|---|--|
| <p>ایں ہمہ دانم ولیکن صبرنی در دلم چوں آفریدیستی طلب پس عطای تست این مودے من چوں طلب دادی بمطلب ہم سہاں کے بچہ ماشود و صلت وصول پس تر کس بے تو نتواں یافتن</p> | <p>نے تو دارم ہر زماں جانکنندنی از کرم لگزار مارا خشک لب جو د تو شوق من و ہیہائے من ز انکہ ہستی چارہ ساز بیکساں بلکہ آں کس نہ کہ تو کردی قبول نیست جز حر زو نیالی بافتن</p> |
|---|--|

| | |
|--|---|
| ایں دلِ سرگشته را فرما پر کس نیست یک لحظه شکیبائی مرا | چوں توئی بیچارگانرا داد کس سوز دل کرده است سودای مرا |
|--|---|

مستطیع

در بحر طلب خود

| | |
|---|---|
| ایں چنین نادر ندیده هیچ کس در تمنای سلیمان سحر لنگ ذره مشتاق است مرغور شیرا قطره اندر شوق بحر قلزم است نبرنگد این دلِ مجنون من از پئے تو به قرارم هر زمان هم تو فرما بهر من تدبیر من درد دادی هم دوائی من توئی اینی اشغفت من حب لدیک من بدردتو بسی ام مستلا آه دایمی کم من روز و شب | بهر غنای جستجو دار و گس پیش در شوق هماران و دنگ حس خیزی کنی ناپسند را از فراق بحر شوریده غم است هر زمان از دیده ریزد خون من بر دشتوق تو ز من تاب و توان با که گویم چوں توئی قریب من زیده کورم ضیای من توئی الله الله مولیٰ قلبی الیک هست روی نیک تو مارا و دوا روز و شب را میگذارم در تقب |
|---|---|

می نہ پرسی از کرم احوالِ من
 زان تغافل کہ بحالِ ماتراست
 تو رہی ناز و مارِ ہنِ قضا
 ہائمنِ ایں نے نیازی تا کے
 روئے غمِ بہت ویدم افتاد و بغم
 گر نفراے بحالِ مگر میت
 ہستم از عمری اسیرِ دایم تو
 چونکہ ادھرے منم بسیار تو
 گرد از جست پہ بینی سوئے من
 یک نظر سوئے مریشِ خویش کن
 باز آوازِ با من یارِ باش
 باز آمنت بجانِ من رہنہ
 خویش را با من دمی و ساز کن
 از سرِ لطف و کرم اے نازِ پنہ
 کہ نہید خجسہ نازند ایں

دای بر جانِ من وہ حالِ من
 جانِ بچارہ اسیرِ صد بلاست
 نیست چارہ جانِ مارا جز رضا
 ماخار آلودہ و تو مست مے
 اے عجب شد بہر من تریاقِ سم
 بالیقین میداں کہ میرم در غمت
 یہ م و جانِ زاد ہم بر نام تو
 حیرتے وارم پئے دیدار تو
 کم نہ گرد و بیچ دای و ہوئے من
 بہر حق رحمی بر ایں دلش کن
 راحتِ جانِ من بیمارِ ہائش
 دادِ حشر تہائی ایں خستہ بدہ
 غمیِ تجوت گیر و ترکِ ناز کن
 یکدمی سوئے غریباں باز ہیں
 وز جفا با مرگ و سازند ایں

| | |
|--|--|
| <p>سوئے کوئے بسلاں سیری بکن حال ما بنگر و پرس از ماکہ چنست میزنی صندخس دم دل انگہ بری میکشی خود باز می پر سی کہ کشت شد مشکبک سینہ مانزیں الم پس علاج این دل شتاق چیست زانکہ خواباں پنبہ در گوشند سخت</p> | <p>وز زکوة حسن خود خیری بکن نئے تو جان خستہ پامال جنونست سخت طاری تواند و دلبری جان من تا چند این غری درشت زار زارم روز و شب از درد و غم بہر من تدبیراے عشاق چیست رحم کلی از دل شاں بردنخت</p> |
|--|--|

در بیان آنکہ در عشق پایاں ندارد و غیر از تسلیم و رضا

چارہ نیست

| | |
|--|--|
| <p>نیست پیدا بہر درد من و و نے بدل صبری کہ تا گیر دستار این عجب سود است کز وی چارہ نیست ماند التیم اول این چنین نیست آساں غیر از فضل خدا</p> | <p>واہ یار باہ وا غوثا ہ و ا نے توانائی کہ آرد وصل یار کار جان بازیت این اسطارہ نیست سنگ آمد سخت آمد یار بہ این ہاں بری انہیں وادی کرب و بلا</p> |
|--|--|

صد ہزاراں عاشقاں جاں دادہ اند
 سرکھن در کوئے تو استادہ ایم
 سیر ہستم از حیاتِ نوحیستین
 بامرادِ مابدہ با جاں بگیہ
 دادن جاں پیش ما دشوائست
 چہست یک جاں من کنم صد جاں نثار
 کے پذیرد آنکہ مستغنی است او
 سخت مشکل آدایں یارب من
 پس بگوائے عقل تا من چوں کنم
 ہیں بیاؤں سر بنہ تسلیم شو
 غیر تسلیم و رضا بس چارہ نیست

بیدلال مجبور سر بنہ دادہ اند
 ہرچہ باد اباد ما آمادہ ایم
 پیش تو آوردہ ام تیغ و کفن
 تا بکے در نزاع ما نم من اسیر
 بل ز سر بازی مرا ہم عار نیست
 گریہ دست آید بدینم وصل یار
 صد جہاں را قیمت یک تار مو
 سخت دشوائست ایں یا ذوالمن
 یا بھیرم یا جگر را خوں کنم
 بر رضائی دوست جانز اکن گرد
 نیست یک دل کا ندیس رہ پارہ نیست

وہ بیان فنا و استغراق کہ چوں سالک بریں مقام
 رسد انکشاف عالم غیب میسر دود

یا بکن در کوئے چرت تک دود

یا مکتوبے استغراق رو

تارہد جان تو زیں رنج و الم
 باتو گویم از سرہ دیگر نشان
 فکر کن گیر و خیال تو تہا
 در وجود تو چو گم گرد و خیال
 حس را بی خوب اندر خواب کن
 پہچو حیراں کونش خفتہ مگر
 تاز علم خویش کلی گم شوی
 ہم ز ظاہر ہم ز باطن نے خبر
 پس ز تو باقی نہ اندکنوں نشان
 ایں زبان جان تو رست از چہر چوں
 یافتنی آرام از درد و الم
 بنگری رویای صادق ایں زمان
 روح پاک اینیاد ہم ملک
 ہست موقوف عنایت ایں تمام
 رو بد گاہ خدا سر یاد کن

تا خلاصی آیدیت از درد و غم
 تا کنی حاصل از مقصود و جان
 ترک ساز و عادت و رسم فرار
 پس روی انگاہ بر تر از مثال
 سوئے پیرنگی تو فتح باب کن
 مثل خوابیدہ زہر شے نے خبر
 سوئے غیب الغیب پس انگہ روی
 جانت از ہر دو جہاں شد کور و کر
 ہستی تو گشت گم در لامکاں
 روز و شب از وقت و ساعت شد بر لب
 رفت جان سکو سکوں از کرب و غم
 بر تو ہم المام آید بیگماں
 منکشف گردو ہم اسرار فلک
 کے بچدیت کا رتو گیر و نظام
 صد غم و صد گریہ چوں فرما دکن

در مدح اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین

نزد و اندر سایہ پاکاں در آ
 و بیند ایشان پئے بر سینہ لریش
 رحمت حق هست بہر یکساں
 شاد گردانندہ ہر مغوم را
 موجب زحمت بہر غمگین دل
 اندر چہی چونکہ مسکین پر درند
 بلکہ ہموں فیض حق تسلیم بود
 دیدہ ام بسیار زان دلم لقیں

یا مدو جو تو ز خاصان خدا
 تادم و یابی بمثل ہائے خویش
 اندرین عالم وجود پاک شاں
 دادی ہستند ہر مظلوم را
 مضطرب را باعث تسکین دل
 چہ عجب بر ما برحمت بنگرند
 فیض خاصان خدا دایم بود
 ذات ایشان را تو فیض حق پیم

ن
 بیجا

التجانباب پرورد رحمتہ اللہ علیہ

پروریت حق کند آئین ما
 بر تو بادا تا قیامت بار بار
 گمراہانرا میکنی با حق قرین

ای دلی حق امام دین ما
 رحمت و رضوان یزدان صد ہزار
 حب تو حب خدا آمد لقیں

| | |
|---|--|
| <p> ده خلاصی از وحل پابسته را عاجز و پجایه و لبس سفلی شرم نام خویش کن پس ای همام در غلامی هات جان فزوده ام از غلامانت کمینه بسته ام از کرم نگذار کرم ناتمام گرد و وز نیک از آن تو ایم باش اکیر این مس تیره ورق سوئی مس ای کیسای حق بیا مس را مس کے گزار و کیسیا کیسای کار ما گذار ختام </p> | <p> دستگیری کن غلام خسته را آخر از نشت این غلام بیکسی عیب ما دیده خریدی این غلام سالها در خدمت چوں بوده ام شرم کن که من بنامت زنده ام پر تو آید مرا هانت این غلام رحم کن کار غلامان تو ایم رحمتی تو بهر ما از سوئے حق ما مس تاریک و تو چوں کیسیا از مسی باکی ندارد کیسیا زر بکن این مس تیره را تمام </p> |
|---|--|

در مع پیر خود رحمتہ العلیہ

| | |
|---|---|
| <p> او کماند است و چوں تیریم ما در غلامی های مردم میزنم </p> | <p> خوشه چیں خرمن پیریم ما از غلامان کمینه او منم </p> |
|---|---|

جان من با وفا دے پائے او
 قطرہ از بحر فیضان و یم
 چونکہ او انداخت در جانم شرر
 سوز من از سہر سوزش رشتی است
 رشتی از سہر و سوز جان او
 عمر من بگذشت و سودا نام تمام
 تو میں از من چنین غوغا و شور
 من کہا و ایں چنسیں دیوانگی
 جوش اندر سینہ ام او میزند
 ایں ز من نے بل ز سودائی و سیت

ایں ہمہ سودا است از سودائے او
 ذرہ از مہر تابا بن و یم
 من ز سوز او شد مٹے پا و سر
 جان بفلس را از و صد شوکتی است
 بر من آمد آدم و رہائے وہو
 از و یم ہر اچھے ہستم پختہ خام
 میکند او در دم صد گونه زور
 یک نگاہش برو صد فزائگی
 ز اں سبب ہانم بہ غوغائی تند
 شور و غوغایم ز غوغائے و سیت

در تعریف حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ و ذکر
 بعضی شرح از کلام او

ہادی کشتی ما بہجوں بخوم

شد یلیم نیز مولانا روم

| | |
|--|---|
| <p>طالبان را شد دلیل از شنوی ہم تجت ہا ز ما بر خاک او تا نماند طالبے نے بہرہ خام روئے خود را ہچو شمع افروختند یافتہ از قول پاک او شد اندریں اوراق گر پینی مگو اندریں علم و ہنر شد موقنی ایں چنین فن از کجا آوردہ جامہ علم و ادب بر خویش یافت ہستم از عمری چو اندر کا او</p> | <p>چوں جلال الدین پیر سنوی رحمت حق بر روان پاک او بہر فیض دیگر اں گفت او کلام صد ہزار اں کس ادب آموختند ہر کسے بحسب استعداد خود بسط کردم بعض رمز از قول او ہر یکے آموخت از او ستافتی پس تو گوئی علم دزدی کردہ ہر مرید از پیر خود ترتیب یافت جان من آموخت ہم ز اسرار او</p> |
|--|---|

سبب تالیف ایسا و غدر اک

| | |
|--|---|
| <p>شد بد و مانوس زیں جان و تنم ہر زماں با شد مگر ہمراہ او ہم بہ بیداری کند باوی خطاب</p> | <p>چونکہ از عمرے رہیں ایں فہم گر کسے را دل پچھے شد گرد خفتہ گرد و بند اورا ہم بخواب</p> |
|--|---|

چوں پریشان گشت و پے انتظام
 رو بن آور و چوں ایں اضطراب
 عقل نہاں گشت و پیدایش چوں
 چوں گوشه عقل در دست جنوں
 بودم از عمری چو خاموش و صمت
 شورشش بگذشت چوں از حد فزوں
 پس خموشی عاجز آمد پیش او
 شد ز سودا اسپ طبع منے لجام
 چونکہ وحشت گشت غالب این ناں
 شعر گوئی کے مراد باست ایں
 پس مرا عند و درای با ادب
 اچھا کن ہنل و ہذیان و جنوں
 عفو کن اسی خواجہ زین ہنل فہر
 بلکہ چوں اہل وقار و چوں کہ ام
 منتشر گشت چو از در و نہاں

پس دریں شورش بد و کردم کلام
 اختیارم کرد گوشہ اختیار
 ہوش رفت و آمد و حشت بروں
 لاجرم آمد بروں راز دروں
 وحشت لٹکت ایں مہر سکوت
 گشت طبع ہم بچو گردوں بے سکوں
 عقل ترساں شد ز خوف نیش او
 غافل از زیر و زبر نہاں گام
 جاہلانہ شد بروں چندیں بیاں
 بلکہ رفع غلبہ سودا ست ایں
 کس نہ مجنوں عقل جوید با ادب
 از سر بیہودگی آمد بروں
 چوں کریاں بر سر من کن گذر
 کن گذر بر لغو ہایم اے ہمام
 راز دل بے قصد آمد بر زباں

| | |
|---|--|
| <p> درد آید گویدش ہے بانگ زن شرم از ناله ندر دینم جاں میند مجبور کوتاہ و عسرین بل بدفع درومی جوید رہی ضبط از بیمار آہش کے شود نے مرادم نہ آہد آنسہ میں عقل و ہوشم شد زافسونش زبوں گفتن افتاد این تسبیح و حسن ریختہ از چشم من این سیل غول </p> | <p> نالہ کے آرد مرین از خویشتن اینکہ گفتم آہ درد من بد اں ہڈل من میدان تو ہڈیاں مرین بے مرادش اینکہ گویندش زہے کس پسندویا بہ انکاری رود من ز درد خویش می دارم جنیں منکہ مجبورم ز دست این جنوں چونکہ او دارد غلو در جان من سیزدہ صد سال ہجرت بود چوں </p> |
|---|--|

در معنی آیت واللہ غالب علی امرہ

| | |
|--|--|
| <p> میکند مارا بدیں سوید ریخ جز رضا پیش قضا چارہ نبود ہرچہ خواہد خواجہ بندہ را رضا ست دیشش باشم بہ نالہ آورد </p> | <p> بل قضا گر دہم نہاد تیغ چوں قضا گیر دگریزانہ وی چہ سود کے گریزد او کہ در بند قضا ست گر گریزم او گریباں مے درد </p> |
|--|--|

راہِ راحت کے گزارِ خود کے
 آہِ ازِ راحتِ بزمِ میرِ دم
 من نہ ازِ خودِ میرِ دمِ او می کشد
 کس برِ غبتِ سوئے مردن کے رود
 ذلتِ خود کے کسے برِ خودِ گزید
 میدرد جانِ اگر یہاں دستِ غیب
 می کشندم با چنیں زنجیرِ ہا
 درِ گلوئے جانِ من طوقِ تو نیست
 تو نہ بینی آہِ آں زِ بخرِ غیب
 می نہ بگذاردند تا یا ہم بجات
 بہرِ قربانی ہلا بز کی خوش است
 ناصحا ازِ پندِ میگوئی سخن
 تو ہی گوئی کہ عقلِ ایں برِ رفت
 تو ہی گوئی کہ دیوانہ شدی
 بر تو آید آنچه بر من سے رود

پانہند مجبورِ برِ خا رو خسے
 درِ پریشانی و وحشتِ میرِ دم
 با ہزاراں زورِ ایں سو می کشد
 ہاں مگر طوعاً و کرہاً مے رود
 جانِ مجنوں از جنوں چارہ ندید
 میدوم من درِ پیشِ بیشک و ریب
 بہرِ کشتنِ آہِ چوں زنجیرِ ہا
 از کسے ہیں نے ز من ایں خو و رویت
 کہ کشد مارِ اسوئے حسرتان و حجب
 کی برِ غبتِ کس رو و سوئی مہمت
 عاجز ازِ قہرِ کشندہ سرکش است
 غافل ازِ دردِ وہم ازِ حالِ من
 ایں بنیدانی کہ تقدیرم گرفت
 از طریقِ عقلِ ہیگانہ شدی
 آں زماں جانِ تو زیں آگے شود

پس مرا معذور داری آن زماں
 ہاں سزاوارِ ملامت ہاں منہم
 عاجزم از درد و غوغا میسکنم
 گر گرائی آیدت رو عفو کن
 چوں ز دردِ عشق دوری دور باش
 ما دیں دیوانگی شادیم شاد
 پیش تو حزن است و پیش ما سرور
 دور از حال تو این رخ و الم
 تو سلامت باش و کارِ خویش کن
 گویم کنوں من سخن با جانِ خویش
 من ز دردِ خویشتن دیوانہ ام
 شد ز سوزش عشق چوں دارد غلو
 از جنوں این ناطقہ شدئے ادب

چوں فتد جان تو ہم در استحال
 زانکہ پابند و اسیر این فہم
 ناہماتے سوز خود را میسزنم
 گوش خود کم نہ بسوی این سخن
 کار خود کن مغر خود را کم خراش
 بہر تو قبض است و بہر ما کشاد
 ہمو سایہ بہر ما پیشت حرور
 رو مرا بگذار اندر درد و غم
 بہر مجنوناں رہا کن این سخن
 میزبانِ خویشم و مہمانِ خویش
 روز و شب زیر اندریں افسانہ ام
 کل عقلی کل فہمی ز ایلو
 آہ چوں سودایاں بکشاد لب

در خاتمہ

کہو از حد گر چه واویلا جنوں
 گو کہ چندیں شرح کرد و قصہ خواند
 نالہائے ہچو گنگی بے زباں
 بانگ کردم گنگ و ش چند انکس
 سہر جاں کے آید آخر ہر زباں
 اچھ اندر سینہ بدور سینہ ماند
 نالہا کردم بے لیس کن چہ سود
 کرد و ظاہر بیقراری ہائے خود
 لیکہ در آخر ہجرت گشت جفت
 شرح آں چیزے کہ از گفتن بر نیست
 عقل حیراں است در اسرار او
 نیست کس را بار در ایوان او
 عقل و علم و قیل و قال اندر سکوت
 بس کنم دیگر نگویم زیں کلام

از ہزاراں لیکہ یک نامد بروں
 لیک بے معنی چو بانگ طیر ماند
 کرد و لیکن شد نہ زو حریفیاں
 گفتم و ناگفتہ ماند آخر سخن
 خود شود آگاہ مرد زندہ جاں
 ناطقہ ہر چند اسب بخود چہ ماند
 سہر جاں کے پردہ از سن بر کشود
 نالہا رو آہ و زاری ہائے خود
 کس چہ گوید ز اچھ می ناید بگفت
 دم زدن در زنی آثار بر نیست
 جاں شدہ مبہوت اندر کار او
 غیر حیرت جملہ سرگردان او
 بالقی سبحان تعی لا یبوت
 زانکہ نطق اینجاست عاجز و اسلام

تالیف تمام مثنوی ہزار و چوبیس ہجرت نامہ ماہ ربیع الاول سن ۱۲۸۶

مثنوی آہ اجمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | |
|--|---|
| <p>ای سرائیل بگو تو چو نے از دیدہ عظمہا نہا نے جز نام تو در ہاں نشاں نہ چوں جاں کہ ز دیدہا نہا نہا نہ با اینہمہ قرب یکہ دوری زا دراک وز نفسم ما برونی دل شیفۃ از تو جاں شدہ دنگ در روح زدی تو شملہ چوں طور آئی بسریر دل نشینی جان و دل ما فدائے رویت خنداں گل باغ لایزال جان و دل ماست مست از تو</p> | <p>وصفیکہ کنم از اں برو نے لیکن تو ز مہر تر عیا نے چو نہ تو بہاں کسے عیاں نہ وز ذات چو مہر در عیا نہا نہ پہاں تو ز شدت ظہوری در خویش نہا نہا نہ کہ چو نی معلوم شد کہ چو نی اسی شنگ پیش تو چراغ عقل بے نور خوش خوش بہ نشیں کہ ناز نہی عمر یست کہ دارم آرزویت آرایش حسن و بر جمالی بل ہستی ماست ہست از تو</p> |
|--|---|

ز اندیشه من تو سر برداری
 آئینه حسن برگزینی
 بینی رخ خود کنی فغانها
 بر هر که ز حسن خود دینائی
 پنهان تو بصورت خیالی
 لیلی است نهال بشکل مجنوں
 آمر شده زیر امر پنهان
 تو بجزی و فکر موجب آمد
 عکس رخ تو هر آنچه نماند
 پس این حرکت میان جانم
 ذات تو مرید و ما را دیم
 توانم و ما چو ناله ننه
 در من بدنی ز عشق خود دم
 پیشم هزار غنچه آئی
 چوں دادی ایمن از درخت

طرفه صنمی عجب نگاری
 در روی ز جمال خویش بینی
 سر عجب است کار جانها
 یکبار ز نهستیش ربائی
 دانم که تو عین هر جمالی
 یا صورت چوں گرفت بچوں
 تنها همه ظاهر و نهال جان
 تو شاه و خیال فوجت آمد
 در آئینه خیال آید
 پنهان تو کنی و من عیانم
 تو چوں قلمی و ما سوادیم
 ای مبد روی سعاد هر شے
 می نای تو ام و یا که آدم
 باشوکت و شان دلربائی
 یا طور منط که سوخت رختی

روزی ز تحسّریم بر آئی
 گاهے بکمال از یقینی
 خوش آب لباس هر که خواهی
 خواهی چو ز قرب خود کنی جود
 بوی تو بجز یقین نبوید
 در شکل یقین به پیشم آئی
 دیوانه کنی مست سازی
 جانم بغداد غمزه ات باد
 هر غمزه تو حیات جانست
 ای راحت روح و نور جانم
 آئی چو بدل سرور بخشی
 آئی بخمال شکل مستی
 آئی چو بروح مست سازی
 آئی چو ز راه این دو گوشم
 از دیده چو حسن چو در آئی

چو کعبه جمال خود نمائی
 گاهے ز جمال ناز نبینی
 دامن به یقین که بادشاهی
 در عین یقین شوی تو مشهود
 گر کن هزار سال پوید
 زان انس بروح و دل فزائی
 با جان شکره عشق بازی
 شادم به هوای عشق تو شاد
 هر غمزه نشاط این روانست
 حسن تو تجلّی عیانم
 آئی چو بدیده نور بخشی
 بخشی بعدم هزار هستی
 بازی بدلم هزار بازی
 چو نغمه بری مزار هو شدم
 صد باب طرب بدل کشائی

ای سرور و دلنوازی
 تو بانی و یا حیات بانی
 تو خوبی حسن و جسم جانها
 تو علمی و ماضی لال اویم
 تو حسن و جمال و ماچو جسم
 تو مایه بلبلی و مشقی
 ای خوبی و حسن ہر جمالے
 ای دولت جان ما غریباں
 ای رحمت عام وجود وافر
 از بر تو جاں کشاد دارد
 با عشق تو نسبت است جانزا
 جانم چو تن است و عشق جانست
 باں آمدہ از برای عشق است
 شد خائے تو ہوا را جانم
 ابر گو ہرے بہا دریں گرد

گل سرخ

دی ہر سپر عشق بازی
 یا عمر لبت و جاودانی
 تو فرو شرف پے رواںہا
 تو روحی و ما خیال اویم
 تو اصل وجود و ماچو اسیم
 معشوقی و عاشقی و عشقی
 وی جاہ و جلال ہر کمالے
 وی بخت بلندے نصیباں
 بر مومن و فاسق و بکافر
 در عشق تو صد مراد دارد
 چند آنکہ بود تن و رواں را
 عشق تو درون جاں نہاںست
 فرخندہ ہوا ہوا عشق است
 مخمور مشاہدہ ازانم
 افلاک ز خاک سپر آورد

از قوت باد گر در قصاں
 پس اینم شورش و جسنو نم
 صد فتنه و صد جوں بجانست
 از عشق تو پر جز است جانم
 پری از من بگو تو چونی
 از عشق به پرس عالم ایدوست
 نور تو چو آفتاب رخشاں
 تو مری و عقلها چو انجم
 برقی چو ز عشق بر سر وزد
 ای پرده در و تار جانم
 ای شله زن دل فسرده
 ای عیسی روح عشق نامت
 مست است رواں ز بلوی مست
 از مستی تو چنانم امروز
 گرفتار کنم بفکر نانی

بالمشه که دیس کسے است پنہاں
 از نشت کہ من از اں ز بلونم
 در دست تو ام پس ایں از نشت
 شوریده سر و خراب از انم
 چوں مست و خراب و پر خون
 نے شرح زباں چو شرح خود اوست
 ذاتِ تو برائے نشت برہاں
 شد تالشِ نجم پیش خور گم
 زال خرمین عقل حبلہ سوزد
 وی راہ زن قرار جانم
 وی آبِ حیات جان مرده
 مست است جہاں جال ز جات
 جامِ مستی است خود بدست
 کز غیر و ز خود ندانم امروز
 کیس خود تو توئی ، باکہ مانی

مہو تم وغیرہ حیرتم نہ
 عشق از ہمہ ہا فراغ بخشد
 چوں حضرت عشق رخ نماید
 جز خویش نہ غیر را گذارد
 ای از تو مرا فرسخ کم باد
 چوں سوئے تو یکدمی شتابم
 ای طائرِ قدس از کجائی
 تو جانی و از دگر جہائی
 از غیب بدیں جہاں رسیدی
 ای غیب دریں جہاں تو چونی
 با وسعتِ خود تو چوں بہ تنگی
 در سینہ تنگ چوں بہ گنجی
 ایں کج خراب از تو آباد
 شہباز شکار دستِ شاہی
 دلہائی شہاں شکار سازی

در عشق ز تنگ وغیرہ تم نہ
 وردی و غمی و دواعی بخشد
 ز نگار خیا لہا زداید
 فرصت ندید کہ سر بخارد
 نے یاد تو ہستیم عدم باد
 از عمر ضیبت خویش یا بم
 حکمت چہ بود بہ تنگ نائی
 سیرغ فزائے لامکانی
 در ملک ز لامکاں رسیدی
 آمیختہ ہچو باد و غونی
 بیرنگی و در میان رنگی
 عجز شدی و در میان کجی
 ای طائرِ قدس دامنِ آباد
 ای از چہ دریں شکار گاہی
 قرباں بہ بازیت چہ بازی

جان و دل ما شکار تو باد
 چوں مرغ دلم شکار کردی
 ای از تو فغان بجایم افتاد
 غوغاست بملکت وجودم
 مستیم چو تو به پیش مائی
 فرخنده دمی که ما تو باشی
 آئی سوئے من شوم سلمان
 آیم هراچس تو بخوابی
 در دست تو جان چو گوئی چو گال
 چوں پیش منی بخویش شادیم
 بے روی خوش تو نا صبورم
 از طالب خود حجاب کم کن
 زین سوخته حجاب تا چند
 یکبار زرخ نقاب بردار
 چوں من ز شراب عشق مستم

میمون و مبارک است صیاد
 یک درد مرا هزار کردی
 شد ملک وجود از تو بر باد
 تا آمده تو در شهودم
 پیتم ز ما چو در خفائی
 از مائی مانده دل خراشی
 گهرم چو ز من شوی تو پنهان
 الی و باز گاه لایق
 هر سو که تو خواهی شوی همی را
 پنهان چو شوی همه کس ادیم
 ای مایه مستی و سرورم
 پیش آ و وجود من عدم کن
 عمریت که هستم آمده و مند
 مستانه بهر مرا بیازار
 خود شیشه ننگ را شکستم

جفتیم بتوز تنگ و غم مزد
 خود دست ز نان و پلے کو بیاں
 از عشق تو غفل و فغانا
 عاشا لشد نہ شرم دارم
 مطرب بنواز نفسم امروز
 ساقی تدرے دگر مدد کن
 چوں عکس ہی ز رخ نمودی
 چوں من نشوم فدایت ایدوست
 شوق است مرا پائے ساقی
 این ملک وجود ملک تو باد
 جامی تو درون جان من باد
 از عشق تو سینہ ام چمن باد
 جز عشق تو بیج غم مباد
 از سیر تو سینہ ام چو باغ است
 شادال بکند یار اسیریم

بادیدہ چو جوئی و رنگ رخ زرد
 بالغہ و ہائے دیوے مستال
 آریم ز دل سوئے زبا نہا
 زیں رقص چو یار گشت یارم
 کند دلبر باست بخت پیروز
 زان مست و خراب تا ابد کن
 جان و دل ما زان رہودی
 دارد دل من ہوایت ایدوست
 سائیم منشاہ عمر باقی
 از عشق تو روح باد آباد
 تو جانی و جان من چو تن باد
 مہر تو دوائے درد من باد
 مہر تو ز سینہ کم مباد
 عشق تو چمن بود نہ داغ است
 میریم ز غم ولی امیریم

| | |
|---|--|
| احمد چو گدائے کوئے یارم از گرد رہت مرا کفن باد | فخر است مرا کہ شہر یارم دایغ تو چراغ گور من باد |
|---|--|

تمت بالخیر

مثنوی مکالمہ لیلی و مجنوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | |
|---|--|
| <p>بشنواز من اہی حریف رازداں باتو گویم شرح جور آں نگار چشم می پوشد ز حال زار من دیدہ گریاں سینہ بریانم اناں کرد اندر زنجیر عشقم اسیر بیکسی ما و ایں جان حسدیں آہ بامن عشق بازی می کند بہر خونریزی ما بستہ کمر نیت جہیم ما بجز مہر و وفا</p> | <p>اندکے از ماجرائے درد و جاں با دل پر درد و چشم اشکبار عزم دارد از پئے آزار من روز و شب چوں شمع سوزانم اناں شعنہ بے درد و خونخوئی سخت گیر تیغ در دست است عشق اندکیں بہر قتل ترک و تازی می کند در چہ جہیم اے خدائے دادگر ہست در جلدوی آں جور و جفا</p> |
|---|--|

در پلاک ماچه اندیشیده است
 چشم من میریزد از اندیشه خوں
 از من این اندیشه جان دور کن
 تا هم از عقل دور اندیش من
 جان بر افشانم به پای آں نگار
 سوئے مسلح تا روم از پای خویش
 ز آنکه اندر عشق هر دم مردن است
 بوده ام من چونکه اندر عشق خام
 از تنگ ظرفی مرا چاره نبود
 میزند از لطمه میگوید خموش
 سینه تنگ زان زبانم بر کشود
 لیکه میگویم بر مزدیگراں
 تے برد خودم دعا قل پیشیار
 کیس فغان و ناله من بهر حسیت
 ظاہر است از ناله پیاری من

صید لاغرام چه در من دیده است
 دستگیرم باش ای جوشِ جنوں
 از شرابِ عشق او محسوس کن
 تا شوم فارغ ز نوش و نیش من
 خورم ورقصاں روم تا پای دار
 در بغل تیغ و کفن آیم به پیش
 نیست مردن بلکه بازی بردن است
 ناله آمد بر لب من از سقام
 تا برین گفتن دمانم بر کشود
 کم کن ای خام از کیس جورم خروش
 گشت ظاہر از من این گفت و شنود
 با حریفان راز از دردِ نهال
 راه سرد و رنگ و رویم حال زار
 راز من در سینه من مخفی است
 راز من پیدا است از زاری من

چوں معنی من نوازے میز نم
 کاندیس الحان پنهان روزن است
 تا از آن روزن به پیغم روی دوست
 ذکر خواب راحت جان است این
 پیش عاشق یاد یار آمد مراد
 جان صوفی قصد از بانگ سرود
 ذکر خواب روح را می پرورد
 پس درین پرده حکایت میکنم
 رومی از بهر تفرج در بهار
 شد به صحرا ناته لیلے رول
 رفت در باغی که بدر شک ارم
 گفت ای مجنون تو نیز ای بخایا
 بنگر اندر ناز نینا چمن
 تا به بینی صنعت الشد را
 چوں بهم رفتند ثل در بوستان

نالما بهر نقابے میز نم
 راه زل روزن بجانان من است
 که مرا و جان مشتاق من است
 روح باز که میگردد و ترس
 نیست سماع صوفیا دارد کشاد
 سوئے جانان زل نور روزن کشود
 لحن خوش زین پرده دل می زند
 وز جفا هایش شکایت می کنم
 بود لیلی بر سر ناته سوار
 در پیش مجنون برهنه پا دواں
 شد خراماں در چمن آں محترم
 چشم را بر حسن گلها بر کشا
 در گل و در لاله و سر و دامن
 تا ازین لشکر شناسی شاه را
 گفت با مجنون بنان آں دستاں

کای تو اندر عاشقی پیر کمن
 تو چو تنستی و خواباں با چو آب
 نیست سیری مژ ترا خود زین جنوں
 سیر نمود از حسیناں جان تو
 بچو مومن کز عبادت سیر نیست
 روز افزون می شود سوداے عشق
 آفتاب عشق پندیر و زوال
 عشق نبود کمنه هرگز تا ابد
 خود درخت عشق را نبود خزاں
 بل جواں بخت است چوں درخشاں
 طینتش با عشق حق کرده خمیر
 بس تو اندر عشق من غم می کشی
 هرز ماں خوار و پریشان و خراب
 بنی ترا باشد ز حال خود خبر
 و بهوای من ز تو آرام رفت

هستی اندر عشق مرد ممتحن
 کم نگردد هیچ گاهت اضطراب
 هرز ماں عشق تو می گردد فزون
 حسن آمد کعبه و ایمان تو
 طاعت صد ساله نزدش اندکست
 کم نه گردد هیچ که دریای عشق
 فارغ آمد از هبوط و از وبال
 کرد و پید عشق را تازه صمد
 و اما این پیر عشق آمد جواں
 پیر صد ساله ز عشق اندر شباب
 در هزاراں سال نبود عشق پیر
 تلخی در دو بلار می چشی
 سینه سوزاں واری و دیده پر آب
 بے خوردن خواب گرداں در بدر
 و ز دل تو فکر ننگ و نام رفت

صوفیانہ فکر تعلیمت کم
یا ذکن ازما کہ تا در حکمت است
اندیس مسلک اگر پارا نہی
زین کساں تو ہر کر اپنی جیس
خود مراد از حسن ناشدنی کہ جسم
حسن اندر ذات نفس واحد است
منبسط شد حسن بر اجساد ہا
پیش خود نہی گر آئینہ دوسد
ذات حق واحد صفت ہا بشمار
پس تو ہم این راہ روینودست
از فراق من اگر باشی زحیر
پس محبت کن بہ او بر جائے من
ہمچو من اورا شمر محبوب خویش
فکر گرد آری اگر چندیں چنین
پیش مردم حسن من چنداں نہود

زنگ غم ہا را ز جانت بر کم
تا رود از تو ہر انچہ رحمت است
از یقین وز تفسیر داسہی
در خیال خویش داں لیلی است این
داں کہ لہریں جسم را لیلی است ہم
روشن از وی این تہنال و نہت
نور واحد بود بر انفراد ہا
خود نماید ہم بقدر آل عدد
بیند عارف آل یکے را در ہزار
عقدہ مشکل ترا بکشودست
ہر حسینی را بجائے من بگیر
تا رہد جانت ازین درو و محن
در تمامی کار داں مطلوب خویش
زین تو ہم داروی سوئے یقین
لیکہ عقلت گم شد و بہت رہود

تا و اعتمادی درین رنج و ملال
 بسته از حسن من چندان خیال
 زین تصور مشکلات آسان شود
 و از هر هی از درد و باشی شاد کام
 داد و بھنوں بس طریقانہ جواب
 از کلامت مشکم حل میشود
 گفت قربانت شوم ای جانِ جان
 من چو شاکر دم مرا تو ادا ستا
 تا بیا موزم ہر آنچہ تو کنی
 اوستاد آرد خستیں بر زباں
 ایں سبوت را خود تو اول یاد کن
 ہر من عاشق تباش و معشوقم بدال
 چوں تو ایں اندیشہ خود قایم کنی
 زین تصور جان من بکشمایِ راہ
 جہانکُم از فخر بر چہ رخ سنی

کہ حیات تو شدہ بر تو وبال
 کز بھویم غم شدی بھوں ہلال
 چنڈکہ فکر تو گر زیناں شود
 فارغ و آزاد زین سنج مدام
 ای دل آہ ام تر اے ثواب
 کز تصور عشق مہل میشود
 آشکارا کردہ سید نہاں
 خود بکن تا ہچنہاں آرم بجا
 تا رود از جان من ایں کودنی
 بعد از ایں شاگرد را گوید بچاں
 بعد از ایں اندہر من ارشاد کن
 تا بکام دل شوم من کامراں
 بیخ درد من ز جسمم بر کنی
 تا رود پایم بہ نسق مہر و ماہ
 واردم زین تیرگی و روشنی

عمر باشد که غمت خول میخورم
 دردی یا بدکشانش کار من
 خوش چه نیس باشد اگر زینال کنی
 وصل من خواهی و مشتاقم شوی
 در دل خود آرزوی من کنی
 بر بساط قرب مهاجم کنی
 زاری و اکلح و لایبها کنی
 گفت لیلی نیست ممکن ای فضول
 من که معشوقم چسا عاشق شوم
 حق مراد است این حسن و جمال
 چو تر از عشق پیشه بوده است
 از برای حسن خود جا میدهی
 گفت مجنوں این سخن از بهر چیست
 تو نمیدانی که عشق فتنه گر
 خود بشر مجبور میگرداند و

از بجوم عشق جامه میبدم
 دفع گردد جملگی آزار من
 جمله مشکهای من آسای کنی
 بچو من اندر پی من تو دوی
 عاشقانه جستجوی من کنی
 بر سر پناز سلطانم کنی
 آنچه عاشق میکند با من کنی
 تا که عشق تو کند در من حلول
 فارغم زین درد چو هر سودوم
 از ورامی قوم هست این کمال
 سالما جانانت دین فرسوده است
 شهرة خلقتا شدی در ابلهی
 این چنین گفتن نه خود از زینگی است
 می برد از آدمی عقل و هنر
 رهمن گردد عقل و جمال و دست او

تا بجان انبیا هم که د اثر
 سرور عالم محمد مصطفی
 افر عشق عالیه مجبور بود
 با تمامی عدل با ازواج خویش
 تا چه آمد پیش داود بنی
 با چنین فهم و فراست هم کیا
 با چنین تودرد لم به نشسته
 چونکه عین حسن من دانم ترا
 و حقیقت هر مقید مطلق است
 حق خبر داد است خود اندر بنی
 و آنه هر ژاله عین آب بود
 چو خیالی که زجاں پیدا شود
 باز جاں ادراک آرد کان درو
 این تجلی با بود از عین ذات
 و آن صفت بر شکل افعال آمده

پس چه باشد قوت دیگر بشر
 با همه عرفان آن نور و صفا
 از چنین علم او مگر مستور بود
 بود عشق عاقله از جمله بیش
 تا دی بر ناو هر پیر و صبی
 دل ربودش زن که بود از او ریا
 پای من در زلف خود بر بسته
 پس بگو بندم تصور من چرا
 گفت نتوانم که اسرار حق است
 که منم نور همه ارض و سما
 هست سنگی لیکه در چشم محمود
 اندرون جاں بهر سومی دود
 و حقیقت ناظر و منظور اوست
 ذات ظاهرا آمده اندر صفات
 تا موالید ثلثه سر زده

لاجرم چاره نبود از مدح و ذم
 من به شقت گشته ام بجنون لقب
 عشق تو حق در دلم بنهاده است
 قوت من نیست این فعل حق است
 عشق را حق بر سرم بگماشته
 فعل او را بوده ام من منفعل
 هستی من چیست یا رب چیست
 خواستم هر چند تا یابم نجات
 پس که ایار که سر تا بد اندو
 عشق آمد از ازل سلطان جان
 جان من بود دست درویش ایبر
 پس مرا بگذار اندر حال من
 میروم بروی هر آنچه حق نوشت
 پیش قدرت لب ببند و دم من
 عین حکمت دال هر آنچه آورد حکیم

چونکه لطف و قدر هر دو شد بهم
 زین لقب من نیستم اندر لقب
 از هوای خویش این دل ساده است
 قهر فعل او بد لما مطلق است
 سر نهادم حکم او پنداشته
 گشته ام از هستی خویشم نخل
 دم ز منم با خود که گویم کیستم
 لیکه جهد من همه شد تراب
 جاں دواں چو گوی پیش حکم او
 گوی و شس جاں زیر حکم صولجان
 چاکرم او را و او مارا ایبر
 بر مشیت کار آمدن به من
 گشته مارا آنچنان طبع و مشیت
 خود حکیم است آن خداست ذوالکین
 توندانی او بدایا باشد عظیم

| | |
|--|--|
| <p>بر جمال روح افزایش سلام جمله عالم پر تو انوار اُو رینہ چین سفرہ خوان تو ایم عاجز و نلے مایہ و بس مفلحیم ایں سگانرا سیر و ہم سیراب کن سوئی تو آیم مارا بس توئی نآفرینش ذات تو آمد مراد سوئی مایترہ دروناں نیز ہیں تا بدادِ خود رسم اے دادگر از تو فریاد است ای فریادرس</p> | <p>نامہ بر نام محمد شد تمام کم کسے شد محرم اسرارِ اَد یا رسول اللہ مہمانِ تو ایم از تو ایم ارچہ غلامِ ناکسیم لقمہ ہم سوئی ما پر تاب کن ناکسان و بے کساں را کس قبی عفو کن بر ماجرا تم اے جواد چوں تو ہستی رحمتہ للعالمین کن ز رحمت سوئی ما ہم یک نظر ما زیاں کا ایم مارا داد و رس</p> |
|--|--|

ز احمد مسکیں بتو بادہ سلام
بر تو و بر آل و اصحابت تمام

فقط

قصیدہ
مراۃ الحقیقت
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع

آزل سے حسن اُسکا پردہ در ہے کرے کیا عشق ہو شوریدہ سر ہے

ایضاً

جمال مہر سے خیرہ نظر ہے وہ اپنے نور میں خود مست رہے

ایضاً

عز و حسن گو بیداد پر ہے محبت اُس کی لیکن داد گر ہے

ایضاً

پری پیکر کوئی پیش نظر ہے جنوں سے جسکے دل زیر و زبر ہے

ایضاً

محبت میں وہ اپنی مست رہے دل پر درد اُس دلبر کا گھر ہے

ایضاً

| | |
|----------------------------|---------------------------|
| اُسی کے نور سے روشن نظر ہے | مرے آئینہ میں عکسِ قرہ ہے |
|----------------------------|---------------------------|

ایضاً

| | |
|---|--|
| وہاں وہ حسن نہاں جلوہ گر ہے ہوا ہر حسن لیلیٰ جانِ محسنوں محرکِ حسن ہے میری جنوں کا ہمارا عشق ہے بادِ بھاری نہ ہے اُس کے حسن کا آئینہ عاشق جنوں سے مجھ کو ہو کیونکر رہائی کسی سے کب چھپا راہِ محبت جو اُن کا حسن بے پردہ نہ دیکھا ہمارا عشق ہے سایہ پر ہی کا گمانی ہے پر ہی ہستی آدم وہ موجود اور وجود اپنا ہے موبہم لبِ عشق میں مستور ہے حسن | یہاں شوقِ محبت پردہ در ہے پری شکلِ جنوں میں مستر ہے ہوا سے جیسے جنبش میں شجر ہے اُسی سے گلشنِ دل سبز و تر ہے اسی میں عکس اُس کا جلوہ گر ہے کہ ایک حسن پر ہی پیشِ نظر ہے مزارِ عشق خود ہی پردہ در ہے مچایا عشق نے کیوں شور و شر ہے یہ ساری ہائی و ہواؤں کا اثر ہے کہ اُس سے کم یہ عشقِ فتنہ گر ہے وہی عشق اب یہاں شکلِ بشر ہے بدن میں جان جیسے مستر ہے |
|---|--|

| | |
|---|---|
| ان آئینوں چمکا حسن اُس کا میں آئینہ کہوں یا نورِ خورشید یہ غوغا ہے جہاں میں سب اُسی کا قیامتِ خیز ہے وہ حسن اُس کا | یہ شوقِ خود نمائی کا اثر ہے کہ اُس کی شانِ با صد گرو فر ہے جسے دیکھو وہ ایک شوریدہ سر ہے کہ جس سے سب جہاں زیرِ وز ہے |
|---|---|

غزل

| | |
|--|---|
| جمال اُس کا مرا نورِ نظر ہے مرا یہ خرمنِ ہستی جلا دے میرے دلیں میری آنکھوں میں آ بیٹھ محبت ہو تیری یا تو ہو دل میں تو اس خلوتِ سرائیِ دل میں آ بیٹھ دماغ اپنا بسا ہے اُس کی بُو سے اگر دل نے نہیں دیکھا کسی کو پری پنہاں ہے پردہ میں حیا سے ہوا شوقِ لقا احمد کو جب سے | اُسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے ارے اوبرقِ حسنِ ابتو کدھر ہے کہ تو جانِ جہاں نورِ نظر ہے یہاں اب دوسرے کا کب گذر ہے تیرا اسی جانِ جاں یہ خاص گھر ہے کس گلی کی ہم کو کب خبر ہے تو مضطرب سبب کیوں اس قدر ہے جنوں میری حیا کا پردہ در ہے تڑپتا مرغِ دل نے بالِ در ہے |
|--|---|

دلِ پُر درد جو رہتا ہے بے چین
 جو یا مجنوں نے بوسہ پائی سگ کو
 وہ ہنسی محبوب جس میں بو ہو تیری
 تو رہی وہ جان جس کی جاں ہو جا
 دلِ دیدہ ہیں تجھ سے دونوں آباد
 نشاں ہو عشقِ حسنِ بے نشاں کا
 نشیمنِ لامکاں ہو مرغِ دل کا
 ہوا ہے وہ مجازِ عینِ حقیقت
 خیالِ عمیق ہی نیشِ کثرِ دم
 عجب دارِ الاماں ہے یہ محبت
 خیالِ ماہر و ہر دل میں مہاں
 خیالِ یار میں عاشق ہے فانی
 کسی کوئی جانناں میں ہو کیا دخل
 مگر بازارِ جاں ہے اُن کا کوچہ
 نہو کیوں جانِ عاشقِ مجبورِ دہر

محبت کا کسی کی یہ اثر ہے
 کہ اس کا کوئے لیلے میں گزر ہے
 مشامِ جاں میں الفتِ مستر ہے
 تو ہی وہ نورِ جس کا آنکھ گھر ہے
 سرورِ دل ہو اور نورِ نظر ہے
 نشاں میں بے نشانیِ مستر ہے
 یہ قالبِ اُس کا گویا عکس پر ہے
 حقیقت کی طرف جو راہبر ہے
 رگِ جاں کو وہ مثلِ نیشتر ہے
 تہامی آفتوں کی ایک سپر ہے
 منورِ جان کا آج اُس سے گھر ہے
 بقا اُس کی اسی میں مستر ہے
 وہاں پر سرفروشنوں کا گزر ہے
 جدھر دیکھو متاعِ جانِ دہر ہے
 کہ ہر دمِ دلکی وہ پیشِ نظر ہے

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| دل و دیدہ میں ہے ایسا بسا وہ | کہ جیسے آنکھ میں نورِ نظر ہے |
| سو اس کے میں دیکھوں کیا کیو | وہی اس آنکھ کا نورِ نظر ہے |

غزل

| | |
|------------------------------|-------------------------------|
| جہاں یار ہر سو جلوہ گر ہے | سہی دل میں وہی نورِ نظر ہے |
| محبت نے مجھے مجنوں بنایا | مراد میں بغیرِ لیلے کہا کر ہے |
| بسا دل میں وہ آکر صورتِ عشق | سہا آنکھ میں مثلِ نظر ہے |
| مری ہستی جاب اور وہ ہی دریا | مراد ہے صدف اور وہ گہر ہے |
| ہماری بیکلی کو کون جانے | کسی کے درد کی کسوختر ہے |
| مری ہستی میں ایسا ہو وہ نہال | کہ جیسے رات میں نورِ سحر ہے |
| ہو اس کا حسن عینِ ہستی عشق | کہ جیسے مہرِ ہستیِ تسر ہے |
| نہالِ عشق کو بے حق نہ سمجھو | وہ ایک وادیِ امین کا شجر ہے |

خبر دیتا ہے خورشیدِ احمدی
جمالِ احمدی نورِ سحر ہے

مطلع

| | |
|---|--|
| شعاع حسن سے خیرہ نظر ہے | وہ خورشید تجلی جلوہ گر ہے |
| ایضا | |
| <p>اُسی کے نور سے روشن بصر ہے وہ کب محتاج توصیف بشر ہے کہ اُس کی دید سے خیرہ نظر ہے کہ چشمِ مدرکہ افگندہ سر ہے اُسی کی حمد اُس سے خوبتر ہے کہ عقلِ حادث اس جاخیزہ سر ہے کہ بے مثل و نظیر و پاک تر ہے بانواعِ تجلی جلوہ گر ہے ہر ایک خورشید کی پیش نظر ہے برنگِ آبِ گینہ جلوہ گر ہے ہر آئینہ میں عکس اُس کا در ہے اُسی ہستی سے عالم جلوہ گر ہے تمامی خلق کا جو خشک و تر ہے</p> | <p>جمال اُس کا جو نور ہر نظر ہے جمال اُس کا بروں از حد و تعریف نگہ کیونکر کرے تعریف خورشید چھپا ہے نور میں اپنے وہ ایسا نہ ہی حامد و ہی محمود اپنا کرے ممکن وہ کیا واجب کی تعریف وہ ذاتِ محض اور وہ ہستی صرف بایں نزہت ظہور اُس کا ہے بچہ وہ ہیں چند آئینہ با چند الوان جمالِ مہر ہر اک آئینہ میں بے اپنی ذات ہیں خورشید واحد حقیقت سب کی ہی بیشک وہ ہستی ہر منظر اُس کی ہر شے اور وہ باطن</p> |

ہو اُس سے ہر وجود اور اُس پر قائم
 غلط ہے یہ کہ بے ہستی مطلق
 جو ظاہر ہے اُسی سے ہو نایاں
 اُنسی ہستی سے ہو ہستی عالم
 بالذات تجلی ہے جو اظہار
 کرے ادراک حادث جو وہ حادث
 نہ اُس کی کنہ کو یہ عقل پہنچے
 ہے سریاں اُس کا ذات جملہ شریں
 وجود اُس کا ہی عین ذات عالم
 ان اشیاء کا تعقل علم حق میں
 حقیقت میں ہی علم حق کا سایہ
 ظہور اپنے سے اول جملہ عالم
 یہ عین ذات تمام اقبل اُس کے
 یہاں پہنچتے ہیں ذات عالم
 ظہور ذات حق ہی جملہ اشیاء

یہ جو ارض و سماجن و بشر ہے
 وجود اشیاء کا اپنی ذات پر ہے
 کہ جو باطن ہے اُس سے مستتر ہے
 وجود ان بہت کا قائم ذات پر ہے
 تو چشم بدر کہ بھی کو رو کہ ہے
 کہ حادث خود ہے حادث کی نظر ہے
 خرد از خویش رفته خیرہ سر ہے
 احاطہ اُس کا موجودات پر ہے
 تمام اعیان میں وہ جلوہ گر ہے
 یہی اعیان ثابت مشہر ہے
 یہ اظہار و بطون میں جب قدر ہے
 اُسی کی ذات میں بس مستتر ہے
 کہ جس کا نام عالم مشہر ہے
 وہاں پر خلق حق میں مستتر ہے
 بطون اُن کا وہی یزدان پہاڑ

| | |
|--|---|
| <p>یہی ثابت ہو نزد اہل تحقیق ہر ایک شے میں جو دیکھو وقت اور ک وجود شے اسی کے واسطے سے بہ مثل نور در الوان و اشکال پھر اُس کے واسطے سے جرم شیار</p> | <p>کہ اول جگہ اور اکِ بصر ہے وہی ہستی مطلق جلوہ گر ہے نظر بازی میں منظور نظر ہے وہ اول درج اور اکِ بصر ہے جو دیکھو تو محیط اُن پر نظر ہے</p> |
| | <p>مطلع</p> |
| <p>برنگِ حسن ہر سو جلوہ گر ہے</p> | <p>بہ شکلِ عشق خود ہی پردہ در ہے</p> |
| | <p>ایضاً</p> |
| <p>کمالِ حسن عاشقِ عشق پر ہے وہ خود شتاقِ آئینہ کا تھا حسن نہیں مکن کوئی دیکھے رخ اپنا تو رغبتِ آئینہ کی پیش آئے وہ آئینہ ہو جامع ہر صفت کا تمامی شان کا ہو وہ نمونہ</p> | <p>کہ وہ آئینہ ہے اُس پر نظر ہے تماشا اپنا منظور نظر ہے کہ اپنی آنکھ سے رخ مستتر ہے موانعِ دید کا وہ پردہ در ہے عباں اُس پر ہنر جو کچھ مستتر کہ عکسِ حسن اُس میں جلوہ گر ہے</p> |

جہاں کو اُس نے اک صورت بنایا
 جلا اُس میں تماشے کی نہ تھی کچھ
 تمامی امر کا مرجع ہے وہ ذات
 اُسی سے ہدایت اور نہایت
 پھر آدم کو ایک آئینہ بنایا
 بنا وہ خلق میں اک روح عالم
 ملک گویا ہیں ایک اعضا جیسی
 تمامی جمع کوئی و اکی
 بنا حق کا خلیفہ اس لیے وہ
 یہ جمیعت خلیفہ کا ہے خلعت
 ہوا جامع تمامی کون و حق کا
 یہ دونوں پد قدرت ہیں خدائے
 کہا اُس نے تری سمع و بصر ہوں
 یہ مجموعی ظہور اُس کا ہے ایسا
 بجز آدم ہوا قارئ نہ کوئی

مگر بے روح کی وہ ایک صورت ہے
 صفائی کی جگہ گویا کد رہے
 اُسی کی سب قضا ہے اور قدر ہے
 اُسی سے یہ معاویہ و شر ہے
 اُسی کا عکس اُس میں جلوہ گر ہے
 جہاں اُس کا مثال پاؤں سر ہے
 کہ جیسے جسم میں سمع و بصر ہے
 ہوشاں جس کی وہ ذات بشر ہے
 صفت حق کی سب اُس میں جلوہ گر ہے
 یہ خاص انعام حق انسان پر ہے
 بنا موصوف و دونوں کا بشر ہے
 خمیر اُس کا اُسی کے ہاتھ پر ہے
 مجھی سے تیری جنبش سر بسر ہے
 نہ مثل اُس کے کوئی شان و گرہ ہے
 پھر اُس منصب پر جس پر یہ بشر ہے

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| خلیفہ منجلی ہے نورِ حق سے | کہ جیسے ہر سے تاباں قرہ ہے |
| جو اسح کو مدد ہے روح سے سب | خیال و علم جو سمع و بصر ہے |

مطلع

| | |
|-----------------------------|------------------------------|
| منور اُس سے سب عقل و ہنر ہے | یہ سب قائم اُسی کی ذات پر ہے |
|-----------------------------|------------------------------|

ایضاً

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| صفت کا نور یہ سب جلوہ گر ہے | کہ روشن جس سے یہ قلبِ بشر ہے |
| ہو جیسے شمع سے فانوس روشن | خیال اُس نور سے یوں جلوہ گر ہے |
| خیال آ لہ ہے وصفِ نور کا یوں | ہوا کا جس طرح آ لہ شجر ہے |
| ترے دلو عطا کرتا ہے جو غیب | خیال اُس چیز کی لا تا غیب ہے |
| جہاں غیب سے سوئے شہادت | یہی قاصد یہی پیغامِ سب ہے |
| خدا سے جس قدر ہے وحی و الہام | خیال اُس علم کو لا تا ادھر ہے |
| در خبتِ عالم حق ہی اور جہاں میں | خدا کے علم کا سایہ بشر ہے |
| جسے رعایا ہی صادق ہو اور الہام | وہ سالکِ محقق ہیں بیشتر ہے |
| تثار حق ہے جملہ وقتِ صہونی | وہ خطِ وقتِ و عن می بہرہ ور ہے |

بڑی دولت ہی استغراقِ حق میں
 مبرا ہو اگر دل و سوسہ سے
 دلِ صافی ہے گویا لوحِ محفوظ
 وجودِ آدمی ہے سہرا ایزد
 حجاب اٹھ جائی اگر جانِ بشر سے
 منور ہے جو دلِ انوارِ حق سے
 مجلی اُس کی ہیں شکلِ خیالات
 بشر ہیں سب اسیرِ وقت و خاطر
 جو اولِ بنسٹ ہے نور اُس پر
 جہاں ہوتی ہے واردِ وحی و الہام
 پھر اس حس کی طرف جب کہے عود
 جہاں اک خواب اور انساں ہی نایم
 یہ جو کچھ دیکھتا ہے صورتِ خواب
 ہوا حاضر ملکِ پیشِ ہمیشہ
 وہ اک شکلِ خیالی تھا نہ آدم

کہ وہاں جز حق نہ اوصافِ بشر ہے
 تو خوابِ صادقہ آتا نظر ہے
 جمالِ غیب اُس میں جلوہ گر ہے
 اور ایک اسماءِ حق جانِ بشر ہے
 تو عیسیٰ دم ہر اک جانِ بشر ہے
 یہ سب زیبا اُسی کی ذات پر ہے
 منور اُس کی سب سمع و بصر ہے
 حقیقت اُس کی خود یزدان پر ہے
 خیال اُس کا بھی روشن چوں قمر ہے
 وہاں گم کردہ ہر حسِ بشر ہے
 خیال اُس امر کی لاتا خبر ہے
 حدیثِ مصطفیٰ سے یہ خبر ہے
 جہاں شکلِ خیال آتا نظر ہے
 مشکل ہو کے باشکلِ بشر ہے
 وہی جانے کہ جو اہلِ نظر ہے

عکس

نہی شکلِ خواب تو چھوڑ دیتا ہے

کہا حضرت نے ہی روح الایں یہ
 وہ جسم آدمی سایہ تھا اُس کا
 یہی نسبت ہو عالم کو خدا سے
 اسی نسبت سے ظِلّ حق ہے عالم
 اُسی کی ہے طرف ہر امر راجع
 یہ کب ہی غیر اُس کی اُس کا سایہ
 جہاں سے نام ظلّ کیونکہ ہوزائل
 وہ ہی اعیان عالم حق کا یوں ظلّ
 تمامی کون ہو اک امر وہی
 وجود اپنا نہیں ہے یہ جہاں کا
 جدائی ہے محال اس سایہ کو اب
 خدا کو ایسے ہی نلّ سے ہی نسبت
 ہے ذات حق مثلِ جلّوہ شمع
 مگر مانند رنگ آبِ گینۃ
 وہ اپنی ذات میں ہی نورِ سادہ

لباسِ جسم میں جو مستتر ہے
 کہ جس میں جبریل اب جلوہ گر ہے
 کہ جیسے سایہ ہمراہ بشر ہے
 ظہورِ ظلّ بقائے شخص پر ہے
 اُسی سے باہر اور بے ہنر ہے
 جدا کب شخص سے ظلّ بشر ہے
 کہ وہ اعیان سے سب جلوہ گر ہے
 عیاں جس طرح سے ظلّ شجر ہے
 خیال اندر خیال اب جلوہ گر ہے
 نمایاں دوسرے کا یہ اثر ہے
 شجر سے کیونکہ وہ ظلّ شجر ہے
 زجاج ایک شمع سے بس جلوہ گر ہے
 وہ ایک فانوس میں جو مستتر ہے
 نمایاں شمع رنگیں در نظر ہے
 مگر یہاں آگینہ پر نظر ہے

ہوا جب عقل کو یہ امر تحقیق
 خیال اندر خیال اب ہی جاں بس
 وجود حق وہی اللہ ہے عین
 حقیقت میں ہو وہ سب کی ہوت
 جو شرخیالی ہو حق سے وہ ہو باطل
 تمام اعداد میں دائر ہے واحد
 حقیقت میں ہے واحد آب و ہوا
 زمین و آسمان کا ہو وہی نور
 اسی کے اسم ہیں اسماء امثال
 کہ جیسے جان کا تو نے سنا نام
 سمجھتا ہے جو تو اپنے کو دانا
 جمال جاں بدن پر کب ہو ظاہر
 تو اپنی جان کو پہچان پہلے
 خدا ہی سے یہ سب عالم ہے قائم
 اسی سے ہے بقائے جملہ عالم

تو سب عالم خیالی ایک صورت ہے
 ہماری آنکھ میں جو جلوہ گر ہے
 وہی واحد وہی وہاں وہی ہے
 یہی ثابت بنزد اہل نظر ہے
 مصدق اس کا خود خیر البشر ہے
 کہ چوں ہر عضو میں جان بشر ہے
 تقدوس میں وہ ہر قطرہ و گرہ ہے
 خدا ہی اسکی خود دیتا جس ہے
 ان اسموں میں سبھی مستتر ہے
 حقیقت سے تو اسکی کور و کرہ ہے
 بیاں کر جان کیسی ہے کہ مرہب
 جمال چشم کب آتا نظر ہے
 خدا کی معرفت پھر سہل تر ہے
 کہ جیسے جان سے زندہ بشر ہے
 اسی کے نور سے روشن یہ گھر ہے

عیاں جسم دم ہوا نور شید کا نور
 حسینوں کو ملا ہے عاریت حسن
 وہی بحر عطا ہے اور فیاض
 نئی ہر لحظہ ہے یہ عمر اپنی
 دم میں نیا ہی فیض اُس کا
 ہر اک شے جس گھڑتی ہوئی ہو معدوم
 جہاں معدوم شے ہے مقرر
 تو نور شمع کو دیکھتے ہے و تائم
 بہر دم ہے نئی اُس کی تجسلی
 ارواں ہی بحر تجدید ات امثال
 نیا ہر وقت ہے یہ جہتہ عالم
 ذرا باطن میں اپنی فکر کر دیکھ
 بہر اُس میں پیدا ہوئی نیا رنگ
 ابھی ایک شکل آئی اور ہوئی گم
 ہر سب عالم کو یوں تجدید ہر دم

تو تابندہ ہر اک دیوار و در ہے
 ان آئینوں میں وہ خود جلوہ گر ہے
 وہی سب کی حیات تازہ تر ہے
 نیا ہر دم یہ سب علم و نظر ہے
 نیا عالم نیا سمع و بصر ہے
 وہیں موجود مثل اُس کے دگر ہے
 وجود ایک دوسرا وہاں جلوہ گر ہے
 وہ ہر دم اُس میں ایک شعلہ دگر ہی
 بہر اُس کی ایک شان دگر ہی
 یہاں ہر دم اُٹھاتی موج سہر ہے
 نئے امثال و نیرنگ و صورت ہے
 تہا ہر دم نیا سمع و بصر ہے
 نئی صورت وہیں ہر جلوہ گر ہے
 ہر لحظہ نئی وہاں ایک صورت ہے
 بہر اُس کا اک رنگ دگر ہے

مطلع

نشانِ خاص ایزدِ بوالبشر ہے
 تمام اسماءِ اشیا اُس میں ہیں و بیج
 تمامی صنعتوں کا ہے وہ مبدع
 ہوئی پیدا جو حوّا بوالبشر ہے
 بعینہ مثل آدم تھی وہ حوّا
 تو کر فکر اور بیعت کو ذرا دیکھ
 ہزار اُس میں سے پیدا صورتیں ہوں
 نہ نادم ہے عدم اظہار سے وہ
 وہ جو کچھ ہو رہا ہے اُس سے ظاہر
 نمونہ ہے وہ اوصافِ خدا کا
 نشانِ حق ہی النفس اور آفاق
 پڑا ہے گرچہ اسفل میں یہ آدم
 عجب ناسوتِ مجموعہ ہے سب کا

کہ جس کا حق بنا سمع و بصر ہے
 عجائبِ یہ خزنہ پُر گہر ہے
 اُسی سے ہے جو کچھ علم و ہنر ہے
 کہ تولیدِ پسر جوں از پدر ہے
 تمامی اُس میں وصفِ بوالبشر ہے
 کہ اُس میں مندرج کیا کیا ہنر ہے
 مگر کیا اُس کا نقصان و ضرر ہے
 عجب یہ قلزمِ جانِ بشر ہے
 اُسی کی شکل ہے اُس کی صورت ہے
 تمامی وصف جو سمع و بصر ہے
 یہ اُسکی وصف کی دیتا جزر ہے
 سب علویات اس میں ستر ہے
 علو و سفلی اور جو خشک و تر ہے

بنا عنصر تمامی بیخ افلاک
 فلک کو نشو ہے عنصر سے حاصل
 دغان عنصری سے ہیں یہ افلاک
 محال ہفت کو کب ان کی ارواح
 دغان عنصری سے سب ہیں ناشی
 ہے آیات خدا النفس اور آفاق
 ہے عرفان خدا کا ہر اس پر
 قوی حجت ہے ہیکو من عرف کی
 شناسنا اپنا عارف ہے خدا کا
 ہوا پیدا یہ آدم صورت حق
 صفات حق نشان ذات ٹھہری
 حقیقت سے گر اپنی ہو تو آگاہ
 عیاں تجھ پر ہو گر یہ جو ہر جاں
 محقق سے جو ہوتا خرق عادات
 یقین سے ہے تصرف مرد حق کا

اسی جڑ سے عیاں سارا شجر ہے
 یہ علوی اُم سفلی کا پسر ہے
 یہ حق قرآن میں دیتا خبر ہے
 عناصر سے یہ سب کچھ جلوہ گر ہے
 ملائک ہفت چرخ اور جوہر ہے
 نشان حق یہ ان میں جلوہ گر ہے
 وجود آدمی کو مختصر ہے
 یہ دیتا مخبر صادق خبر ہے
 یہ آیات خدا النفس بشر ہے
 وہ صورت کیا یہی سمع و بصر ہے
 وہی تو ذات کی دیتی خبر ہے
 محقق ہے تو اور صاحب ہنر ہے
 یقین ہو تجھ کو دل کا نگر ہے
 کمال اُس کے یقین کا یہ اثر ہے
 یقین ہر قدر ایمان بشر ہے

جو آدم میں نہاں ہو جو ہر ذات
بقدر علم و تحقیق و بقسب کی
مراد انسان سے ہو جو ہر ذات
کھلا جس شخص پر جو ہر نہ اپنا
مخاطب اپنا ہے وہ جو ہر ذات
منقش دیکھتا ہے تو جو مثال
کہ مَن مَاتَ فَقَدْ قَامَ قِيَامَتَہٗ
جو تو معدوم ہے عالم ہی معدوم
ترا عالم ہے تیرے علم کی شکل
تو جیسے خواب میں ہے دیکھتا غیر
تو بیداری میں ایسا ہی سمجھ لے
تری ہستی اگر فانی حق ہو
شہود حق اگر ہو علم جہاں میں
تجلی حق کرے شان یقین میں
تو دیکھے حق کو پھر چشم یقین سے

وہ منہج فیض حق کا بسبر ہی
تحقق قادر اپنے فعل پر ہے
نہ وہ جو شخص رکھتا ریش و مر ہے
وہ اس عالم میں عیواں سے ہر ہے
کہ جس میں منزوی علم و ہر ہے
وہ تیرا نقش ہے تیری صورت ہے
حدیث حضرت خیر البشر ہے
جو تو موجود عالم جلوہ گر ہے
مثل ہے ترا تیری نظر ہے
وہ تیرے علم کی شکل و صورت ہے
یہ عالم علم عالم کا اثر ہے
معیت حق کی ہو پھر تو جدھر ہے
تو حق ہے پھر ترا سمع و بصر ہے
تری جاں پر یہ حال معتبر ہے
یہی ارباب معنی کی نظر ہے

عطا معق سمجھ عین الیقین کو
 خواص اُس کا ہی پھر حیاتی اموات
 ہے وصف روح یہ جس کو کرے مس
 حقیقت میں یہ اثمار یقین ہیں
 نہ پہنچا تو اگر عین الیقین تک
 یقین صرف ہی کشف حقیقت
 شہودِ حق کو تو عین الیقین جاں
 صفات روح اور اس کی جوارح
 جو اول روح مبدع ہے صفت کا
 محرک روح ہی ہر ایک صفت کی
 صفت سے فعل کی تولید ہونیوں
 ہے آلہ فعل کا ناسوت کلی
 مقدم سب کا ہے علم و ارادہ
 لقب ہے علم مجمل کا اراوہ
 خیال اعضا میں کرتا ہے سرایت

وہی معطی وہی وہاب و برہے
 یہی قرب نوافل کا اثر ہے
 وہیں زندہ ہو گیا ہم وہ بحر ہے
 وہی جانے جسے اس کی خبر ہے
 تو یہ وہم اُس بگہ کیا کارگر ہے
 نہ عقل دوہم کا اُس جاگزر ہے
 بصیرت کیا نہی دل کی بصر ہے
 ارادہ اور یہی سمع و بصر ہے
 صفات اُس سے تمامی جلوہ گر ہے
 اُسی سے سب کو جنش سر بسر ہے
 تولد رات سے جیسے سحر ہے
 عیاں اُس سے یہ سب نفع و ضرر ہے
 صفت سے جو کہ یہ سمع و بصر ہے
 مفصل وہ خیال خیر و شر ہے
 اُسی سے فعل کا ظاہر اثر ہے

جو ارج اُس کے پیشِ تحتِ تکوینت
 عیاں ہے جان بے شکلِ خیالی
 شکل ہے وہ ملکِ بے سر میں
 خیال و جاں ہیں مثل آبِ اورینا
 وہ پیدا جان سے لیکن ہر جاں میں
 عیاں صورت ہوئی بے صورتی میں
 خیال ایک فعل ہے اس جان کا خاں
 ظہورِ جاں ہے پیشِ جسمِ سارا
 وجود کون کی نشاء کو تو دیکھ
 فراست سے ہی ہوتا مردِ فائز
 ارادہ میں تیرے ہو کوئی مضمر
 وجود اُس کا ہے مجملِ علمِ جاں میں
 خیالِ دل میں ہوئی میں مفصل
 کلماتِ حرفِ علی کوئی کرے گر
 مجسم ہو گیا آکر یہاں وہ

تمامی جسم میں جو پائے سر ہے
 کہ جیسے بیخ سے پیدا شجر ہے
 مثال اُس کا لقب یہ شتر ہے
 اُسی پانی کی یہ شکلِ دگر ہے
 محیط اُس شکل کی جاں لبشہ ہے
 معادن اُس کا ملکِ سببِ درہ ہے
 نمود اُس سے اُسی میں جلوہ گر ہے
 وہ جو کچھ اُس میں از پانا ہے
 اگر ذی عقل و مردِ ذی ہنر ہے
 خالق پر جو اُس سے مستتر ہے
 وہ علمِ نحو سے ہے یا جفر ہے
 ابھی تفصیل اُس کی مستتر ہے
 مضامین اُس کی جو کچھ خیر و شر ہے
 عیاں جسم اُس کا اب پیشِ نظر ہے
 عجب ناسوتِ ایک کا ان گہر ہے

| | |
|---|--|
| <p>لباسِ حرف میں وہ مستتر ہے عیاں وہ ہو گیا جو مستتر ہے ارادہ حق سے یہ سب جلوہ گر ہے اُسی کی یہ قضا ہے اور قدر ہے فناؤں میں اُسی سے جلوہ گر ہے وجود ان سب کا قائم ذات پر ہے اُسی جڑ سے یہ سب تخم و ثمر ہے تجلی اُس کی جبروت ایک شجر ہے اُسی جبروت کا ایک برگ تر ہے گلِ لاہوت کا وہ ایک ثمر ہے وہ حیوان و نباتات اور حجر ہے نہاں اس تخم میں سارا شجر ہے</p> | <p>کتابت میں ہی کاتب کی ہوتی ہوا محسوس شکل حرف میں پھر تو سب عالم کو ایسا ہی سمجھ لے یہ سب عالم ہی علم حق کی صورت معاد و مبدع ان سب کا ہی وہ حق صفات و فعل سے ظاہر ہی عالم نہاں ہی بیخ اور ظاہر گل و شاخ مثالِ بیخ ہی وہ قدسِ لاہوت لبانِ گل ہے وہ انوارِ ملکوت وہ کیا ہی جسکو تم کہتے ہو ناسوت موالیدِ ثلثا ہے یہ ناسوت مثالِ تخم ہے انسانِ کامل</p> |
|---|--|

مطلع

ثمر ہی میں نہاں وہ کل شجر ہے

شجر سے آشکارا یہ ثمر ہے

| | |
|---|---|
| یہ حق سے ہیں حق ان میں جلوہ گر ہے درخت کون کا برگ و ثمر ہے ہو ان سب کا جامع یہ بشر ہے | ہے ان سب کا لقب حضراتِ خمسہ جو خامس ہے وہ جامع ہی سبھی کا یہ جملہ وصف کوئی و اکہی |
|---|---|

مطلع

| | |
|---|--|
| یہ سب انعام خاصِ حق و بر ہے اور اشیا اُس کی مثل پاؤں سے ہے کہ جس کا عقل کل و ربان در ہے جہاں قربان اُس کی گرد سر ہے وہ مرکز دائرہ کا دور پر ہے علی سے ہے کہ وہ نسلِ عمر ہے خدا کی راہ کا وہ راہبر ہے تمامی اسم کا منظر بشر ہے اسی سے قرب اس کو بیشتر ہے تو مسجدِ ملک پھر کیوں بشر ہے | اسی سے یہ خلیفہ شتر ہے ہوا ہے یہ خلیفہ روح عالم یہ ذاتِ پاک ہے ختمِ الرسل کی جمال اُس کا ہی مقناطیسِ ارواح ہوئی تکمیل ختمِ الالباب پر پھر اُس کے بعد جو تائب ہو اُس کا قدم اُس کا بنی کے ہے قدم پر مظاہر بعض اسمِ حق کی ہو خلق ہے آدم منظرِ کاملِ خدا کا نہ تھا گر نورِ حق آدم میں نہاں |
|---|--|

مطلع

جہاں طیران و سیراں یہ بشر ہے
 خلیفہ حق کا ہے سب خلق میں وہ
 جہاں میں بنط ہے روح اُس کی
 ارادہ فعل کا کرتی ہے جب روح
 جہاں اُس کا ہو تختِ حکومت
 حکومت ہی دلوں پر اہل حق کو
 امانت حق نے کی ظاہر بھول پر
 کسی سے کب اٹھا بارِ امانت
 کرے جو وصف اُس کا ہی بجاسب
 عجب باوصف ایں جملہ کمالات

سمیٹے اُس جگہ جبریل پر ہے
 اُسی کے تاجِ عزت زیبِ سر ہے
 اور اشیا، مثلِ اعصار بشر ہے
 بجالائے یہ کارِ پاؤں سر ہے
 یہ تسخیرِ خلیفہ کا اثر ہے
 کہ اُن کے ہاتھ میں نعرِ زفر ہے
 کہ لے اُس کو جسے حق پر نظر ہے
 قوی دل آدمِ خستہ جگر ہے
 یہ حق کے باغِ صنعت کا ثمر ہے
 بنا مفلس تو پھر تا در بدر ہے

مطلع

بجھے کب اس شرافت کی خبر ہے

کہ تو حق کے خلیفہ کا پسر ہے

سراگندہ خلیفہ کا ہو فرزند
 کریں سجدہ ملک جس کے پدر کو
 تو کرو طبیعت کو مسخر
 تو اپنے باپ کی سند پہ جا بیٹھ
 دلیرانہ تو کر مصیدِ طبیعت
 غنیمت اپنے اس جینے کو تو جاں
 نہ کر ضائع تو اس کو غنیمتِ حق میں
 نہ تو تابع ہوا کا مثل حیواں
 شرف سب پہ ہے آدم کو اسی سے
 بد و تجھ کو نہ دے جو اُس کو کر ترک
 ہوا ہے جو طبیعت کا تو بندہ
 ترے ولیں جو میلِ غیرِ حق ہو
 الٰہی کر مجھے غرقِ محبت
 محبت ہی سببِ قربِ خدا کا
 محبت ہی جلا مرآتِ دل کی

کہاں ہے تو کہاں علمِ پدر ہے
 مسخر دیو کا اُس کا پدر ہے
 سلیمان کا اگر تختِ جگر ہے
 تری زیرِ حکومتِ بحرِ پدر ہے
 نہ بن رو باہ تو تو شیرِ نہ ہے
 کہ ہر اک دم ترا مثلِ گہر ہے
 اگر تو ہوشمند و با جنر ہے
 تو ہی انسانِ تو کب گاؤ خربے
 کہ وہ رکھتا تمیزِ خیر و شر ہے
 یہ قولِ مصطفیٰ خیر البشر ہے
 تو مشرک ہی خدا سے دور تر ہے
 یہ شرکِ مضوی ہے پر ضرر ہے
 نہ جانوں میں جہاں کیا ہی کدھر ہے
 نہ جو ہیں محبتِ گاہِ خربے
 محبتِ صیقلِ جانِ بشر ہے

| | |
|---|--|
| <p> مجت خاص ہے آدم کا جو ہر مجت سے ہی روشن خاک آدم اگر محبوب تیرا ہے خط و خال مگر وہ بھی رہا کرتی ہے دل کو یہی دلالہ ہے وصلِ خدا کی عطائی خاص حق ہے یہ محبت </p> | <p> نہ تو رنگ آئینہ کدر ہے مجت نور جان ہر بشر ہے تو وہ از ہر دل ایک نیشتر ہے خلش و سواس سے جو پڑھتا ہے یہی معراج جان ہر بشر ہے حصول اس کا نہ از کسب بشر ہے </p> |
|---|--|

مجت نور ہی خورشید حق کا
شبِ بھراں کی احمد یہ سحر ہے

تمام شد

غزلیات اُردو

| | |
|--|--|
| <p>بلوہ جاناں سکرشون لکا غلوٹ نہ تھا عاشق شوریدہ سر کو کب ہی سوانی کا غم دین دل کو کر چکے تھے صنم پر ہم فدا عشق چشمِ خلق میں ہوا کِبال و کافری واہ ری و چشمِ مخمور اور نگاہِ مست یار جانِ فرطِ بخودی سے محو بیرنگی رہی</p> | <p>شمع تھا حریقِ نئی اور مرغِ دل پر وانیہ تھا جو نہ دیوانہ ہوا اس عشق میں دیوانہ تھا کعبہ جاں اپنا طاقِ ابروئے جانانہ تھا آہ یہ دل کیوں بتوں کے حسِ کج دیوانہ تھا تھا عجب ساقی عجب مٹھی عجب پیمانہ تھا فرقِ علم و عالم معلوم میں اصلا نہ تھا</p> |
|--|--|

| |
|---|
| <p>جس طرح آئینہ تاباں ہو جمالِ مہر سے سینہ احمد محلِّ جلوہ جانانہ تھا</p> |
|---|

| |
|--------------|
| <p>ایضاً</p> |
|--------------|

| | |
|---|---|
| <p>اک عمر سے دل زخمی تیر نگاہِ یار تھا حیرتِ دل آئینہ ساں محو جمالِ یار تھا</p> | <p>صبیہِ خندِ نگِ ترکِ شمع اور کشتہ دیدار تھا عکسِ شعاعِ حق سے اک مطلعِ انوار تھا</p> |
|---|---|

| | |
|---|--|
| <p> فطرت سے دل آشفۃ دیدار تھا اک عالم کی مستی بھر اک ساقی سرشار تھا پیداو پنہاں مثلِ مہاں نورِ دلِ انبیا تھا نورِ جمالِ مشترک اُس میں برنگِ نار تھا اور مثلِ موسیٰ دلِ مرا آشفۃ دیدار تھا حیرتِ دلِ مثلِ عدمِ گشتہ اسرار تھا دلِ کعبہ و تخانہ میں جو یاسے وصلِ یار تھا بیٹھا در تخانہ بہ پہننے ہوئے زنا ر تھا </p> | <p> خیر نہیں آگھیں دیکھ کر وہ طلعتِ خورشید و شمس وہ اُس کی چشم پر خمارِ وہ نگاہِ ستیا و نگاہِ حینِ دلہاں اور وہ مرا و عاشقاں اعلیٰ شوقِ جانِ سوختہ وادیِ امین کا شجر جاں نل گئی مانندِ طورِ سحر و حینِ بیکار تھی جانِ تنِ بخودی اور مجبور گئی تھی روح شوریدہ گارِ عشق کو دیوِ حرم سے کام کیا زائدِ حرم کو چھوڑ کر کل ان ہوں کہ عشق میں </p> |
| <p> وہ کون ہی جو عشق میں نامِ ای احمد نہیں منہو شدہ عشق سے رسوا سر بازار تھا </p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p> کون جانے حالِ جانِ زار کا طور و روش دیکھا مزا دیدار کا ورنہ مخفی گنج تھا اسرار کا </p> | <p> سوختہ ہوں برقِ حسنِ یار کا ہم تو ان کی اک جھلک میں جل گئے عشق نے کی آکے یہ پردہ درسی </p> |

| | |
|--|---|
| <p>اُس کا دل قبلہ نما ہے یا رکا نور حق ہے پر وہ درپندار کا ذوق سے مطلع تھا دل انوار کا مثل موسیٰ مست تھا انوار کا ہے دلِ سیرت گھر خسار کا مست و جیراں ہو گیا دیدار کا ہے وہ رسوا کو چٹو بازار کا</p> | <p>کعبہ جان جس کا روئے یار ہو طلعتِ خورشید سے انجم میں گم بجودِی سے محو نظارہ تھی روح جس نے دیکھی وہ تجلی جمال ہوں میں شیم مست ساقی کا خراب جامِ مے میں عکسِ ساقی دیکھ کر جس کے سر میں ہو برسرِ دایِ دوست</p> |
| <p>دورِ عالم ہے اُسی کے گرد سر نورا احمدؒ نسل ہے پر کار کا</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>اُسی کے لوزے روشن یہ گھر ہے اری او برقی حسنِ ابتو کدیر ہے کہ تو جانِ جہاں نورِ نظر ہے یہاں اب دوسرے کا کب گذر ہے</p> | <p>جمالِ اُس کا مرا نورِ نظر ہے مرا یہ خرمِ من ہستی جلا دے مرے دل میں مری آنکھوں میں آٹھ محبت ہو تری یا تو ہو دل میں</p> |

| | |
|--|--|
| <p>تو اس خلوتِ سر کے دل میں آ بیٹھ دماغ اپنا بسا ہے اُس کی بوسے اگر دل نے نہیں دیکھا کسی کو پری پنہاں ہے پردہ میں حیات سے</p> | <p>تو اے جانِ جاں یہ غاص گھر ہے کسی گلو کی کب پہ کو خبر ہے تو مضطربے سبب کیوں اس قدر ہے جنوں میری چا کا پردہ در ہے</p> |
| <p>ہو اشوق لقا احمد کو جب سے تڑپتا مرغ دل بے بال و پر ہے</p> | |
| <p>ایضاً</p> | |
| <p>جمالِ یار ہر سو جلوہ گر ہے محبت نے مجھے جنوں بنایا بسا دل میں وہ آکر صورتِ عشق مری ہستی حجاب اور وہ ہی دریا ہماری ہیکلی کو کون جانے مری ہستی میں ایسا ہی وہ پنہاں ہے اُس کا حسن عینِ ہستی عشق</p> | <p>وہی دل میں وہی نورِ نظر ہے مراد دل آج اُس لیلیٰ کا گھر ہے سما یا آنکھ میں مثلِ نظر ہے مراد دل ہی صدف اور وہ گہر ہے کسی کے درد کی کس کو خبر ہے کہ جیسے رات میں نورِ سحر ہے کہ جیسے مہرِ ہستی تر ہے</p> |

| | |
|---|--|
| نہالِ عشق کوئے حق نہ سمجھو | وہ اک دادیِ آمین کا شجر ہے |
| جبر دیتا ہے خورشیدِ احد کی | جہاں احمدی نورِ سحر ہے |
| ایضاً | |
| <p>دلِ شہِ عشق سے مخمور و مستانہ رہے عمر بھر وہ مثلِ مجنوں کیوں نہ دیوانہ رہے خمِ ترساقیِ سلامت اور پیمانہ رہے روزِ شبِ نعتِ پیرِ حبش شامانہ رہے یا الٰہی تا ابد آبادِ بخشانہ رہے کفر و ایمان بھول کر مخمورِ مستانہ رہے ایک کر دے تازہ کوئی خویش و بیگانہ رہے ہستیِ مہموم کا باقی نہ افسانہ رہے خوب گدے سا قیگر دورِ پیمانہ رہے تیری الفت کا ہماری جان کا شانہ رہے</p> | <p>آرزو ہے جانِ محو روئے جانانہ رہے جس نے دیکھا اسی پری رو اک نظرِ اجمال ہم خمارِ لو دکان کا تو ہی ہو فرامدس ای شہِ خیالِ مراد عاشقاں آرامِ جاں دولتِ پیچاں سے وحشتِ غم گم ہوئی زاہدِ اجس نے پیا خجائے وحدت کا جام بخودی سے ساقیا تو جملہ اہلِ بزم کو نشہِ وحدت میں میرِ جان یوں گم کر کے پھر گوشہِ دیز و مخاں میں بابتانِ ماہِ وشن ہر حیاتِ عاشقاں ای ماہر و تیرا جمال</p> |
| احمد شوریہ سر کی یہ تمنا ہی مدام | |

